نوائے
افغان جہاد
جمادی الآخر ۱۴۳۸ھ
مارچ ۲۰۱۷ء
فرشتے آسماں سے ان کے استقبال کو اترے
چلے ان کے جلو میں باادب، باآبرو ہو کر
جہانِ رنگ و بو سے ماورا ہے منزل جاناں
وہ گزرے اس جہاں سے بے نیازِ رنگ و بو ہو کر
جہاد فی سبیل اللہ نصب العین تھا ان کا
شہادت کو ترستے تھے سراپا آرزو ہو کر
وہ رہباں شب کو ہوتے تھے تو فرساں دن میں رہتے تھے
صحابہ کے چلے نقشِ قدم پر ہو بہو ہو کر

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

حضرت عبد اللہ بن دینار بہرانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا...

اما بعد!

"اللہ تعالیٰ نے زبان کو دل کا ترجمان بنایا اور دل کو خزانہ اور حکمران بنایا۔ دل زبان کو جو حکم دیتا ہے زبان اسے پورا کرتی ہے۔ جب دل، زبان کی موافقت پر ہوتا ہے تو گفتگو مرتب اور مناسب ہوتی ہے اور نہ زبان سے کوئی لغزش ہوتی ہے اور نہ وہ ٹھوکر کھاتی ہے... اور جس انسان کا دل اس کی زبان سے پہلے نہ ہو یعنی دل اس (زبان) کی نگرانی اور دیکھ بھال نہ کرے تو اس کی بات عقل و سمجھ والی نہیں ہوگی۔ جب آدمی اپنی زبان کو بات کرنے میں کھلا اور آزاد چھوڑ دے گا اور زبان، دل کی مخالفت کرے گی تو اس طرح وہ آدمی اپنی ناک کاٹ ڈالے گا یعنی خود کو ذلیل کرلے گا... اور جب آدمی اپنے قول کا اپنے فعل سے موازنہ کرے گا تو عملی صورت سے ہی اس کے قول کی تصدیق ہوگی... اور یہ کہاوت عام طور سے بیان کی جاتی ہے کہ جو بخیل بھی تمہیں ملے گا وہ باتوں میں تو بڑا سخی ہوگا لیکن عمل میں بالکل کنجوس ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی زبان اس کے دل سے آگے رہتی ہے یعنی بولتی بہت ہے اور دل کے قابو میں نہیں ہے... اور یہ کہاوت بھی عام طور سے بیان کی جاتی ہے کہ جب کوئی آدمی اپنے کہے کی پابندی نہ کرے یعنی اس پر عمل نہ کرے حالانکہ اس بات کو کہتے وقت وہ جانتا تھا کہ یہ بات حق ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہے تو کیا تم اس کے پاس شرف و عزت اور مردانگی پاؤ گے؟... اور آدمی کو چاہیے کہ وہ لوگوں کے عیبوں کو نہ دیکھے کیونکہ جو لوگوں کے عیب دیکھتا ہے اور اپنے عیبوں کو ہلکا سمجھتا ہے وہ اس آدمی کی طرح بتکلف ایسا کام کررہا ہے جس کا اُسے حکم نہیں دیا گیا۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

[کنز العمال: جلد ۸ ص ۲۲۴]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنے اموال، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرو''۔ (ترمذی، ابوداؤد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۱۰، شمارہ نمبر ۳

جمادی الثانی ۱۴۳۸ھ　مارچ 2017ء

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawai-afghan.blogspot.com

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع 'نظامِ کفر' اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت ازبام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

راحتِ قلب وجاں، ہادی ومقتدیٰ... تجھ پہ سب کچھ فدا!!!

''ضربِ کذب'' کی ناکامی!

۱۵جون ۲۰۱۴ء کو پاکستانی فوج نے شمالی وزیرستان میں ''ضرب عضب'' کے نام سے آپریشن شروع کیا۔اس آپریشن کے اعلان کے ساتھ ہی آئی ایس پی آر نے دعویٰ کیا کہ یہ آپریشن زیادہ سے زیادہ تین سے چھ ہفتوں میں کامیابی سے مکمل کر لیا جائے گا!آج ۳۲مہینے گزر چکے ہیں!اس عرصے کے دوران میں ضرب کذب کو صرف شمالی وزیرستان ہی تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ پورے ملک میں پھیلا کر ''نیشنل ایکشن پلان'' کے تحت مجاہدین، مہاجرین، محبانِ دین اور جہادی انصار واعوان کی پکڑ دھکڑ، پھانسیوں، جعلی مقابلوں میں قتلِ عام، مساجد ومدارس کی 'ناکہ بندی' اور ہر طرح سے دینی قوتوں کا گھیراؤ کرنے کی تمام تر کوششیں کی گئیں۔

فوج کے راتب خور تجزیہ نگار، صحافیوں، کالم نگاروں، ٹی وی اینکروں اور ذرائع ابلاغ نے دین اور جہاد سے ہلکی سی وابستگی کو بھی معاشرے کی نظر میں ''ناقابلِ معافی'' جرم بنانے کے لیے پورا زور لگایا۔ملک کے چپے چپے میں مجاہدین کی بُو سونگھنے والی استخباراتی اداروں کے کتوں نے تمام جتن کر لیے کہ تحریکِ جہاد سے متعلق ایک ایک فرد سے اندھیری کال کوٹھڑیوں اور خفیہ عقوبت خانوں کو بھر دیا جائے۔اور عملاً انٹیلی جنس ایجنسیوں کے ملک بھر میں قائم خفیہ قید خانوں کو ایک اللہ کے نام لیواؤں سے بھر بھی دیا گیا۔ لیکن جور و تشدد اور ظلم وجبر سے اس تحریک کا راستہ روکا جانا اور اس کاررواں کو ختم کرنا نہ کل ممکن تھا نہ ہی آج ممکن ہے!

''ضربِ کذب'' اصلاً تو صلیبی آقاؤں ہی کے تحفظ اور افغانستان میں اُن کے دم توڑتے وجود کو از سرِ نو زندگی بخشنے کے لیے شروع کیا گیا۔کیونکہ امریکی انتظامیہ ایک عرصے سے شمالی وزیرستان میں فوجی کارروائی پر زور دیتی رہی، جس کے نتیجے میں پاکستانی فوج نے ۲۰۱۴ء کے وسط میں یہ کارروائی شروع کر دی۔ میڈیائی پروپیگنڈوں کے زور پر جتنا بھی شور مچا لیا جائے لیکن اس حقیقت کو جھٹلانا ممکن ہی نہیں کہ یہ تمام کارروائی ''صفِ اول کے اتحادی'' نے اپنی سپاہِ صلیب کو تحفظ دینے اور افغانستان میں اُس کی جان خلاصی ہی کے لیے شروع کی۔چونکہ آزاد قبائلی خطہ نے خصوصاً اور پاکستان کے دین پسند طبقہ نے عموماً افغان جہاد کے لیے ''لاجسٹک سپورٹ'' کا فریضہ سرانجام دیا۔لہٰذا اس ''مرکزِ نصرت'' کو ختم کرنا 'افغانستان میں برپا جہادی تحریک کی صورت میں صلیبی لشکر کے گلے میں پھنسی ہڈی نکالنے کے لیے از حد ضروری تھا۔یہی وجہ ہے کہ اڑھائی سال سے زائد عرصہ میں کوئی ایک ہفتہ بھی ایسا نہیں گزرا کہ جب کفار کا کوئی (سفارتی وعسکری) سرغنہ یا کوئی صلیبی گُرگا پاکستان کے دورے پر نہ آیا ہو اور پاکستانی فوج کی ''کامیابیوں'' پر جرنیلوں کی پیٹھ نہ تھپتھپائی ہو!

اگر کوئی مزید تسلی کرنا چاہتا ہو تو جی ایچ کیو راولپنڈی میں قائم ''یادگارِ شہدا'' کا ''ریکارڈ'' اٹھا کر دیکھ لیا جائے کہ کفار کا کون کون سا سردار، کب کب پاکستانی جرنیلوں کو ''گڈ جاب'' کی سند دے کر ''شہدائے صلیب'' کی یادگار پر سیلوٹ مارتا اور پھولوں چڑھاتا پایا گیا!صرف یہی نہیں کہ کفر کے کرتا دھرتا اپنے غلاموں کی ''رپورٹ'' حاصل کرنے اور اس کی نگرانی واسطے متواتر آتے رہے بلکہ اپنے مالکوں کے حضور ''حسنِ کارکردگی'' کی رپورٹ پیش کرنے اور شاباشی وصول کرنے کے لیے سول اور فوجی حکمران 'صلیبی آقاؤں کے دربار میں ''قطار اندر قطار'' حاضریاں بھی لگواتے رہے۔''شکریہ شریف'' کا تو پورا عہد ہی' پاکستان کے دورے پر آئے سردارانِ کفر کی کورنش بجالانے میں صرف ہوا یا رزیل غلاموں کی طرح اپنے مولا وآقا کے حضور پیشیاں بھگتاتے بیتا۔

یہ دور، اس سرزمین میں مجاہدین اور اہلِ جہاد کے لیے کٹھن ترین دور تھا... بالکل وہی حالات جہادِ پاکستان اور اس خطے کے مجاہدین پر بیتے جن حالات سے امارت اسلامیہ افغانستان کے مجاہدین، مہاجرین اور انصار ۲۰۰۱ء کے اواخر اور ۲۰۰۲ء کے اوائل میں گزرے تھے... شہادتیں، دربدریاں، گرفتاریاں اور امریکی کفر اور اُس کے آلہ کاروں کے (ڈرون حملوں سے لے کر فضائی بم باریوں اور بھاری توپ خانے کی گولہ باریوں سمیت) متحد ہو کر حملے... بلاشبہ یہ ربِ کریم کے فضل، اُس کی عنایت، اُسی کے کرم اور محض اُسی کی ہی نصرت، حفاظت اور احسان کا ثمرہ ہے کہ ایسے حالات میں کہ جن میں واقعتاً کلیجہ منہ کو آنے لگا، اُس نے اپنے کمزور و ناتواں بندوں کے دلوں کو تھاما، اُن کے قدموں کو ثبات عطا فرمایا، اُن کی حوصلوں کو مہمیز دی، اُن کی اجتماعیت کو مضبوط کیا اور اُن کے تحریک کو فنا کرنے والوں کی ہر طرح کی دوڑ دھوپ کو رائیگاں بنایا... یہ اُسی مالکِ دو جہاں کا اپنے بندوں کے لیے کلیہ اور قاعدہ ہے کہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا... بلاشبہ اس پورے عرصے میں مجاہدین نے اس الٰہی قاعدہ کا پوری طرح مشاہدہ کیا۔ استاد احمد فاروق رحمہ اللہ کے الفاظ میں:

> ''جان لیجیے! کہ کرب جتنا بڑھے گا، فراخی اُتنی قریب ہوگی... آزمائش میں جس قدر اضافہ ہوگا فتح اُسی قدر نزدیک ہوگی... یہ آزمائشیں تو مومن کے درجات بڑھانے اور اُس کے گناہ دھونے کے لیے آتی ہیں... غموم و ہموم اُس کے قلب کو نرم کرتے ہیں... گھٹن بڑھتی ہے تو وہ زیادہ یکسوئی سے رب کی طرف رجوع کرتا ہے... اسباب سے ناامیدی پیدا ہوتی ہے تو رب الاسباب سے امید مزید واثق ہو جاتی ہے... آزمائش تو اس رستے کا لازمہ ہے اور آزمائش پر صبر مومن کا شیوہ! اس دین کو غالب کرنے کے لیے آزمائشیں سہنا ہوں گی! خطرات میں کودنا ہوگا! تکالیف جھیلنا ہوں گی! پریشانیاں دیکھنا پڑیں گی! دُکھ اور غم برداشت کرنے پڑیں گے! ثبات دکھانا ہوگا! صبر سے کام لینا ہوگا!''

مجاہدین نے اپنے رب کی توفیق سے صبر سے بھی کام لیا، اپنے عزیز از جان پیارے قائدین اور ساتھیوں کی شہادتوں کے باوجود ثبات و عزیمت کی مثالیں بھی رقم کیں، بے پناہ تکالیف، شدائد اور پریشانیوں کو بھی انگیز کیا، جان لیوا خطرات میں بھی بلاخوف و خطر کود ے، سخت ترین مشقتوں، صعوبتوں اور آزمائشوں سے بھی نبرد آزما ہوئے اور غم و اندوہ کے پہاڑوں کو بھی سر کیا... یقیناً یہ سب کچھ اپنی بساط، طاقت اور ہمت سے نہیں ہوا بلکہ فقط ربِ رحیم کی عنایتوں اور اُس کی نوازشوں سے بھی ہر ایک مرحلہ طے ہوا! پیارے رب کی یہی عنایتیں تھی جو شاملِ حال رہیں اور مجاہدین نے اس مرتد فوج کے تمام تر وار، ہر طرح کا مکر اور تمام تر جبر سہہ کر اُس فوج کے ہمہ قسمی وار ناکام بنا دیے ہیں۔ استاد احمد فاروق رحمہ اللہ ہی کے الفاظ مستعار لیے بغیر چارہ نہیں! استاد جی رحمہ اللہ نے یہ الفاظ نومبر ۲۰۱۴ء میں کہے تھے۔ بے شک اللہ رب العزت نے اپنے اس ولی کے ان الفاظ کو سچا ثابت کیا۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> ''ہمارا یہ اعلان ہے کہ الآن الآن جاء القتال... ابھی ابھی تو قتال کو وقت آیا ہے!... امریکہ اور اُس کی آلہ کار پاکستانی فوج اور حکومت نے تو جو کرنا تھا وہ کر لیا! جو جہاز، ٹینک، گولہ بارود ہم پر آزمانا تھا وہ آزما لیا! اپنے آخری پتے بھی استعمال کر لیے! اللہ تعالیٰ کے اذن سے اب ہماری باری ہے! ان کا خیال تھا کہ یہ اسلحے کے زور سے ہمیں ہمارے برحق شرعی مطالبات سے پیچھے ہٹا لیں گے... ہرگز نہیں! الحمدللہ! ہمارے عزائم اور بھی بڑھ گئے ہیں!''۔

''شکریہ شریف'' نے ضربِ کذب کو چند ہفتوں میں کامیابی سے مکمل کرنے کا دعویٰ کیا تھا، اُس کا یہ دعویٰ اڑھائی سال سے ''فوجی جنتا'' کا منہ چڑا رہا ہے۔ اسی طرح یکم جنوری ۲۰۱۶ء کو اُس نے بھڑک ماری تھی کہ ''۲۰۱۶ء دہشت گردی کے خاتمے کا سال ہوگا''... ۲۰۱۶ء ختم ہو چکا! ''شکریہ

شریف'' بھی اربوں روپے کی اراضی اپنی ملکیت میں لے کر اور مزید اربوں روپے ڈکار کر ''متحدہ اسلامی فوج'' کا سربراہ بننے جارہا ہے! کوئی ہے جو اِس ملعون کو اس کے دعووں کا حشر دِکھائے!؟

فسادیوں کا ''ردالفساد''!

وہ فوجی کارروائی جو تین سے چھ ہفتوں میں کامیاب طور پر مکمل کرنے کے دعوے کیے گئے تھے، آج ۳۲ مہینوں بعد اپنا پورا زور لگا لینے کے بعد لپیٹ دی گئی اور ''ضرب کذب'' کے کفن دفن کے بعد ''ردالفساد'' کے نام سے نیا ''برانڈ'' متعارف کروایا گیا...ہر ناکام فوجی کارروائی بغیر کسی اعلان کے اختتام پذیر ہوتی ہے، اور نئے فوجی آپریشن کا اعلان ہی پرانی کارروائی کی ناکامی کا اظہار و اعلان ہوتا ہے! پاکستانی فوج نے آزاد قبائل سمیت پورے ملک میں جو کچھ ''ضرب کذب''، جیسی فوجی کارروائی میں کیا ہے، اُس سے بڑھ کر یہ مزید کیا کرسکتی ہے؟ وحشت، درندگی، ظلم وجور، بہیمیت اور سربریت کی ہر قسم کو یہ آزما چکے ہیں! ان کے ترکش میں جبر و قہر کا کوئی تیر باقی نہیں بچا! بلاشبہ اللہ پاک کی تدبیر ہی غالب رہنے والی ہے! اور اُس کے دین کے دشمنوں کے تمام جتن ماضی کی طرح اب بھی بے کار اور ہیچکارہ ہی رہیں گے! ''ردالفسار'' کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوگا جو اس سے قبل آپریشن راہِ حق، آپریشن راہِ راست، آپریشن راہ نجات، آپریشن ضربِ عضب وغیرہ وغیرہ کے ساتھ ہو چکا ہے، ان شاءاللہ!

پہلے اپنی صلیبی چاکری کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک شمشیر کے نام دیا گیا اور ''ضربِ عضب'' کے نام سے خالصتاً امریکی مفادات کے حصول کے لیے فوجی کارروائی کی گئی، جس کا خرچہ بھی امریکہ نے اٹھایا اور اس میں ہر طرح کی معاونت بھی سپاہِ صلیب نے کی۔ اس لاحاصل مہم کا بانی ''شکریہ شریف'' رخصت ہوا تو اس مہم کو بھی لپیٹ دیا گیا اور ''باجوہ بریگیڈ'' نے اپنی مشہوری اور اپنے نام کا جھنڈا بلند کرنے کے لیے ''ردالفساد'' کا ڈول ڈالا ہے... حالانکہ پاکستانی خطے کی تاریخ شاہد ہے کہ اس فوج سے بڑھ کر مفسد، اس سے زیادہ سرکش اور اس سے بڑا متمرد کوئی بھی نہیں! عجیب زمانہ ہے کہ فساد کی جڑ قرار پانے والے 'ردالفسار' کے راگ الاپ رہے ہیں اور مفسدین کے سردار 'فساد' ختم کرنے کی مہم چلانے نکلے ہیں! جب کہ ملکِ پاکستان کو ''بلوائیوں کے اس مسلح گروہ'' سے نجات دلا دی جائے تو یہاں ہر طرح کی خرابی اور فساد کا قلع قمع ہونے میں ذرا دیر نہ لگے! اور یہ کام کسی اور کے بس کا نہیں، صرف اور صرف مجاہدین ہی اس مفسد و سرکش شیطانی فوج سے اس قوم کی جان خلاصی کروائیں گے، باذن اللہ!

تحریکِ جہاد کو غلاۃ سے پاک کرنا

یہاں یہ بھی ضروری ہے کہ مرتد فوج کے خسیس چہرے اور دین دشمنی کو جس قدر بیان کیا جائے، اُسی قدر اُن عوامل وعناصر کا بھی بطلان کیا جائے جو اس طاغوتی نظام کے ائمہ اور واضح ترین اہداف کو چھوڑ کر مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگتے ہیں اور اس مبارک جہاد کے چہرے کو گہنانے کے درپے ہیں...ان غلاۃ کی گمراہیوں اور فتنہ انگیزیوں سے تحریکِ جہاد کو وہ نقصان پہنچ رہا ہے جو صریح دشمن، مجاہدین کے خلاف اپنی تمام تر قوت جھونک کر بھی نہیں پہنچا سکتا!

خونِ مسلم کی حرمت، عام مسلمانوں کی جان، مال، عزت وآبرو کی حفاظت اور شیطانی قوتوں کی چیرہ دستیوں سے امتِ اسلام کا دفاع، اس جہاد کی بنیادوں میں سے ہے... لیکن بے جا سختیوں کے قائل اور غلو کے مارے گروہ، اس امت پر مختلف حیلوں اور حربوں سے ستم ڈھانے اور عامۃ المسلمین کو تہہ تیغ کرنے میں بالکل اُسی طرح کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے، جیسے مرتد افواج، امت کو کاٹنے اور لہولہان کرنے میں کوئی پاس ولحاظ نہیں رکھتیں! للٰہذا ان غلاۃ سے تحریکِ جہاد کو بچانا اور ان کی فتنہ پروری کے مقابلے میں امت کی مدافعت کرنا بھی وقت کا تقاضا ہے...ہمارے جہاد کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ افرادِ امت کی تکفیرِ عام کرکے اور اُنہیں مباح الدم بنا کر امت مسلمہ کے خون خون جسم کو بالکل ہی بے کل و بے جان کردیا جائے۔ تکفیرِ ناحق کا فتنہ اٹھانے

والے اصلاً تو (جانے انجانے میں) کفار اور اُن کے مرتد حواریوں ہی کا راستہ صاف کر رہے ہیں تاکہ امت اپنے حقیقی محافظوں کو پہچان نہ سکے...اپنا سب کچھ دین کے دفاع اور امت کی عظمت رفتہ کی بحالی کے لیے تج کر دینے والوں کے لیے مسلمانوں کے دلوں میں محبت، الفت اور اپنائیت کی بجائے تنفر و کراہت پیدا ہو اور یوں اہلِ اسلام اپنے محسنوں سے بیگانگی اختیار کر کے ہمیشہ کے لیے کفار کا ترنوالہ بنے رہیں!

اسی لیے قیادتِ جہاد نے اس فتنے کی ہر محاذ اور موڑ پر نکیر کی اور اس کے مقابلے میں مضبوط اور بے لچک موقف اختیار کیا تاکہ پوری تحریکِ جہاد کو منہجِ شرعی کے مطابق چلایا جائے، شریعت کی بیان کردہ حدود و قیود کا پابند بنایا جائے اور دین کے عطا کردہ تصورِ جہاد پر ہی گامزن رکھا جائے... نیز اس مبارک کاررواں کے ہر راہی کو افراط و تفریط سے بھی پاک رکھا جائے، مرجئہ کے باطل نظریات کے تحت احکاماتِ شرعی میں بے جا رواداری کے عنوان سے تضییع و تقلیل برداشت کی جائے نہ ہی خوارج کے منہج کے مطابق 'دین میں غلو و زیادتی کی ذہنیت کو قبول کیا جائے! جمہور اہل السنہ کی طرح اعتدال اور امت وسط کی مانند راستی پر قائم رہا جائے! شیخ عطیۃ اللہ اللیبی رحمہ اللہ، جو عصر حاضر میں فقہ الجہاد کے جید ترین علما میں شمار ہوتے ہیں، آپ رحمہ اللہ نے بغیر کسی لیت و لعل اور قیل و قال کے دوٹوک انداز میں غالی فکر گروہوں کا رد کرتے ہوئے فرمایا:

> ''بے شک وہ مسلمان ممالک جہاں مرتد حکومتیں قائم ہیں، وہاں کی آبادی، سڑکوں، بازاروں میں پھرنے والے عوام بالاصل اور مجموعی طور پر مسلمان ہیں۔ پھر ان میں صالحین اور دیگر آپس میں ملے ہوئے ہیں، ان میں کچھ ایسے ہیں جو مرتد کافر ہیں اور جن کا خون حلال ہے لیکن مسلمان ممالک میں بسنے والے عوام مجموعی طور پر مسلمان ہیں جو کتاب و سنت اور مسلمانوں کے مشہور مذاہبِ اربعہ کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں اور یہ مسئلہ متعدد کتب اور ابحاث سے ثابت ہے۔ جو کوئی اس کے خلاف کہتا ہے تو یقیناً وہ غلو اور گمراہی کا شکار ہے اور اہلِ علم کی متفقہ رائے کا مخالف ہے!''

کفر کا ہدف واضح ہے!

یہی صراط مستقیم ہے اور یہی منہجِ شرعی ہے! اسی منہج پر عمل پیرا ہونے والوں کے مقابلے میں کفر اور اُس کے حواری اپنا پورا زور صرف کر رہے ہیں۔ ''ضرب کذب'' کی صریح ناکامی اِنہی مجاہدینِ عزام کے ہمراہ رہنے والی ربانی نصرتوں کے مرہونِ منت ہے! ''ردالفساد'' کا اعلان بظاہر طور پر غیر شرعی عملیات اور کارروائیوں کی آڑ میں کیا گیا ہے، لیکن اس آپریشن کا بھی اصل ہدف وہی مجاہدین اور تحریک جہاد ہی ہے جو اہل ایمان کے درد کو اپنا درد، اُن کے کرب اور تکلیف کو اپنی تکلیف گردانتی ہے...اور اُنہیں شریعتِ مطہرہ کی بالادستی کی برکات سے بہرور کرنے کے لیے، رب کائنات کے نظام کی آسودگیوں سے اُن کی زندگیاں سنوارنے کے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو انفرادی و اجتماعی سطح پر نافذ کرنے کے لیے پورے عالمِ کفر سے نبرد آزما ہیں! اسی لیے ''ردالفساد'' کا اعلان ہونے کے چند ہی دنوں کے اندر اندر پاکستان کے عسکری خفیہ اداروں نے زندانوں میں قید سیکڑوں مجاہدین کو نکال کر جعلی مقابلوں میں شہید کیا گیا۔ نظام شریعت کے نفاذ کی خاطر اپنی جانیں گھلانے کے علاوہ ان مجاہدین کا کوئی قصور اور جرم نہیں تھا۔

ظالموں کی آخرت بگاڑ دینے والے:

حالیہ دنوں میں جتنے بھی ''مقابلے'' ہوئے ہیں یہ تمام کے تمام جعلی اور جھوٹے 'مقابلے' تھے۔ چند ایک ''سچے مقابلے'' بھی ہوئے۔ جن کے نتیجے میں پاکستانی فوجی افسروں اور سپاہیوں کی گرتی لاشیں سب نے دیکھیں! البتہ رات کی تاریکیوں میں خفیہ عقوبت خانوں سے نکال کر مجاہدین اور دین پسند افراد کو شہید کرنے کی بھیانک روایت 'اِن دنوں اپنے عروج پر ہے! یہ مجاہدین طویل عرصہ سے خفیہ ایجنسیوں کی قید میں بہیمانہ تعذیب و تشدد کے مراحل

سے گزر رہے تھے، جنہیں پاکستانی فوج اور سیکورٹی اداروں نے محض ''سکور پورا'' کرنے کے لیے ویرانوں میں لے جا کر شہید کیا۔ایک دو نہیں سیکڑوں فرزندانِ توحید کو ان جعلی مقابلوں میں شہید کیا گیا۔ یہ مظلومین اپنی فریادیں اور مظلومیت کی ساری رودادیں لے کر اپنے خالق ومالک کے پاس پہنچ چکے ہیں! جہاں بہر حال سب ہی کو جانا ہے! اور حساب بھی اپنا اپنا چُکانا ہے!

اللہ پاک اپنے دین کے ان فداکاروں کو قبول فرمائے کہ اِن بندگانِ خدا کے لیے تو خوش خبریاں ہی خوش خبریاں ہیں۔ وحشیوں اور درندوں کی طرف سے دی جانے والی ظالمانہ تعذیب سے ان کی جان خلاصی ہوئی اور من ضیق الدنیا الی سعۃ الاخرۃ کا سفر طے ہوا۔ ساتھ ہی یہ مظلومین 'اِن کمینہ صفت قاتلوں سے انتقام بھی خوب خوب لے گئے! بالکل وہی انتقام جو سیدہ اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا کے الفاظ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حجاج بن یوسف جیسے سفاک سے لیا تھا! جب حجاج نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے اُن کے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اکڑ کر کہا: كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللهِ... ''تو نے دیکھا میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا کیا؟'' تو سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے ہمت وحوصلہ کا لازوال اور بے مثال کردار ادا کرتے ہوئے فرمایا: أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ، وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ... ''ذرا دیکھ! تُو نے اس کی دنیا خراب کر دی اور اس نے تیری آخرت برباد کر دی''... بالکل اسی طرح ان مظلومین نے نواز شریف سے لے کر باجوے تک 'اور ہر چھوٹے بڑے ایک ایک دشمنِ دین کی آخرت برباد کر کے رکھ دی!

علمائے دین متین کے حضور!

اے معزز علمائے دین! یہ سب حقیقتیں اور یہ ساری سچائیاں آپ کے سامنے ہیں۔ اللہ کو گواہ بنا کر کہیے کہ ان میں سے کوئی ایک بات بھی خلافِ حق ہے؟ لیکن ہماری طرف سے عزو شرف کے حق دار اے علمائے کرام! اس سارے منظر نامے میں آپ کی مسلسل خاموشی 'علمائے سوء کے لیے میدان کھلا چھوڑنے اور اُنہیں دین کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کا موقع فراہم کرنے کے مترادف ہے! آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں، یہ مجاہدین آپ کے خادم ہیں! آپ امام ہیں، یہ مجاہدین مقتدی! آپ ہمارے سروں کے تاج ہیں... آپ کی جوتیوں میں بیٹھنا بھی ہمارے لیے باعث برکت ہے! اے محترم ومکرم اساتذہ کرام! بوجھل دل اور کپکپاتے ہاتھوں سے لکھا جا رہا ہے کہ اس نازک اور انتہائی اہم موڑ پر امت مسلمہ کو آپ حضراتِ کرام کی جس رہ نمائی کی ضرورت ہے، وہ اُس سے تاحال محروم ہے! ہم جیسوں نے آپ کے طفیل اور آپ کے ذریعے دینِ مبین کی پاکیزہ تعلیمات حاصل کیں! اُن تعلیمات کو بنی نوع انسان کی زندگیوں میں لانے کی محنت کے بارے میں آپ ہی کے حلقہ ہائے دروس اور اسباق سے ہم نے سبق سیکھا! اس محنت میں جان کھپانے اور جان لُٹانے کی فضیلتیں آپ ہی کے قدموں میں بیٹھ کر ہمیں معلوم ہوئیں! حق کو حق کہنا اور باطل کو پوری طرح باطل بتانا آپ ہی کے ارشادات سے ہمیں معلوم ہوا! حق کی راہوں میں چلتے ہوئے شہادت کے رتبے پانے کی فضائل آپ ہی کے وعظ سے ہم نے جانے اور ان فضائل کو جان لینے کے بعد پالینے کی تڑپ کو آپ ہی کے خطبات نے دی!

اللہ پاک نے ہر زمانے میں علمائے حق کو اٹھایا اور اُنہیں اپنے دشمنوں کی آنکھوں میں چبھتا کانٹا اور دلوں میں پیوست ہوتا تیر بنایا!... آج بھی دیکھ لیجیے! اللہ پاک نے طبقۂ علما ہی کو عزیمت کی ایسی مثالیں بنانے کے لیے چُنا اور منتخب کیا ہے... شیخ عمر عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کی صورت میں آج بھی ایسے حق گو علمائے دین، ابطالِ امت اور جانشینِ انبیاء موجود ہیں جو طواغیتِ عصر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اُنہیں فبھت الذی کفر کی تصویر بنا دیتے ہیں... قرآن وسنت کے علم کو سینے میں بسانے والے معززینِ زمانہ! یہ دیکھئے! آج بھی امام ابو حنیفہ، امام احمد بن حنبل اور امام ابن تیمیہ رحمہم اللہ اجمعین کی طرح علمائے حق کے جنازے کال کوٹھڑیوں سے نکل رہے ہیں! اللہ کے فضل واحسان سے یہ زرخیز امت ہے... حق کا علم بلند کرنے اور اس حق کو بیان کر کے ہر طرح

کی صعوبتوں اور آزمائشوں کی بھٹیوں سے گزر رہے ہیں... دنیا بھر میں کفار طواغیت اور اُن کے حواریوں کے قید خانے علمائے حق سے بھرے ہوئے ہیں! یہی علمائے دین جنھوں نے اپنے کردار و عمل سے شریعت اسلامیہ کے علو اور بالا دستی کی خاطر ہر طرح کی قربانیاں پیش کیں!... ایسے ہی جبال العلم والعمل نے امتِ مسلمہ کے سامنے عصرِ حاضر کے طواغیت کے چہروں کو بے نقاب کیا... ملحد روس سے لے کر سرکش امریکہ تک 'اللہ کے ہر ہر باغی کی پہچان کروائی اور بیّن دلائل و براہین سے ان باغیوں کے دستِ راست بننے والے ''کلمہ گو'' اعداءاللہ کی حقیقت کو بھی امت کے سامنے پیش کیا!

اے علمائے حق! حق و باطل کے موجودہ معرکہ میں نظامِ پاکستان 'دین دشمنوں اور یہود و نصاریٰ کے لیے ''خادم خاص'' کی حیثیت اختیار کر چکا ہے! یقیناً آپ میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہوگا جو شریعت کی تعلیمات کو مد نظر رکھ کر اس سے انکار کر سکے! ''ضرب عضب'' کے بعد ''ردالفساد'' کے حق میں علمائے سوء فتاویٰ جاری کر رہے ہیں... ہم تو صرف یہ عرض کریں گے کہ امریکی صلیبی جنگ کے ہراول دستے نے ''کولیشن سپورٹ فنڈ'' کے لالچ میں یہ تمام فوجی کارروائیاں کیں ہیں اور اب تک کیے جا رہا ہے... جس کا واضح ثبوت حال ہی میں امریکی انتظامیہ کی طرف سے پاکستان کے لیے جاری ہونے والے ۳۵۰ ملین ڈالر ہیں، جو ''کولیشن سپورٹ فنڈ'' کی مد میں پاکستان کو ادا کیے گئے... اور یہ پہلی بار تو نہیں ہوا! گزشتہ سولہ سال سے جاری اس صلیبی جنگ میں نظامِ پاکستان اپنا حصہ وصول کرتا چلا آ رہا ہے... اس متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ اے علمائے کرام! اس پر کچھ تو ارشاد فرمائیے! مجاہدین میں سے غلو کی جانب جھکاؤ رکھنے، غیر شرعی کارروائیاں کرنے اور مسلمانوں کے خون کی حرمت پامال کرنے والوں کے حوالے سے تمام دارالافتاء فوری طور پر حکم بیان کرتے ہیں، ان جرائم کی مذمت کرتے ہیں اور انہیں خلاف شریعت بیان کر کے ان پر عمل کرنے والوں کو سخت مجرم قرار دیتے ہیں! اس متعلق آپ کے یہ تمام فتاویٰ اور یہ تمام آرا تعلیماتِ شرعی کے عین مطابق ہوتی ہیں، اس لیے وہ ہماری سر آنکھوں پر!

لیکن اے قابل صد احترام علمائے دین! اس فوج کے جرائم گنوانے پر آئیں تو دفتر کے دفتر خرچ ہو جائیں! آپ کی نظروں سے یہ قبیح جرائم یقینی طور پر پوشیدہ نہیں ہوں گے! یقیناً ہمارے علمائے کرام میں ایسے ابطال کی کمی نہیں جو اللہ کے دین اور اُس کی شریعت کے حوالے سے کسی لومۃ لائم کو خاطر میں نہیں لاتے... پھر اس فوج کے جرائم پر سکوتِ مسلسل کیوں؟ علمائے جہاد 'اس فوج کی دینی عداوت اور شریعت دشمنی کی بنا پر اس کے ارتداد کا فتویٰ دے چکے ہیں! اگر آپ میں سے اصحابِ علم و فضل اس فتویٰ کے حق میں نہیں تو ہم اتنا استفسار کرنے کی جسارت کرتے ہیں کہ علمائے جہاد نے اس فوج کے ارتداد کا فتویٰ تو بہت بعد میں دیا... لیکن دنیا بھر کے کفار کے متحدہ لشکر ''فرنٹ لائن اتحادی'' کا کردار اس فوج نے خود اپنایا تھا، کسی جہادی عالم نے اس فوج کو کفر کے اس گڑھے میں دھکا نہیں دیا! اور یہ فوج نا صرف تاحال ''ہراول دستہ'' ہونے پر قائم ہے بلکہ پوری دنیا میں فخریہ انداز میں اس کو own بھی کیا جاتا ہے... اس پر کوئی شرعی حکم؟ فوج کو عموماً یہ عذر دیا جاتا ہے کہ ''یہ فیصلہ فردِ واحد کا تھا، فوج کا اجتماعی فیصلہ نہیں تھا''... تو کیا اس صورت میں فوج کے وہ افراد جو اس فیصلہ کو غیر شرعی تصور کرتے تھے اُنہوں نے ''اوپر سے آڈر'' کی بنا پر افغانستان اور آزاد قبائل میں مسلمانوں کے خون کی حقیقی معنوں میں ندیاں نہیں بہائیں؟ سوات اور قبائل کی ہزارہا مساجد اور مدارس کو بم باریوں سے نشانہ بنا کر ملیامیٹ نہیں کیا؟

جرائم کی فہرست بہت ہی طویل ہے! لیکن اگر یہ فردِ واحد کا ہی فیصلہ تھا تو اُس ''فردِ واحد'' کو رخصت ہوئے نو سال بیت چلے! مگر لشکر کفار کے ''فرنٹ لائن اتحادی'' نے ایک قدم بھی پیچھا ہٹنا گوارا نہیں کیا بلکہ اللہ کے دین سے بر سرِ جنگ کفار کے لشکروں سے ربط و ضبط ہر نئے دن کے ساتھ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جا رہا ہے! اس پر کوئی شرعی حکم لاگو نہیں ہوتا؟! آخر اسلام کی پوری تاریخ میں ایسا کب ہوا ہے کہ پوری کی پوری ''اسلامی ریاست'' کفر کا 'ہراول دستہ' بن جائے اور علمائے کرام یا تو مصلحتوں کی شکار ہو کر چُپ بیٹھے رہیں یا پھر اُن میں سے کچھ (علمائے سوء) ''ہراول دستے'' کا بھی ہراول دستہ بن جائیں؟؟؟!!!

اے علمائے ربانیین! ہم آپ سے اپنے اُن مظلوم بھائیوں سے متعلق استفسار نہیں کرتے کہ جو شریعت سے دیوانہ وار محبت کے ''جرم'' میں ہتھ کڑیاں لگے مقابلوں میں شہید کر دیے گئے! ہم آپ سے جامعہ حفصہ، خروٹ آباد اور ملک بھر میں قائم خفیہ عقوبت خانوں میں فوجی درندوں کی درندگی کا نشانہ بنتی اپنے ہزاروں بہنوں کا غم بھی نہیں بانٹتے! ہم آپ سے اُن دو لاکھ مظلومین[1] کا حکم بھی معلوم نہیں کرتے جنہیں فوج اور خفیہ اداروں نے عقوبت خانوں میں موت سے بدتر زندگیاں گزارنے پر مجبور کر رکھا ہے! ہم اُن ہزارہا مساجد و مدارس کا نوحہ بھی آپ کے سامنے نہیں رکھتے جنہیں پاکستانی جیٹ طیاروں کی بے دریغ بم باریوں نے اجاڑ کر رکھ دیا!

ہم تو دست بدستہ کھڑے ہیں اور حبیب رب العالمین، شفیع المذنبین، شافع محشر، ساقی کوثر، سید المرسلین، خاتم النبیین، سرور دوعالم، ہادی برحق، اپنے اور آپ کے محبوب، فداہ ابی وامی سیدنا ونبینا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدمہ لے کر...آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت وتقدیس کا قضیہ لے کر حاضر ہیں! کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت وتقدیس پر آج وہ ''بھینسے، خنزیر اور کلاب'' حملہ آور ہیں جنہیں اسی فوج نے پکڑا اور سب کچھ جانتے بوجھتے زندہ سلامت ناصرف چھوڑ دیا بلکہ بیرون ملک فرار بھی ہونے دیا!...جی ہاں! یہ وہی ادارے اور ایجنسیاں ہیں جن کے پاس مقید مجاہدین کے جسم ڈرل مشینوں سے چھلنی کر دیے جاتے ہیں اور ناخن 'زنبور سے کھینچ لیے جاتے ہیں!...اُنہی اداروں نے ان بدبختوں کو بھی اٹھایا اور اس لیے نہیں اٹھایا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، امہات المومنین رضی اللہ عنھن اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام رضی اللہ عنھم کی گستاخیوں کے مرتکب ہوئے تھے، بلکہ اس لیے اٹھایا کہ یہ ان مبارک ہستیوں کو اپنی ناپاک جسارتوں کا ہدف بنانے کے ساتھ ساتھ پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں پر بھی تنقیدی وار کرتے تھے...لہٰذا انہیں اٹھا گیا اور 'فوجی وقار' سے چھیڑ چھاڑ نہ کرنے کی یقین دہانیاں حاصل کر کے چھوڑ دیا گیا!

یہی بدبخت ٹولہ رہائی کے بعد دوبارہ سے سرگرم عمل ہے اور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسی ایسی گستاخیاں کر رہا ہے جو شاید چودہ قرن میں کسی بدترین کافر کے بھی حاشیۂ خیال میں نہ آسکیں! واللہ! ایک کمزور سے کمزور ایمان مسلمان کا جگر چھلنی ہے! دل سیپارہ ہیں! آنکھیں قہر آلود اور سینے شدت غم وغصہ سے پھٹے جاتے ہیں! لیکن پوری ریاستی مشینری اور فوجی جنتایوں پر سکون ہے کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں! جنرل کیانی کے دور میں مشرف ملعون ملک واپس آیا تو 'سول حکومت' نے اُس کی طرف ''آنکھیں نکالنا'' شروع کیں...کیانی نے فوراً عوامی سطح پر انتباہ کیا کہ ''فوج اپنے وقار کا تحفظ کرے گی''...اے علمائے کرام! فوج کا کام اپنے وقار کا تحفظ کرنا ہے...اور آپ کا فرض آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر پہرہ دینا ہے! آپ کے پہرے کیوں اٹھ گئے؟؟؟! یہ فوج اس پورے معاملے میں ہر طرح سے ملوث ہے! ان کے ہاں دین، شریعت، مذہب اور رسالت جیسے مباحث سرے سے موجود ہی نہیں ہیں!

جب پیرس میں کواشی برادران کی صورت میں اللہ کے شیروں نے گستاخ رسالے 'چارلی ایبڈو' کے دفتر پر حملہ کیا اور اس رسالے کے ملعون ایڈیٹر سمیت گستاخ کارٹونسٹوں کو جہنم واصل کیا تو پوری دنیا کے طواغیت پیرس میں اکٹھے ہوئے اور اُنہوں نے ''ہم سب چارلی ایبڈو ہیں'' کے نعرے لگائے! آپ کو یاد نہیں کہ اس موقع پر ''ایمان تقویٰ جہاد'' والی فوج کے ترجمان عاصم باجوہ نے کیا کہا تھا؟ ۷ جنوری ۲۰۱۵ء کو پیرس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو عاشقوں نے گستاخوں کو خون میں نہلایا اور ۲۰ جنوری ۲۰۱۵ء کو عاصم باجوہ نے برطانیہ میں بیٹھ کر سی این این کو انٹرویو دیا اور کہا:

---

[1] یاد رہے کہ یہ تعداد ہماری بیان کردہ نہیں بلکہ نواز شریف کے مشیر ڈاکٹر مصدق ملک کی تصدیق کردہ ہے!

''دنیا میں کہیں بھی ۱۰۰ فی صد تحفظ کی ضمانت نہیں دی جاسکتی، جس کی مثال پیرس واقعہ ہے، دہشت گرد کبھی بھی، کہیں بھی اور کسی بھی وقت حملہ کر سکتے ہیں''...

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے وارثین! ان جرنیلوں کو اپنے ''وقار'' کا تحفظ کرنا ہو تو چند سیکنڈوں میں یہ حرکت میں آتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کا دفاع کرنا تو دور کی بات، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر جانیں وار دینے والوں کے بارے میں یہ جو جذبات رکھتے ہیں، اس پر کچھ تو بولئے!... آپ میں سے کون اس حقیقت سے واقف نہیں کہ عاشق رسول ممتاز قادری کو پھانسی دینے کے احکامات فوجی سپہ سالار نے ہی دیے اور آئی ایس پی آر ہی نے فوجی بوٹوں کے رعب سے ذرائع ابلاغ کو پابند کیا کہ ممتاز قادری علیہ الرحمہ کے جنازے کا مکمل 'بلیک آؤٹ' کیا جائے!

جب ناروے، ڈنمارک، فرانس اور امریکہ میں ملعونین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے بنائے تو پوری دنیا میں مسلمانوں کی غیرت ایمانی نے جوش مارا اور پاکستان کے اہل ایمان نے بھی اس موقع پر اپنی غیرت و حمیت کا ثبوت دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو اور حرمت پر سب کچھ وار دینے کا عہد کیا...اُس وقت بھی یہی مفسد نظام پاکستان، فوج اور سیکورٹی ادارے تھے جو گستاخ ممالک کے سفارت خانوں کو تحفظ دیے کھڑے تھے...

آج پاکستان میں لبرل اور دین دشمن عناصر سوشل میڈیا پر جو کفریات اور ہذیان انڈیل رہے ہیں، 'چارلی ایبڈو' اُس کے عشر عشیر کو بھی نہ پہنچا تھا! اور ان سب گستاخیوں کے پیچھے وہی افراد ہیں جنہیں ''فوجی وقار کی ضمانت'' کے عہد پر پاکستانی خفیہ ایجنسیوں نے رہا کیا...اے علمائے کرام! ہر قسم کے خوف، ڈر سے بے پرواہو جائیے! آقائے نامدار کے عزت و ناموس سے ہی ہماری رگِ جاں سے لے کر عقیدہ و ایماں تک ہر چیز وابستہ ہے! اس ساری صورت حال میں یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ ان گستاخیوں کی اصل ذمہ دار جہاں حکومت ہے وہی فوج اور جرنیلی ٹولہ بھی اس کا ذمہ دار ہے! ایک ''اسلامی ریاست'' کی فوج یہ برداشت ہی کیسے کرے گی کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کو ایک لمحے کی بھی چھوٹ مل جائے! اگر ان میں اسلام اور دین کی ذرا سی رمق بھی ہوتی تو یہ اِن ملعونین کو رہا کرنے کی بجائے پاتال تک پہنچا دیتے! لیکن ان سے امیدیں رکھنا عبث ہے... مصطفیٰ و مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت سے ان کی دشمنی بھی اُسی قدر ہے جس قدر گستاخ بلا گرز کی دینِ محمدی علی صاحبہا السلام سے عداوت ہے!

اے علمائے دینِ متین! چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے! لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا اپنا معاملہ ہوتا تو جیسے پچھلی ڈیڑھ دہائی سے صبر کیے بیٹھے ہیں، اب بھی بیٹھے رہتے مگر اب جس ذات کا معاملہ آن پڑا ہے وہ ذات ہماری، آپ کی اور پوری امت کی عزت و ناموس سے بھی بلند تر ہے! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!!! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ کا معاملہ ہے!... اے علمائے کرام! میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک کا معاملہ ہے! اے صاحبانِ منبر و محراب! میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا معاملہ ہے!... اے مدارس کے مہتمم حضرات! اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ ہے!... مسندِ حدیث پر تشریف فرما ہو کر قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ماحول کو پروان چڑھانے والے اے محترم اور بزرگ شیوخ الحدیث! خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ ہے!... اے مفتیانِ کرام! ان خائنینِ امت پر حجت تمام ہو چکی!...

منت، زاری، سماجت، الحاح اور التجا ہے!... کہ اپنے اور ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے دفاع کے لیے نفیر عام کر دیجیے! دوبارہ عرض ہے کہ چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے! لیکن گنبدِ خضریٰ کے مقیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلبِ مبارک بھی یقینی طور پر دُکھی ہوگا! امت کو بانجھ ہونے سے بچا لیجیے کہ یہ آپ ہی کا مقام ہے، آپ ہی امت کے پیر و جواں کو حرمت امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر کٹنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو کاٹ ڈالنے کی راہ پر پوری طرح گامزن کر سکتے ہیں! اگر اب بھی خاموشی ہی چھائی رہی تو سوچ لیجیے! بلکہ سوچیں کیوں؟ اس تصور سے ہی نیندیں اچاٹ

اور زندگیاں ویران ہو جانی چاہئیں کہ خدانخواستہ، خاکم بدہن، کل محشر کے روز شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے سامنا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خفگی و ناراضی سے رُخِ انور موڑ لیں تو... ... ...واللہ! باللہ! تاللہ! قلم میں یارا نہیں کہ اس سے آگے کا منظر تراش سکے! سامان کیجیے سامان! بہت دیر ہو چکی! امت تو جو لُٹی سو لُٹی...اب ناموسِ رسالت بھی لُٹنے کو ہے!

مسلمان بھائیوں سے!

اے اہلِ ایمان بھائیو! سو بھی خوب لیا، نیند بھی خوب لے لی، امت کے پلے کچھ بھی نہیں رہا! ایک یہی متاعِ آخری اس کے دامن میں باقی ہے! اس کو بچانے کی خاطر اب اٹھ جایئے! کوئی ملعون بلا گر اور اُس کا واضح اور پوشیدہ حمایتی اپنے کندھوں پر سر سلامت لیے پھرتا ہے تو یاد رکھیے کہ علمائے کرام نے اپنا حساب دینا ہے اور امت کے ہر ہر جوان نے اپنا حساب خود دینا ہے! وہ جنہیں الاولیٰ بالمومنین من انفسهم کہا گیا صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کہ جن کو اپنی جانوں، اولاد، ماں باپ، مال اسباب اور دنیا بھر سے بڑھ کر نہ چاہا جائے تو ایمان سے تہی دامنی کے علاوہ کچھ باقی نہیں بچتا! اُن (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حرمت کا معاملہ ہے! ڈنمارک، ناروے، پیرس، برطانیہ، ہالینڈ اور امریکہ نہیں...آپ کے اپنے ملک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس تک ناپاک و پلید ہاتھ پہنچ رہے ہیں... کوئی ضرورت نہیں کہ فیس بک کے کسی پیج کی بندش پر اپنا سارا زور صرف کیا جائے... ہرگز نہیں! صرف اور صرف اُن شانوں سے گردنیں اترنی چاہئیں جنہوں نے یہ جرم عظیم کیا ہے! ہر ایک کے پاس یہ موقع ہے کہ جس ملعون اور اُس کے کھلے و چُھپے حمایتی کو جہاں پائے، جہنم واصل کر دے... کوئی قانون، کوئی آئین اور کوئی کلیہ اور ضابطہ پڑھنے پڑھانے، سیکھنے سکھانے کا وقت نہیں ہے! اس قانون نے آج تک کسی ایک گستاخ کو بھی سزا نہیں دی!...اُلٹا عاشقانِ مصطفیٰ اور محبانِ نبی ہی اس قانون کے ذریعے سولیوں پر جھولتے رہے! سنیں شیخ انور العولقی رحمہ اللہ کیا فرما رہے ہیں!

> ”امام سے اجازت لینے کا یہ مسئلہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب اور شان اس سے بہت اونچی ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر امام سے بڑھ کر ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملے میں کسی حاکم کی اجازت کی ضرورت نہیں! کسی حاکم کا اتنا مرتبہ نہیں کہ وہ اس معاملے میں اپنی کوئی بات کہے! میرے عزیز بھائیو اور بہنو!!! یہ یاد رکھیے کہ ہم کس کی بات کر رہے ہیں۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کر رہے ہیں! وہ جن کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے دفاع کے لیے کسی کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خاص ہیں اور یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سب سے الگ ہے اور ان کے لیے خاص احکام ہیں۔ یہ اجازت کے اصول ان کی ذات کے لیے نہیں ہیں! صلی اللہ علیہ وسلم!!!“۔

لہٰذا پہلے ہی بہت تاخیر ہو چکی! ان ملعونین کے پشت پناہ پورے نظام کو اکھاڑ پھینکنے کی جدوجہد میں مجاہدین کے ہم رکاب ہو جائیں! ناپاک فوج کی دین دشمنی اور شریعت بے زاری کا مزہ اسے چکھا دیجیے! اب ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے جامِ کوثر اپنے حلق میں اتارنا ہے تو ان ملعونین کو ذبح کرنا فرض ہے! اسی صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا سہارا بھی حاصل ہو گا اور جام کوثر انڈیلتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے افلحت الوجوہ کا مژدہ بھی سنائی دے گا! وگرنہ... شامتِ اعمال کے باعث شاهت الوجوہ کی وعید سننے کے لیے تیار رہیے!

اللهم انا نعوذبك من قهرك وغضبك وسخطك وعقوبتك ونسالك حبك وحب نبيك وشفاعته ومرافقته فى الجنة الاعلیٰ

☆☆☆☆☆

رجوع الی اللہ

حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب نوراللہ مرقدہ

دورِ حاضر کی نت نئی ایجادات اور خیرہ کن اختراعات نے معاشرے کے آسودہ حال افراد کی زندگی ایسی حیران کن سہولیات و آسائش سے لبریز کردی ہے، جن کا تصور گزرے ہوئے ادوار کے عیش پرست اور سہولت پسند امرا و سلاطینِ وقت کے حاشیۂ خیال میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ آج کے آدمی کی زندگی ایسے بیسیوں ساز و سامانِ تعیش سے لبریز ہے جو سائنس و ٹیکنالوجی کی منہ زور ترقی کے نتیجہ میں ایجاد ہوئے۔ زندگی کی رگوں میں موجود خون میں پہلے سے زیادہ تیزی اور گرم جوشی در آئی ہے۔ حضرت انسان کی جگہ مشین نے لے لی، جو کام پہلے سالوں، مہینوں اور دنوں پر محیط تھا، وہ آج چند لمحوں اور منٹوں میں انجام پاتا ہے۔ دنیا سمٹ کو ایک گاؤں، ایک بستی اور ایک قریہ کی صورت اختیار کر چکی ہے۔

نت نئی ایجادات اور حیران کن اختراعات نے زمانہ کی اقدار یکسر بدل کرر کھ دیں۔ تہذیب و تمدن اور ثقافت و کلچر نے ایک طویل جست لگا کر صدیوں کا سفر، چند عشروں میں طے کیا۔ ان ترقی پذیر انقلابات و تغیرات نے لازمی طور پر انسانی ذہن پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے۔ اس صورت حال نے انسان کو ترقی کی دوڑ میں شامل ہونے اور تہذیب و تمدن کے نئے سانچے میں خود کو ڈھالنے، راحت و سہولت کے حصول کے لیے ہر طرح کے اسبابِ تعیش سے لطف اندوز ہونے پر مجبور کر دیا۔ نتیجتاً آج کے انسان کی زندگی کی دہلیز پر طرح طرح کی آسائش کے سامان اور سہولیات پہنچ چکی ہیں۔

جس المیہ کا ذکر ہم کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس حیرت انگیز ترقی کے باوجود آج کا انسان سکون و راحت کے بے محابا اسباب اور بے کراں وسائل کے ہجوم میں بھی راحت و سکون، ذہنی آسودگی اور فارغ البالی سے محروم، مصیبتوں اور پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

اللہ تعالیٰ نے ایمان کی جو دولت اور اسلام کی جو نعمت انسان کو عطا کی ہے اس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ انسان پر اس کے بے شمار انعامات ہیں۔ جنہیں بلاشبہ ہم اپنے حیطۂ حساب میں لانے کی قدرت نہیں رکھتے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَةَ اللّهِ لاَ تُحْصُوهَا (النحل:۱۸)

"اگر تم اللہ کی نعمتوں کا حساب لگانے بیٹھو تو (اپنے ارادہ کی تکمیل سے عاجز آکر) ان کا حساب کتاب نہیں کر سکو گے"۔

ان بے حساب انعامات میں "اسلام" سب سے بڑی نعمت اور سب سے عظیم دولت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اپنے خالق و رازق کی ذات کے تعارف کا ایک ناگزیر وسیلہ ہے۔ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کی معرفت کا حصول ناممکن ہے۔ اس نعمت کے قبول کر لینے سے انکار و اعراض کے نتیجہ میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی معرفت سے محروم ہیں، ان کی بدقسمتی کی کوئی حد نہیں۔ المیہ یہ ہے کہ یہ بدنصیبی اور بدقسمتی ہم مسلمانوں کے حصہ میں بھی آئی۔ نام کے مومن اور مسلمان ہیں، لیکن معرفت خداوندی کے ذرائع و اسباب سے روگردانی کر کے، اپنے دل کو اس کی یاد سے معمور کرنے کی بجائے، اسے دنیاوی امنگوں اور آرزوؤں کا مدفن بنا کر اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی معرفت کو یکسر فراموش کر گئے ہیں۔ پریشانیوں، مصیبتوں اور آزمائشوں کے صبر آزما موسموں سے نجات پانے کے لیے غیر مسلموں کی روش اختیار کرتے ہوئے اب مسلمان بھی مادی اسباب و وسائل کے اندر نجات کی راہیں تلاش کر رہے ہیں۔

اقتدار کی سطح پر جو لوگ اس نوعیت کی صورت حال سے دوچار ہیں، ان کی روش زیادہ الم ناک ہے۔ اپنے سے زیادہ مستحکم اور طاقت ور عناصر کے سامنے دامن پھیلانے، دستِ سوال دراز کرنے، اللہ تعالیٰ کی بجائے اپنی خارجہ و داخلہ پالیسیوں کو باہر سے درآمدہ احکامات کی زنجیروں میں جکڑنے کے طرزِ عمل پر جتنا افسوس کیا جائے، کم ہے۔ لیکن طاقت ور ترین مادی اسباب پر اعتماد کرنے کے باوصف اجتماعی اور انفرادی سطح پر مصائب کے گرز اور آلام کے کوڑے بدستور برس رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دوری اور دین سے مہجوری مصائب و آلام میں مزید اضافہ کا سبب بنتی ہے۔ ہمارے دین و مذہب میں اس بحران سے نکلنے کا صرف ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے دست کش ہو جائیں، اس کے ساتھ تعلق جوڑ کر اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت اور گناہ بکثرت ہوں تو اس کا وبال مصیبتوں اور پریشانیوں کی صورت میں آپڑتا ہے۔ دل بے چین رہتا ہے، کسی پل چین نہیں آتا، قرار حاصل نہیں ہوتا، ایک بے کلی کی سی کیفیت طاری رہتی ہے۔ جسے نہ دواؤں سے رفع کیا جا سکتا ہے، نہ دنیاوی جاہ و جلال سے، نہ دولت کے انبار اور سہولتوں اور آسائشوں کے ہجوم کا رسے۔ بس اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع و انابت اختیار کی جائے کہ ہر دور کا درماں اسی میں ہے اور ہر مرض کا علاج اسی کی بارگاہ میں۔ وہ خود کہتا ہے:

"اگر تم ایک بالشت میرے قریب آؤ تو میں ایک ہاتھ آگے بڑھوں"۔

وہ خود کہتا ہے کہ تم مجھ سے مانگو تو تمہاری مرادیں پوری کر دوں۔ لیکن آج پوری امتِ مسلمہ پر غفلت کی مہیب چادر پھیلی ہوئی ہے، جس کے نام لیواؤں کو اس بے ثبات دنیا کی ہنگامہ خیزیوں کی وجہ سے دین کی لازوال تعلیمات پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اختیار کرنے کے لیے فرصت نہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہمارا حال اممِ سابقہ کی طرح ہوتا جارہا ہے، جو دنیا کی لذت کیشی اور لطف اندوزی میں بدمست ہو کر خدا کو بھول گئیں تو ان سے زمین کی سیادت سلب کر لی گئی، انہیں خطرات نے آگھیرا، مصیبتیں اور پریشانیاں اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ ان پر برس پڑیں۔ یوں انہیں اپنے کیے دھرے کا مزہ دنیا ہی میں چکھنا پڑا۔

امت مسلمہ کی موجودہ صورت حال کا سابقہ امم سے موازنہ کیا جائے تو دونوں کے درمیان ان کے اعمالِ بد کے نتیجہ میں دی گئی سزاؤں ، بربادیوں اور تباہ حالیوں کے لحاظ سے کئی مماثلتیں سامنے آتی ہیں۔ آج کے مسلمان انفرادی اور اجتماعی سطح پر اندر سے ٹوٹ پھوٹ ، اختلاف وانتشار اور تشتت وافتراق کا شکار ہے۔

اگر زندگی کے معمولات کو اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے آج مختلف زاویوں اور مختلف پہلوؤں سے تدابیر اختیار کی جارہی ہیں۔ مسلمانوں کو دین سے قریب لانے کے لیے علمائے ربانیین نے دنیا بھر میں مدارس وجامعات اور دینی قلعوں کا نیٹ ورک قائم کیا ہے۔ تبلیغ کی محنت اور جدوجہد بھی قابل قدر ہے۔ اہلِ ثروت میں سے بیش تر مخیرینِ اسلام 'اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا سرمایہ صرف کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود نتائج سود مند نہیں۔ مختلف حوالوں سے جاری جدوجہد کے جن ثمرات کے برآمد ہونے کی توقع اور امید تھی، مسلمانوں کے کردار اور قول و عمل کے مظاہر میں ان کا پر تو نظر نہیں آتا۔ اس کی کلیدی اور بنیادی وجہ یہ ہے کہ انابت الی اللہ اور تعلق مع اللہ میں غیر معمولی کمی ہے۔ نتیجتاً اپنی حاجت براری کے لیے بارگاہِ ایزدی میں دستِ سوال دراز کرنے اور اپنی کوتاہیوں پر استغفار اور توبہ کرنے کے نیک عمل کے لیے دل آمادگی ظاہر نہیں کرتا۔ اس لیے کہ اس پر غفلت وشقاوت کی دبیز تہیں جم چکی ہیں۔

ہم مسلمانوں کی رہبری کے لیے انبیائے علیہم السلام کا اسوہ ہی کامیابی کا ضامن ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عملِ مبارک اپنی نگاہوں کے سامنے رکھیں۔ اگلی پچھلی کوتاہیوں کی معافی کی نوید سنانے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شبِ زندہ داری اور آہِ سحر گاہی میں کمی نہیں آئی۔ پوری رات عبادت میں مشغول رہتے۔ روایت میں آتا ہے کہ نماز اس قدر طویل فرماتے کہ پاؤں میں ورم آجاتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کامیابیاں اور کامرانیاں عطا کی گئیں اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مشکل کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ فرماتے اور اس قدر گڑگڑا کر روتے کہ صحابہ کرام کو ترس آنے لگتا۔ غزوۂ بدر کے اعصاب شکن ماحول میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی رقت آمیز دعا فرمائی کہ صحابہ کرام متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھی ترس آیا۔ عرض کی "حسبك يا رسول الله" بس کریں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اتنا ہی کافی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زاروقطار روتے رہے اور اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انابت اور رجوع کا تو یہ حال تھا، لیکن ان کے نام لیوا امتیوں کے لیے آج دعا ایک رسم بن گئی ہے۔ انہماک اور استغراق کی وہ کیفیت باقی نہ رہی جو دعا کی قبولیت کے لیے شرط ہے۔

پوری امت ذلت وخواری میں مبتلا ہے۔ حالانکہ یہ ذلت وخواری یہود کے حصہ میں آنی چاہیے تھی۔ قرآن میں تو یہود کے بارے میں آیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں مبتلا ہیں، جس کے سبب وہ ذلت وخواری کی زندگی بسر کریں گے۔ لیکن آج صورت حال اس کے برعکس ہے۔ ذلت وخواری ہمارا مقدر بنی، اس لیے کہ ہم نے ادھورے مسلمان رہنے کو ترجیح دی۔ اپنی حالت بدلنے اور مومنِ کامل بننے کی فکر نہیں کی۔ ہمارے اعمال رسم بن گئے ہیں، ان میں نفسانیت آگئی ہے۔

ہمارے اسلاف کے لیے اللہ تعالیٰ نے دین پر چلنا نہایت سہل بنادیا تھا۔ کیونکہ انہوں نے محنت ومشقت کرکے اپنے اندر فنائیت للہ کی صفت پیدا کی تھی۔

حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ اور حضرت رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے صاحب زادے بالترتیب محمد احمد اور حکیم مسعود احمد، شیخ الہند رحمہ اللہ کے ہاں مقیم تھے۔ محمد احمد ان کے شاگرد اور حکیم مسعود ان کے مرید تھے۔ شیخ الہند رحمہ اللہ نے ان دونوں کو چارپائی پر بٹھایا اور خود زمین پر تشریف فرما ہوئے۔ اسی مجلس میں آپ نے ان سے فرمایا:

> "محمد احمد، آپ میرے استاذ کے صاحب زادی ہیں اور حکیم مسعود احمد آپ میرے مربی کے بیٹے ہیں، میں نے آپ کا حق ادا نہیں کیا۔ آپ سے معذرت چاہتا ہوں، اگر آپ کے والدین میرے رویہ کے ابرے میں دریافت کریں تو خدا کے لیے میری رعایت رکھنا اور مجھے رسوانہ کرنا"۔

اپنے شاگردوں کے ساتھ ادب واحترام کی انتہا! سبحان اللہ! اس کی ایک ہی وجہ تھی، ان کا دل اللہ تعالیٰ کی معرفت سے معمور تھا۔ وہ فنا فی اللہ تھے، انہیں اپنی حیثیت معمولی اور ہیچ نظر آتی تھی۔ ہمارے ہاں یہ کردار اور یہ عمل ناپید ہے۔ قابلیت اور لیاقت اور زبان کی جادوگری کا طلسم تو ہر طرف چھایا ہوا ہے لیکن اندر سے کھوکھلے ہیں، دل اللہ تعالیٰ کی معرفت سے خالی ہیں۔

معرفتِ الٰہی کے حصول کے لیے اہلُ اللہ کی مجالس میں پابندی سے حاضری اور ان کی صحبت اختیار کرنا ضروری ہے۔ گناہوں کے ارتکاب سے اجتناب واستغفار کا اہتمام سے التزام کیا جائے اور اپنے ظاہری و باطنی اعمال اور امور میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کا اہتمام کیا جائے کہ جو کچھ ملتا ہے، وہیں سے ملتا ہے اور جو کچھ ہوتا ہے، اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین

وصلی اللہ علی خیر خلقه و آلہ وصحبہ اجمعین

"آج مسلمانوں اور مغرب کے درمیان جنگ شدت پکڑتی جارہی ہے۔ آپ کو کسی سول گروپ، سیاسی پارٹی، اپنے کسی پڑوسی یا پھر رفیق سے ہمدردی کے چند الفاظ کے عوض بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ مغرب عنقریب اپنے ہی مسلمان شہریوں کے خلاف حرکت میں آنے والا ہے"

شیخ انور العولقی رحمہ اللہ

طریقِ قربِ الٰہی

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہ

تسلیم ورضا کے مقام کی حیثیت:

دنیا والے تو ذرا سی مصیبت سے بدحواس ہو جاتے ہیں مگر اللہ والے کبھی بدحواس نہیں ہوتے، ان کو اللہ عتالی نے تسلیم ورضا کا جو مقام دیا ہے اس کی برکت سے وہ ہر وقت اپنے مالک سے راضی رہتے ہیں۔ حکیم الامت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو حالات بھی پیش آئیں وہ مومن کے لیے خیر ہیں، یہ عقیدہ رکھنا فرض عین ہے، جیسے نماز فرض ہے۔ ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کا مزاج کیسا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ میرا مزاج کیا پوچھتے ہو، میرے مزاج کے مطابق ساری دنیا میں کام ہو رہا ہے۔ اس شخص نے کہا آپ اتنے بڑے آدمی ہیں کہ گویا اللہ میاں آپ سے پوچھ کر کام کرتے ہیں، آپ کے مزاج کے مطابق سارے کام ہوتے ہیں۔ کہنے لگے کہ آپ میری بات سمجھے نہیں، میں نے اپنے مزاج کو اللہ تعالیٰ کی مرضی میں فنا کر دیا ہے، اب میری مرضی اور اللہ کی مرضی ایک ہو گئی ہے۔ لٰہذا جو کام ہوتا ہے ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ کی مرضی سے ہوا ہے چنانچہ ہم اس پر راضی رہتے ہیں اور ہر وقت چین سے رہتے ہیں۔ تسلیم ورضا اور رضا بالقضاء اسی کا نام ہے۔

سوءِ قضا سے پناہ مانگنے کی مسنون دعا:

لیکن سوءِ قضا سے پناہ مانگنے کا حکم ہے، حدیث پاک کی دعا ہے کہ اللهمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔ ہمارے گناہوں کی وجہ سے آسمان سے جو فیصلے ہمارے لیے مضر نازل ہوتے ہیں ان سے پناہ مانگو، اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ سوءِ قضا کو حسنِ قضا سے تبدیل کر دیں گے، ان شاءاللہ۔

جس کو اللہ تعالیٰ کا تعلق نصیب ہو جاتا ہے اس کو رشکِ جنت زندگی دنیا ہی میں مل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں سب کو یقین ہے کہ لیس کمثلہ شیء ان جیسا کوئی نہیں ہے، نہ دنیا میں نہ جنت میں نہ آخرت میں، نہ یہاں نہ وہاں۔

یہ عقیدہ ہر مسلمان کا ہے۔ اور دوسری آیت ہے ولم یکن لہ کفوا احد اللہ کی برابری کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ جب ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ہم سر، کوئی برابری کرنے والا نہیں ہے۔ کوئی کفو نہیں ہے، تو یہ بھی سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کے نام کی مٹھاس کا بھی کوئی کفو اور برابری کرنے والا نہیں ہے، چاہے وہ جنت کی حور ہو یا دنیا کے شامی کباب اور پراٹھے ہوں۔ اللہ کی مثل نہ دنیا میں کوئی لذت ہے نہ آخرت میں کوئی لذت ہے اور نہ جنت میں کوئی لذت ہے۔

تعلق مع اللہ کے حصول کے تین اعمال:

دوستو! اللہ تعالیٰ کے عاشقوں نے دو جہاں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے نام کی بے مثل لذت اپنی روحوں میں درآمد کر رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اس لذت کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمادیں۔ لیکن کامیابی کام سے ہوتی ہے، ہم لوگ باتیں بناتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس سے تصوف آجائے گا

؎ کامیابی تو کام سے ہو گی نہ کہ حسنِ کلام سے ہو گی
ذکر کے التزام سے ہو گی، فکر کے اہتمام سے ہو گی

اللہ کو حاصل کرنے کے لیے تین ہی باتیں ہیں: صحبتِ اہل اللہ، دوامِ ذکر اللہ اور تفکر فی خلق اللہ۔ اللہ والوں کی صحبت کا اختیار کرنا، ذکر اللہ پر دوام رکھنا یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر پر ہمیشہ قائم ودائم رہو اور تفکر فی خلق اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بارے میں سوچتے رہو کہ آسمان وزمین، چاند اور سورج کس لیے بنائے؟ لٰہذا غفلت سے نہ کھاؤ پیو۔ جس روٹی کے بننے میں چاند وسورج، زمین وآسمان اور سمندر وپہاڑ کی خدمات شامل ہیں آپ نے ایسے ہی لی!

؎ ابر و باد و ماہ و خورشید ہمہ در کار اند

یعنی ہوا، سورج، چاند، آسمان اور زمین تمہارے غلے اور روٹی بنانے کی خدمات میں لگے ہوئے ہیں، لٰہذا جب تم روٹی کھاؤ تو غفلت سے نہ کھاؤ، بار بار اس کو سوچو کہ اللہ نے یہ دنیا کیوں بنائی؟ اور اس دنیا کو قلب میں مت آنے دو۔ بنگلہ دیش میں ہم دریا میں سفر کر رہے تھے، ایک جگہ پانی کم ہو گیا تو کشتی زمین سے لگ گئی، لٰہذا سب کو اترنا پڑا اور کشتی کو دھکا لگانا پڑا۔ جب پانی گہرا آگیا تو کشتی چلنے لگی تو میں نے کہا دیکھو کشتی کے لیے پانی اتنا ضروری ہے کہ اگر پانی نہ ہو تو کشتی چل نہیں سکتی لیکن یہی پانی اگر کشتی کے اندر جائے تو کشتی ڈبو دے گا۔ اسی طرح دنیا کمانا زندگی گزارنے کے لیے ضروری تو ہے لیکن اگر دل میں گھس گئی تو ڈوب جاؤ گے۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا عمدہ مثال دی ہے کہ جو کشتی اور پانی کا تعلق ہے وہی دنیا اور آخرت کا تعلق ہے، دنیا خوب کماؤ لیکن دل میں نہ گھسنے دو اور اس کے لیے ضرورت ہے صحبتِ اہل اللہ کی ورنہ دنیا کی محبت دل میں ضرور گھس جاتی ہے۔ جو روحانی ماہرین قلب ہیں وہ بتاتے یہاں کہ کون سا اسکرو اور کون سانٹ ڈھیلا ہے، دنیا کا پانی کہاں سے آرہا ہے، جیسے ماہر کشتی بان بالٹی سے پانی پھینکتا رہتا ہے، کشتی میں جمع نہیں ہونے دیتا... ایسے ہی شیخ، اہل اللہ اور صالحین کی صحبتیں اور ذکر وفکر آدمی کے قلب سے دنیا کی محبت کا پانی نکالتی رہتی ہیں۔

ورنہ پھر یہ ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ دنیا کی محبت اسے ڈبو دیتی ہے، اسے نہ نماز کی فکر رہتی ہے نہ جماعت کی، نہ اس کو ماں باپ کے آداب کی فکر ہے نہ ذکر وفکر کا مزہ، بس ہر وقت یہی فکر ہے کہ آج یہ دوکان بنالو، کل وہ مکان بنالو، آج یہ کر لو کل وہ کر لو۔ اور ہوتے ہوتے اسکیمیں بناتے ایک دن عزرائیل علیہ السلام آگئے اور تب معلوم ہوا کہ دنیا میں تو ہمارا کچھ

بھی ہیں ہے۔ جس کو ہم سمجھتے تھے کہ ہمارا ہسپتال، ہماری خانقاہ اور ہماری سنگ مرمر کی مسجد ہے، معلوم ہوا کہ اختر فوت ہو گئے اور قبر میں اکیلے گئے، اس وقت صرف اللہ نے جو نیک اعمال قبول کیے وہی کام آئیں گے۔ اس لیے دوستو! دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری سے غافل نہ ہونا، اس پر مجھے اپنا ایک اردو شعر یاد آیا

دنیا کے مشغلوں میں بھی یہ باخدا رہے

یہ سب کے ساتھ رہ کر بھی سب سے جدا رہے

یہ اللہ والوں کی تعریف کر رہا ہوں۔ بس سب کے ساتھ رہو مگر سب سے جدا رہو۔ جب ذکر کا وقت آ جائے اور تسبیح اٹھاؤ تو کوئی یاد نہ آئے سوائے اس کے کہ کوئی شرعی مجبوری ہو۔ ذکر کے بعد پھر ماں باپ، بیوی بچوں اور دوستوں کی خدمت کرو، سب کے ساتھ رہو۔ ان شاءاللہ رشکِ جنت زندگی رہے گی۔ جن لوگوں کو اس کا ذائقہ معلوم نہیں، واللہ قسم کھا کر کہتا ہوں، ایک مسلمان کی قسم کی اہمیت ہوتی ہے۔

لذتِ عظمتِ نامِ خدا:

میں واللہ کہتا ہوں کہ آج لوگوں کو اللہ کے نام کی لذت اور مٹھاس کا صحیح علم نہیں ہے، ورنہ وہ اپنے تمام کاروبار بھول جاتے، ایک بزرگ فرماتے ہیں

؎ شاہوں کے سروں میں تاجِ گراں سے دردسا اکثر رہتا ہے

اور اہلِ صفا کے سینوں میں اک نور کا دریا بہتا ہے

اہلِ صفا، یعنی اہل اللہ۔ کیا ولی ہیں کہ سلطنت بھی ساتھ ہے اور دل میں اللہ کی محبت بھی رکھتے ہیں۔ ایک صحابی نے کسی بادشاہ کے دربار میں دستر خوان پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے، ایک لقمہ گر گیا، انہوں نے اس کو اٹھا کر صاف کیا اور کھانے لگے کہ ان کے برابر میں بیٹھے ہوئے ایک ساتھی نے کہا کہ ایسا نہ کریں ورنہ لوگ ہمیں حقیر سمجھیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا میں ان لوگوں کی خاطر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ دوں؟

دوستو! جب اللہ تعالیٰ اپنی عظمت عطا کرتا ہے تب آنکھیں کھل جاتی ہیں کہ میں کس کے ساتھ ہوں، مجھے کون دیکھ رہا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی معرفت اور عظمت مل جاتی ہے تو اس کا ہر لمحہ، ہر سانس رشکِ جنت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جنت کا خالق تو اللہ ہی ہے، جب نعمت دینے والا ساتھ ہوتا ہے تو نعمتوں سے بڑھ کر مزہ ملتا ہے۔

شکر پر ذکر کو مقدم کرنے کی وجہ:

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فاذکرونی یعنی اپنے ذکر کو مقدم فرمایا اور واشکروا لی کو بعد میں فرمایا۔ علامہ آلوسی رحمہ اللہ نے تفسیر روح المعانی میں بیان فرمایا کہ دیکھو شکر کو اللہ تعالیٰ نے بعد میں بیان کیا اور اپنے ذکر کو پہلے بیان کیا، تو شکر سے ذکر افضل کیوں ہے؟ فرمایا کہ ذکر کا حاصل نعمت دینے والے ساتھ مشغول ہونا ہے اور شکر کا حاصل نعمتوں میں مشغول ہونا ہے۔ الاشتغال بالمنعم افضل من الاشتغال بالنعمة منعم کے ساتھ مشغول رہنا نعمتوں کے ساتھ مشغولیت سے افضل ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فاذکرونی یعنی اپنے ذکر کو پہلے بیان کیا اور شکر کو بعد میں، جب کھاؤ پیو تو شکر کرو کہ یااللہ! تیرا شکر ہے، لیکن اللہ کی یاد کا درجہ پہلے ہے، ورنہ یہی نعمتیں، آپ کی کمائی آپ کے بچے کھائیں گے آپ کو کیا ملے گا؟ مان لیا کہ آپ نے بہت کما کر بچوں کو پال کر مال دار کر دیا، لیکن جب آپ قبر میں جائیں گے تو آپ کو کیا ملے گا؟

آپ قبر میں اپنے لیے کچھ نہیں لے جا سکتے، نہ کوئی موٹر، نہ کوئی مال و دولت، سوائے اعمال کے۔ اب جب آپ قبر کے اندر جائیں گے تو بچے آپ کے کیا کام آئیں گے؟ کوئی بچہ شکر یہ ادا کرے گا یا قیامت کے دن بخشوائے گا؟ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بیوی بچوں کی فکر مت کرو، بچے جب اللہ والے بن جائیں گے تو اللہ خود ان کے سب کام بنا دے گا۔ لہٰذا ان کو اللہ والا بنانے کی کوشش کرو۔ جب وہ خدا کے ہوں گے تو خدا ضرور ان کا کفیل ہوگا، اور اگر نالائق ہوں گے تو تمہارا سارا مال بھی نالائقی میں صرف کر دیں گے وہی مال تمہارے لیے وبال ہو جائے گا۔ بس تھوڑی سی محنت کر کے ان کو صالحین بنانے کی کوشش کرو۔

دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قلوب کو اپنی رحمت، اپنی محبت، اپنا یقین اور معرفت سے نوازش فرما دے۔ اللہ! ہمیں اپنے مرشدین اور بڑوں کی محبت، معرفت اور ان کی توقیر کی توفیق نصیب فرما دے۔

☆☆☆☆☆

"اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے طالبان تحریک، علم و عمل سے مزین ایک جہادی جماعت ہے۔ اس کی قیادت علما کے ہاتھوں میں ہے اور اس کے عام مجاہدین بھی بالعموم طلبائے علوم دینیہ ہیں' جو کوئی بھی اُن کو قریب سے جانتا ہے، یا جنگ و امن اور تنگی و فراخی کے حالات میں اُن کے ساتھ رہا ہے' وہ اس بات کا بخوبی ادراک رکھتا ہے کہ طالبان بحیثیت مجموعی اللہ سے ڈرنے والے، متقی اور شریعت پر کاربند لوگ ہیں۔ یہ حق کے متلاشی ہیں اور حق کی تلاش میں ایسے شرعی مسائل میں بھی احتیاط سے کام لیتے ہیں جن کے متعلق بہت سے عام لوگوں سے اگر پوچھا جائے تو وہ بے ساختہ اس کا جواب اپنی طرف سے دے ڈالیں اور کہیں کہ یہ تو بہت سادہ اور آسان مسئلہ ہے۔ طالبان تحریک کی تعریف میں اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ یہ عصر حاضر کی وہ واحد تحریک ہے کہ جس کی صفیں ہر سطح پر علمائے اکرام اور طلبہ علوم دینیہ پر مشتمل ہیں، یہی بابرکت طبقہ امارت کے قیام سے قبل اس کو چلا رہا تھا، اسی نے دورانِ ایام امارت اس کی قیادت سنبھالے رکھی، اور ان شاءاللہ یہی طبقہ امارتِ اسلامیہ کے دوبارہ قیام پر بھی اس جہادی تحریک کو آگے لے کر چلے گا"۔

شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمہ اللہ

رنج و غم، مصیبت و تکلیف اور مشکل و پریشانی کے وقت کی دعائیں

ترتیب: مولانا کفایت اللہ سنابلیؔ

لَاإِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (الأنبياء: ۸۷)

سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا پڑھتے تھے اور یہ ایسی دعا ہے کہ جب بھی کوئی مسلمان شخص اسے پڑھ کر دعا کرے گا تو اللہ تعالی اس کی دعا قبول فرمائے گا''۔(سنن الترمذی)

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَاإِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (التوبۃ: ۱۲۹)

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح وشام سات مرتبہ یہ کلمات کہے اللہ تعالی اس کی دنیا وآخرت کی پریشانیوں کے لیے کافی ہو جائے گا۔(عمل الیوم واللیلۃ لابن السني)

أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (الأنبياء: ۸۳)

ایوب علیہ السلام مصیبت کے وقت ان الفاظ میں دعا کرتے تھے جیسا کہ قرآن میں ہے۔

لَاإِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ العَظِيمُ الحَلِيمُ، لَاإِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ، لَاإِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الأَرْضِ، وَرَبُّ العَرْشِ الكَرِيمِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کی حالت میں یہ دعا پڑھتے تھے (صحیح بخاری)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَمِّ وَالحَزَنِ، وَالعَجْزِ وَالكَسَلِ، وَالبُخْلِ، وَالجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے (صحیح بخاری)

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو بھی کوئی مصیبت لاحق ہوئی اور اس نے یہ کلمات پڑھے تو اللہ تعالی اسے نعم البدل عطا فرمائے گا۔(صحیح مسلم)

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سخت تکلیف و پریشانی کا معاملہ درپیش ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے (سنن الترمذی)

اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَاإِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پریشان حال شخص کے لیے یہ دعا ہے (سنن ابی داؤد)

أَللّٰهُ أَللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دکھ اور پریشانی کی حالت میں یہ دعا پڑھنے کے لیے کہا (سنن أبي داؤد)

اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، ابْنُ عَبْدِكَ، ابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَنُورَ صَدْرِي، وَجِلَاءَ حُزْنِي، وَذَهَابَ هَمِّي

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو جب بھی کوئی مصیبت اور غم لاحق ہو اور وہ یہ کلمات پڑھ لے تو اللہ تعالی اس کی مصیبت و غم کو دور فرمادے گا اور اس کی جگہ خوشی عطا فرمائے گا۔(مسند أحمد)

اللَّهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلاً، وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلاً

الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ پریشانی کی حالت کی دعا ہے۔(صحیح ابن حبان)

☆☆☆☆☆

اہلِ عزیمت کے نام!

صبح نو ہم تو تیرے ساتھ نمایاں ہوں گے
اور ہوں گے جو ہلاکِ شبِ ہجراں ہوں گے
میری وحشت میں ابھی اور ترقی ہوگی
تیرے گیسو تو ابھی اور پریشاں ہوں گے
آزمائے گا بہر حال ہمیں جبرِ حیات
ہم ابھی اور اسیرِ غمِ دوراں ہوں گے
عاشقی اور مراحل سے ابھی گزرے گی
امتحاں اور محبت کے میری جاں ہوں گے
صدقۂ تیرگیٔ شب سے گلہ سنج نہ ہو
کہ نئے چاند اسی شب سے فروزاں ہوں گے
آج ہے جبر و تشدد کی حکومت ہم پر
کل ہم ہی بیخ کن قیصر و خاقاں ہوں گے
وہ کہ اوہام و خرافات کے ہیں صیدِ زبوں
آخر اس دام غلامی سے گریزاں ہوں گے

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ایمان کا جزو لا ینفک

آصف علی خان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہمارے ایمان کا جزو لا ینفک ہے۔ اس محبت میں فنا ہو جانے سے ہی ایمان کی تکمیل ہو سکتی ہے، قرآنِ کریم میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ

''یہ نبیِ مکرّم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے بھی زیادہ قریب اور حق دار ہیں''۔

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں ارشاد فرمایا:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اُس کے والد (یعنی والدین)، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں''۔ (متفق علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہمارے ماں باپ آپ پر قربان، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کیوں نہ کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تو رب کریم کی طرف سے عطا کردہ ہدایت تقسیم کرنے والے ہیں (انما انا قاسم واللہ یعطی)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعے ہمیں ایمان ملا، اسلام ملا، ہدایت ملی، علم ملا، عرفان ملا، سب نعمتیں ملیں، حتیٰ کہ خود رب (کی معرفت) بھی ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ملا۔ پیارے آقا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آل پر، آپ کے صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام غلاموں پر بے شمار صلاۃ وسلام ہو۔

خوش نصیب تھے وہ لوگ جنھوں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک زمانہ پایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور پوری زندگی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان کر دی۔ مگر قربان جاؤں میں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ ان کو بعد میں آنے والے ہم جیسے کم تر امتیوں کا بھی کس قدر خیال تھا کہ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ایمان لانے اور بن دیکھے محبت کرنے کے بارے انتہائی پیار بھرے الفاظ میں ذکر فرمایا، ملاحظہ فرمائیے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت میں سے میرے ساتھ شدید محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی تمنا یہ ہو گی کہ کاش وہ اپنے سب اہل و عیال اور مال و اسباب کے بدلے میں مجھے (ایک مرتبہ) دیکھ لیں''۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: کون سی مخلوق تمہارے نزدیک ایمان کے لحاظ سے سب سے عجیب تر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: فرشتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فرشتے کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ وہ ہر وقت اپنے رب کی حضوری میں رہتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: پھر انبیاء کرام علیہم السلام۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور انبیاء کرام علیہم السلام کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر تو وحی نازل ہوتی ہے، انہوں نے عرض کیا: تو پھر ہم (ہی ہوں گے)۔ فرمایا: تم ایمان کیوں نہیں لاؤ گے جب کہ بنفس نفیس میں خود تم میں جلوہ افروز ہوں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مخلوق میں میرے نزدیک پسندیدہ اور عجیب تر ایمان ان لوگوں کا ہے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ کئی کتابوں کو پائیں گے مگر (صرف میری) کتاب میں جو کچھ لکھا ہو گا (بن دیکھے) اس پر ایمان لائیں گے''۔ (صحیح مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میں نے یہ خواہش کی کہ میں اپنے بھائیوں سے ملوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو لیکن میرے بھائی وہ ہوں گے جو مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہو گا''۔ (مسند احمد)

حضرت عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا: (یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے حالانکہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تک نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی حالانکہ آپ کو دیکھا تک نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کے لیے خوش خبری ہے، ان کے لیے خوش خبری ہے کہ وہ ہم میں سے ہی ہیں''۔ (طبرانی)

(بقیہ صفحہ ۷ اپر)

ہاں! ہم اس معاملے میں تنگ نظر ہیں!

ابو بکر قدوسی

جی ہاں میرا ایک ہی بیٹا ہے... مجھ کو اس سے بہت محبت بھی ہے اور ہماری بہت زیادہ دوستی بھی... ابھی گزرے روز اسلام آباد سے گھر واپس آیا، راستے میں گاڑی خراب ہو گئی، اس کی ماں کی جان حلق میں اٹکی رہی کہ بارہ گھنٹے سرِ راہ کھڑا رہا... میں بھی مضطرب...

اتنی محبت آپ کو بھی ہوتی ہے نا اپنی اولاد سے؟ بیٹے قوت ہوتے ہیں، بندے کا غرور ہوتے ہیں، مان ہوتے ہیں، اور کبھی اخلاق عالیہ کا مظہر ہوں تو بندے کی پہچان ہوتے ہیں... ہوتے ہیں نا؟

اور ہاں سنیے! ماں باپ یہودی ہوں، عیسائی ہوں، ملحد یا ہندو... جو بھی ہوں اگر کبھی مصیبت آ جائے، کوئی طوفان، کوئی موذی بلا، کوئی ہنگام کہ جان لینے کو آ جائے... کیا کرتے ہیں؟... یہی نا اپنی جان پر لے لیتے ہیں اور اپنے اپنے بیٹوں کو بچاتے ہیں.. جی ہاں ہم مسلمان بھی آپ سے ہی جذباتی ہیں، آپ جیسے ہی محبت کرنے والے ماں باپ ہیں... بپھرے سمندر میں ایک تختہ بچے، جہاز ڈوب چلے تو ہم اس تختے کو اپنے اپنے بیٹوں کے لیے چھوڑ دیتے ہیں... اور

ایک آخری مسکراہٹ، ایک محبت بھرا بوسہ، آنکھوں میں اتری نمی چھپا کے... خود آرام سے ڈوب جاتے ہیں اور تختے کی جائے پناہ اپنے بیٹے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں... ہاں ہم مسلمانوں کو بھی اپنی اولاد سے آپ سا ہی پیار ہے... ہاں ہم بھی جیسے ہی ہیں...

آج بہت تکرار سے سمجھا رہا ہوں؟

حیران نہ ہوں... آپ کی "جہالت" نے مجبور کر کے رکھ دیا

واللہ! اگر میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کی حفاظت میں اس کی جان چلی جائے، اور میں اس کو کبھی نہ دیکھ سکوں... تو یہ کوئی مہنگا سودا نہ ہو گا... ہاں میں اس کو رو تو لوں لیکن اگر کبھی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی پر گرد لگی ہو اور کوئی آ کے مذاق میں کہے کہ "وہ دیکھو تمہارے نبی کی جوتی پر مٹی پر ہے"... مجھے پسند ہو گا کہ میرے بیٹے کے لہو سے وہ گرد صاف ہو جائے اور کوئی اس جوتے کو بھی گدلا نہ بول سکے!

اور ہاں سنو! میں تنگ نظر ہوں... ہاں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے معاملے میں بہت تنگ نظر ہوں اور مجھے اس تنگ نظری پر کوئی افسوس نہیں، کوئی پشیمانی نہیں نہ کوئی شرمندگی...

جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے واسطے ہمارے سفید داڑھیوں والے بزرگوں نے اپنے لہو سے شاہراہیں گل رنگ کیں... ان کی ذات عالی پر، اگر کوئی دشنام کرے گا، طنز کا تیر چلائے گا... تو واللہ! ہم بہت تنگ نظر ہوں گے...

ہاں! جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی حرمت کے واسطے ہمارے سفید ریش بزرگوں خود کو کٹوا لیا اس پر ہم کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے...

ہماری ذات پر ہزار اعتراض کر لو، ہمیں برا کہہ لو، جاؤ ہمیں دشنام کر لو، ہم سر جھکا کے سن لیں گے، خاموش رہ لیں گے، ہونٹ سی لیں گی کوئی شکایت لب پر نہ آنے دیں گے لیکن ان (صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس و مقدس پر کوئی اگر سوال اٹھائے گا تو واللہ ہم بہت تنگ نظر ہیں!

مغرب کے بد تہذیب اور یہاں کے ان کے مقامی چاکر... اگر اس حقیقت کو اور، اس جذبے کو جان سکیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ہماری اولادیں بھی قربان... ان کی ذہنی جہالت کبھی ان کو سوچنے اجازت دے، تو ان کو معلوم پڑے... کہ ہمارا ایمان ہم کو کیا سکھاتا ہے...

ہماری تربیت ہی یہ ہے... کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تو بہت بلند ہے... اگر کوئی یہ بھی کہے بقول اقبال کہ "تمہارے نبی نے قمیض میلی پہنی ہوئی تھی"... تو ہمارے لیے ناقابل برداشت ہے...

ہاں! ہم اس معاملے میں تنگ نظر ہیں... اور ہم کو اس پر کوئی شرمندگی نہیں!!!

☆☆☆☆☆

بقیہ: محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ایمان کا جزو لاینفک

"حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"خوش خبری اور مبارک باد ہو اس کے لیے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور سات بار خوش خبری اور مبارک باد ہو اس کے لیے جس نے مجھے دیکھا بھی نہیں اور مجھ پر ایمان لایا"۔ (مسند احمد)

تو آئیں آج ہم عہد کرتے ہیں کہ جیسا ہمارا کریم رب چاہتا ہے ہم ان شاءاللہ اخلاص نیت سے بالکل ویسا ہی بننے کی بھرپور کوشش کریں گے اور ہر اس بات سے بچنے کی کوشش کریں گے جس سے آخرت میں ذلت و رسوائی ہمارا مقدر ہو۔ اللہ رب العزت سے دل کی گہرائیوں سے التجا ہے کہ ہم سب کے دلوں کو نبی کریم صل اللہ علیہ وسلم کی محبت سے لبریز فرمادے اور ہمیں اپنے فرائض کو احسن طریقے سے پورا کرنے، اخلاص نیت سے سنتوں کا اتباع کرنے، ہر قسم کی بدعات و گمراہیوں سے بچنے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

غیرتِ مسلم زندہ ہے

محمد افضل مہر

قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی اور اپنے محبوب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کرنے والوں اور ایذا پہنچانے والوں کی مذمت میں متعدد مقامات پر وعیدات نازل فرمائیں اور انہیں دردناک عذاب سے ڈرایا' چنانچہ سورہ احزاب کی آیت نمبر ۵۷ میں اللہ عزوجل نے فرمایا:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا

''اور جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لیے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کرر کھا ہے''۔

اور سورہ المجادلہ آیت نمبر ۲۰ میں فرمایا:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحَآدُّوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗۤ اُولٰٓئِکَ فِی الۡاَذَلِّیۡنَ

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ نہایت ذلیل ہوں گے''۔

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ روح المعانی ص ۱۳۶ میں لکھتے ہیں:

''یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قول یا فعل کے ذریعے تکلیف پہنچانا کفر ہے جس سے انسان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ایسے اعمال سے بھی منع فرمایا گیا ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچنے کا احتمال ہو''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے اس دشمن کی خبر کون لے گا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی' میں حاضر ہوں' پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ گئے اور اسے قتل کر دیا۔

ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں بکا کرتی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے اس دشمن کو کون کیفرِ کردار تک پہنچائے گا' پس حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور اسے قتل کر دیا۔

مروی ہے کہ ایک دریدہ دہن آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا تا کہ وہ اسے قتل کر دیں۔

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ نگاہ نبوت میں شاتم رسول کی سزا قتل کے سوا اور کچھ نہیں ہے (المصنف عبدالرزاق ج ۵ ص ۳۰۷)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ایمان کا یہ عالم تھا کہ گستاخ رسول کا زندہ رہنا ان کو گوارا نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب انہیں معلوم ہوتا کہ فلاں شخص گستاخ رسول ہے تو اس کو قتل کرنے کے لیے جھپٹ پڑتے۔

فاتح بیت المقدس حضرت صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے جب بیت المقدس کو فتح کیا تو آپ نے عام معافی کا اعلان کیا۔ لیکن ساتھ میں یہ بھی فرمایا کہ آج ہر ایک کے لیے معافی ہے سوائے ایک شخص کے جس نے میرے پیارے آقا و مولیٰ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں گستاخی کی' جب تک اس گستاخ کو انجام تک نہیں پہنچاؤں گا چین سے نہیں بیٹھوں گا۔ اس گستاخ رسول نے پوری امت مسلمہ کو چیلنج کیا تھا کہ (نعوذ باللہ من ذالک) کہ کہاں ہے تمہارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آ کے بیت المقدس کو کیوں نہیں چھڑاتا! حضرت صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس گستاخ رسول کو تلاش کر کے سب لوگوں کے سامنے قتل کیا اور للکار کر کہا کہ اس سلطنت میں گستاخ رسول صلی اللہ عیہ وسلم کے علاوہ ہر ایک کو رہنے کی اجازت ہے۔ آپ نے اس گستاخ رسول کو چیلنج کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو چیلنج کرنے والے گستاخ! آج اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بیت المقدس کو آزاد کرنے آیا ہے۔ حضرت صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس گستاخ رسول کو واصل جہنم کرنے کے بعد سکون کا سانس لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر امتی کو ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرمٹنے کا عملی درس دیا کہ گستاخ رسو صلی اللہ علیہ وسلم کا انجام سوائے موت اور واصل جہنم کے اور کچھ نہیں (الروضتین فی اخبار الدولتین ج ۲ ص ۸۱۱)

ہر دور میں یہود و نصاریٰ نے اسلام اور مسلمانوں کو دنیا سے مٹانے کی ناپاک سازشیں کی ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں کیا کیا گستاخی کر رہے ہیں۔ اسے تحریر میں لاتے ہوئے قلم کانپتا ہے' قلب و جگر زخمی ہوتے ہیں اور روح تڑپتی ہے لیکن حالات کا تقاضا ہے اور وقت کی پکار یہ ہے کہ اس دور کے نوجوانوں کو بتادو کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر یہود و نصاریٰ کے ٹکڑوں پر پلنے والی گدھیں کس طرح حملہ آور ہو رہی ہیں۔ یہود و ہنود کبھی ڈراموں کے ذریعے، کبھی فلمیں بنا کر، کبھی کارٹون، کبھی سوشل میڈیا پر دریدہ دہنی اور کبھی تعصب خیز لٹریچر کے ذریعے مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر رہے ہیں۔ یہود و نصاریٰ اور اُن کے گماشتوں نے اس سارے عمل کو ''آزادیٔ اظہار'' کا نام دیا اور گستاخوں کے ناپاک ارادوں کا دفاع کیا۔

لیکن آج کا مسلم نوجوان لبوں پر مہرِ سکوت لگا کر خاموش بیٹھا ہے۔ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اس کے اسباب کیا ہیں؟ اے نوجوانو! اس کے اسباب صرف یہ ہیں کہ آج حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارا الفت و محبت کا رشتہ کمزور پڑ چکا ہے۔ تمہارے دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مدہم پڑ چکا ہے۔ تم میں غیرتِ فاروقیت موجود نہیں، جذبہ

اویسی تمہارے دلوں سے اٹھ چکا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر مر مٹنے کے جذبہ عظیم سے تم محروم ہو چکے ہو۔ تمہیں کانوں میں بالیاں، سر پر چوٹی باندھنے اور اغیار کے فیشن سے فرصت نہیں (اے یہود و نصاریٰ کی تقلید کرنے والو! یقیناً تمہیں اس حلیے میں دیکھ کر میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل دکھتا ہوگا)۔

ان بدبختوں کی گستاخیاں تمہارے سامنے ہیں پھر بھی تمہیں غصہ نہیں آتا، تمہارے جذبات نہیں بھڑکتے۔ لیکن نہیں! تم بھی غصے میں آتے ہو، تمہارے بھی جذبات بھڑکتے ہیں۔ لیکن کب! جب کوئی تمہاری ماں کو گالی دیتا ہے، جب کوئی تمہارے باپ کی توہین کرتا ہے۔ جب کوئی تمہارے جگری یار کے بارے میں نازیبا کلمات کہتا ہے۔

پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیو! فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ تم میں سے کوئی ایمان والا نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کے والدین اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دم بھرنے والو! آؤ دل و دماغ کی اتھاہ گہرائیوں میں اتر کر سوچتے ہیں جب میدان قیامت میں جمع ہوں گے، نفسا نفسی کا عالم ہوگا...ماں باپ' دوست یار کوئی کام نہیں آئے گا۔ اس وقت ایک ہی توذات پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہو گی جو عاصیوں کی امید گاہ ہو گی۔ اسی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سب کو حاضری دینی ہو گی۔ اگر پیارے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمالیا کہ تمہارے سامنے کبھی ڈراموں کے ذریعے ، کبھی فلمیں اور کبھی بھینسے جیسے پیجز بنا کر میری شان اقدس میں گستاخیاں کی گئیں 'تم نے کیا کیا؟ توہین آمیز خاکے اور تعصب خیز لٹریچر شائع کیے گئے 'تم نے کیا کیا؟ کیا ہمارے پاس ان سوالوں کے جواب ہیں؟ یاد رکھو! اگر خدانخواستہ شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم روٹھ گئے تو کیا کریں گے؟ سوچو! غور کرو! پھر کس کے دروازے پر شفاعت کی بھیک لینے جاؤ گے؟ کون اللہ عزوجل کے قہر و غضب سے بچانے والا ہو گا؟

اے مسلم نوجوانو! آج محبت رسول صلیاللہ علیہ وسلم ہم سے تقاضا کر رہی ہے کہ اپنی امڈتی ہوئی جوانیاں تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف کر دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر جان قربان کرنا یہ بہت بڑی کامیابی اور سعادت ہے اور ایسے شہید کا درجہ و مقام بہت بلند ہو گا۔ جو لوگ اللہ عزوجل کے نام پر مرتے ہیں وہ سدا زندہ رہتے ہیں اور جو اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت اور ناموس کے لیے جان کی قربانی دیتے ہیں انہیں تو رب بھی سلام کہتا ہے: سلام قولا من رب الرحیم

اے مسلم نوجوانو! خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، صلاح الدین ایوبی، غازی علم الدین شہید اور ممتاز قادری رحمہم اللہ کے جذبات لے کر اٹھو اور ان گستاخوں کا سراغ لگا کر انہیں کیفر کردار تک پہنچاؤ تاکہ حشر کے میدان میں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرخرو ہو سکو!

بتلا دو گستاخ نبی! کو غیرت مسلم زندہ ہے

آقا پہ مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

☆☆☆☆☆

''ہمارے دعوے! ہمارا اپنے بارے میں یہ گمان کہ ہم سے زیادہ دین کو کوئی نہیں سمجھا ، یہ جذباتی لوگ ان کو کیا سمجھیں گے؟ میرے نوجوان دوستو! آج اس دین کو ان جذبات ہی کی ضرورت ہے، آج اس دین کو اس عشق کی ضرورت ہے جو کتابیں کھول کر مسئلے نہیں پوچھتا کہ گستاخ رسول کی سزا کیا ہے! گستاخ رسول کے بارے میں کیا کرنا چاہیے اس کے دل کے اندر عشق کا سمندر غوطہ زن ہوتا ہے اور لہریں ایسے نکلتی ہیں کہ تمام باطل نظام کو بہا کر لے جاتی ہیں... تمام دشمنان اسلام کو ختم کر دیتی ہیں... اگرچہ وہ عورت کیوں نہ ہو اس کا سینہ چاک کر دیتی ہیں... اگرچہ وہ سردار قلعوں کے اندر کیوں نا چھپا ہو، حیلہ اور تدبیر کر کے اس کا سر کاٹ کے لے آتی ہیں... اگرچہ وہ سردار کتنا ہی چالاک اور مکار کیوں نہ ہو اس کا سر کاٹ دیا جاتا ہے، لیکن یہ گوارا نہیں کیا جاتا کہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے، ان کا نام لینے والے اس دنیا میں موجود ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ اس روئے زمین پر باقی رہے امریکہ اس کی حفاظت کرے...اس کی فوج اس کی حفاظت کرے...اس کے اتحادی اس کی حفاظت کریں تو یہ تمام نظام مل کر ان سب کی حفاظت کرے! نہیں، نہیں! دوستو اس نظام سے بغاوت کی ضرورت ہے! اس قانون سے بغاوت کی ضرورت ہے! ایسا قانون جو گستاخ رسول کو امان دے، ایسا نظام جو گستاخ رسول کی حفاظت کرے، ہم ایسے نظام کو نہیں مانتے ہم ایسے آئین کو نہیں مانتے وہ بھارت ہو یا پاکستان ہو، بنگلہ دیش ہو یا عالم عرب ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا اگر خانہ کعبہ کے غلاف سے بھی چھپ جائے اس کے پردوں میں بھی چھپ جائے خدا کی قسم! ہم کسی حاکم کی نہیں مانیں گے! ہم حکمرانوں کی نہیں مانیں گے! ہماری تلواریں، ہماری گنیں اس کا سر اڑا دیں گی! وعدہ کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اور اس عشق کو اس دل میں زندہ کر کے حقیقی معنوں میں اللہ کے لیے اپنی جانوں کو، ان جوانیوں کو جہاد کے اندر لگا دو گے! اس جہاد کو مضبوط کر لو! خلافت کا قیام عمل میں لے آؤ! اس باطل نظام کو ختم کر دو! پھر کسی کو جرات نہیں ہو گی کہ وہ یہ آئین بنائے، یہ قانون بنائے کہ وہ جو چاہے جس کے بارے میں کہتا رہے حتیٰ کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی کہتا رہے، پھر کسی کو ہمت نہیں ہو گی! اللہ رب العزت عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہماری جانوں کو قبول فرمالے، ہمارے اس کہنے کو قبول فرمالے اور عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر اللہ تعالیٰ ہماری ان جانوں کو لے لے''۔

مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ

علاج یہ ہے!!!

اسامہ سعید

ہمیں اختلاف ہے کسی بھی قسم کے سوشل میڈیا پر ''مطالباتی ٹرینڈز'' چلانے یا مطالباتی ریلیاں، احتجاج اور جلوس نکالنے سے، اس عنوان پر کہ توہینِ رسالت کے مرتکبین کو پکڑا جائے، یا ان کے پیجز وغیرہ بلاک کیے جائیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس، صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی حرمت و پاکیزگی ایک ایسی حقیقت ہے جیسے سورج کا ہونا ایک حقیقت ہے، بلکہ یہ تشبیہ بھی ان کی شان میں بہت چھوٹی ہے۔ خیر جیسے سورج کی طرف دیکھ کر تھوکنے یا چاند کی طرف دیکھ کر بھونکنے سے سورج و چاند کی رعنائیوں میں کوئی فرق نہیں پڑتا، بالکل اسی طرح ان مقدس ہستیوں کی حرمت ذرہ برابر کم نہیں ہوتی بلکہ بھونکنے والوں کی اوقات ظاہر ہو جاتی ہے!

بہر حال! نکتہ یہ ہے کہ ان مقدس ہستیوں کی حرمت کے تحفظ کے لیے یہ انتہائی بے معنی و بے مقصد امر ہے کہ چند ایک ریلیاں نکال کر، بعض ایک ٹرینڈز چلا کر، تھوڑا احتجاج و مظاہرے میں غم وغصہ دکھا کر پوری امت کی غیرتِ ایمانی کو دفن کر دیا جائے۔ روٹین کے احتجاجات کی طرح چند ایک احتجاج ہوں، دیگر مظاہروں کے مقابلے میں عوام کی شرکت نسبتاً زیادہ ہو، گرم جوشی سے تقریریں ہوں اور بس! سب گھر چلو! ذمہ داری ادا ہو گئی! عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا ہو گیا! اناللہ وانا الیہ راجعون!!!

اگر آپ کی حبِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی انتہا تھی تو خود کو اتنی تکلیف بھی نہ دیتے! آرام سے گھر میں بیٹھتے اور تماشہ دیکھتے، کیونکہ اس قسم کے احتجاج ایک عرصہ سے ہو رہے ہیں لیکن حکومت وریاست نے اگر سزا دی ہے تو ناموس رسالت کا دفاع کرنے والے ممتاز قادری علیہ الرحمہ کو دی ہے۔ آسیہ ملعونہ آج بھی زندہ ہے، گستاخانہ پیجز چلانے والے بلاگرز سلمان حیدر، وقاص گورایا وغیرہ گرفتار کیے گئے لیکن پھر چھوڑ بھی دیے گئے (اور گرفتاری بھی توہین رسالت کی وجہ سے نہیں بلکہ جرنیلوں کی توہین کی وجہ سے ہوئی تھی) نسیم کوثر ملعونہ آج بھی زندہ ہے! الغرض یہ کہ آپ کے انتہادرجہ کے موثر ترین احتجاج کا بھی اگر کوئی نتیجہ نکلے گا تو بہت سے بہت چند ایک پیجز بلاک کر دیے جائیں گے، اس سے بھی زیادہ کچھ ہوا تو کسی ایک آدھ کر گرفتار کرلیا جائے گا، لیکن نہ تو کسی کو پھانسی دی جائے گی، نہ سر قلم ہو گا! بلکہ اگر گرفتاری ہو بھی گئی تو سیکولر اور لبرل طبقہ پھر زور وشور سے میڈیا کی بے پناہ ہمدردیوں کے ساتھ میدان میں آجائے گا کہ یہ گرفتاری غیر قانونی ہے، بلکہ اگر کوئی قانون ہے بھی تو ظالمانہ ہے، وحشیانہ ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہاں سوال اٹھتا ہے کہ پھر کیا کیا جائے؟ اگر حقیقی محبت کا حق ادا کرنا ہے تو ایسا ٹرینڈ چلایا جائے کہ مسلمان انفرادی طور پر جہاں ان ملعونین کو پائیں، قتل کریں اور اگر مظاہرہ کرنا ہے تو مظاہرہ پریس کلب کے باہر نہ ہو، نہ پُرامن ہو! بلکہ وزیر اعظم ہاؤس اور ایوان صدر کے سامنے ہو۔ دھرنا ایسا ہو کہ جب تک ایک ایک ملعون گستاخ کو سرِ عام ذلت ورسوائی سے نہ مارا جائے، دھرنا جاری رہے! حیران ہونے کی ضرورت نہیں! یہی عوام، نواز شریف کی حکومت گرانے کے لیے مہینوں کا دھرنا دے چکی ہے! ریڈزون میں داخل ہو چکی ہے! تو یہاں اس معاملہ میں اتنا پھسپھسا احتجاج کیوں؟ اگر سیاست کے لیے پر تشدد احتجاج اور دھرنے جائز ہیں تو ناموس رسالت کے لیے ریاست اُلٹ دی جائے تو بھی کم ہے!

یاد رکھیں! ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کے ایک سچے عاشق کے لیے ایسا امن کوئی معنی نہیں رکھتا کہ جس امن کے تحت گستاخ زندہ رہے! اگر گستاخ کو ختم کرنے کے لیے امن تباہ ہوتا ہے تو ایک بار نہیں ہزار ہا بار ہو! ہمیں ایسا باطل امن نہیں چاہیے جس میں آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر بھونکنے والے کتے زندہ رہیں!

> ''آج اگر واقعی تمہارے دلوں کے اندر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق ہے... تم اگر یہ دعویٰ کرتے ہو کہ تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے ہو تو اس نظام کو کیوں اکھاڑ نہیں پھینکتے جو ان کو یہ اختیار دیتا ہے کہ ویڈیو بنائیں اور ان کا وزیر اعظم یہ کہے کہ ہم نہیں روک سکتے ہم نے ہر ایک کو آزادی دی ہے، امریکہ کا صدر یہ کہے کہ ہم کسی پر پابندی نہیں لگا سکتے... یہ آزادی اظہار ہے، یہ اپنی رائے کی آزادی ہے۔ تم اس آئین کی بات کرتے ہو... تم اس نظام کی بات کرتے ہو... اس نظام میں رہ کر جلسے جلوس کرتے ہو اس آئین کا احترام کرتے ہو... اس آئین کو اکھاڑ کیوں نہیں پھینکتے؟ اے نوجوانو! آج اٹھ جاؤ! کالجوں سے نکل آؤ! یونی ورسٹوں سے نکل آؤ! اے طلبائے کرام! ان مدارس سے نکل آؤ اور اسلاف کی یاد تازہ کر دو!... اس نظام کو اکھاڑ پھینکو... اس نظام کو پلٹ کے رکھ دو! اس کو آگ لگا دو... اس کے کارندوں کو تہس نہس کر دو جو میرے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کی اجازت دے دے۔ اس کے بغیر ڈر ہے کہ کہیں ایمان ہی دل سے نا نکل جائے، کہ بس مظاہرے کیے اور پھر گھر میں جا کر بیٹھ گئے کوئی تڑپا نہیں... کسی کی نیند خراب نہیں ہوئی... کسی نے اس بات کا خیال نہیں کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قیامت کے دن کس حال میں پیش ہوں گے، حوض کوثر پر ان سے کس حال میں ملاقات ہو گی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرمائیں گے کیا کوئی ٹیری جونز کو قتل نہیں کر سکتا تھا؟ کیا کوئی سلمان رُشدی کو قتل نہیں کر سکتا تھا؟ کیا کوئی تسلیمہ نسرین کو قتل نہیں کر سکتا تھا؟ تمہارے پاس تو پیسے بھی تھے... تمہارے پاس تو حکومتیں بھی تھیں... تمہارے پاس ایٹم بم بھی تھے... لیکن تم پھر بھی اسی نظام کو پوجتے رہے جو نظام ان کو یہ اختیار دیتا تھا کہ وہ میری شان میں گستاخی کریں اور پھر ان کا دفاع کریں''۔
>
> مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ

امت مسلمہ کے نام، امریکہ سے ایک درد بھری پکار

شیخ عمر عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کا چند سال قبل امتِ مسلمہ کے نام امریکی قید خانے سے لکھا گیا خط

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے، سرورِ انبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، ان کی آل پر اور ان کے وفادار ساتھیوں پر روزِ قیامت تک نزولِ رحمت ہو۔

اس جیل کے حالات 'جہاں میں مقید ہوں، بدترین اور انتہائی ناگفتہ بہ ہیں، اس کا اندازہ آپ مندرجہ ذیل باتوں سے کر سکتے ہیں:

- امریکی حکام مذہبی آزادی اور عبادت کرنے کی آزادی کے جو دعوے کرتے ہیں وہ سب ایک فریب اور جھوٹ کے سوا کچھ بھی ہیں، اکتوبر ۱۹۹۵ء میں اس جیل میں آنے کے بعد سے لے کر آج تک نہ تو مجھے جمعہ پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے اور نہ ہی باجماعت نماز ادا کرنے کی۔
- جیل میں مجھ سے انتہائی متعصبانہ اور ناروا امتیاز برتا جاتا ہے، جب دوسرے قیدی اپنی ضروریات کے لیے جیل انتظامیہ کو بلاتے ہیں تو محافظ فوراً ان کے پاس پہنچ جاتے ہیں، جب کہ میں گھنٹوں اپنی کوٹھڑی کا دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہوں لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملتا۔
- بال اور ناخن ترشوائے بغیر مہینوں گزر جاتے ہیں اور اپنا زیر جامہ تک مجھے اپنے ہاتھوں سے دھونا پڑتا ہے۔
- مجھے قیدِ تنہائی میں رکھا گیا ہے(یاد رہے کہ شیخ نابینا تھے، ذیابیطس کے مریض تھے اور ضعف وبڑھاپے کا شکار بھی تھے)اس حالت میں کوئی بھی میرا ساتھی اور مددگار نہیں، جو اور کچھ نہیں تو کم از کم میرا سامان وغیرہ درست کرنے میں میری مدد کر دے۔ دن رات کے کسی بھی لمحے میں میرے ساتھ گفتگو کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ مجھے کسی دوسرے قیدی کے ساتھ علیک سلیک کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ میری کوٹھڑی کے نزدیک کسی مسلم، غیر مسلم یا کسی ایسے شخص کی کوٹھڑی بھی نہیں جو عربی بول سکتا ہو، میرے دن خاموش ہیں، میری راتیں مکمل سکوت لیے ہوئے ہیں۔ یہ کس قدر اذیت ناک تنہائی اور کتنا بڑا ظلم ہے، ایسا کر کے وہ مجھے ذہنی اور جسمانی مریض بنادینا چاہتے ہیں تا کہ وہ مجھ سے مسلمان ہونے کا بدلہ لے سکیں۔ کیا یہ وہی انسانی حقوق ہیں جن کے شور سے ہوا کی لہریں اور ذرائع ابلاغ بھرے پڑے ہیں؟ انسانی حقوق کی دہائی دینے والے ہمیں صرف اس لیے مشقِ ستم بناتے ہیں کہ ہماری آواز کمزور ہے اور ہم بات کرنے کے قابل نہیں ہیں۔
- کیا آپ نے برہنہ تلاشی اور پوشیدہ اعضا کی پردہ دری کے بارے میں کبھی سنا ہے؟ کہ لوگ آئیں اور اوپر سے نیچے تک کپڑے اتار کر انسان کو اس حالت میں لے آئیں جس میں وہ پیدا ہوا تھا، خدا کی قسم! جب بھی کوئی دوست یا عزیز(حالانکہ امریکہ میں میرا کوئی رشتے دار نہیں، تمام عالمِ اسلام میرا خاندان ہے)مجھ سے ملنے آتا ہے تو میرے ساتھ یہ نازیبا سلوک کیا جاتا ہے۔ ایک ملاقات کے بدلے مجھے دو مرتبہ برہنہ کیا جاتا ہے۔ مجھ سے کہا جاتا ہے کہ تمام کپڑے اتار دوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ اتنی بات پر مطمئن ہو جائیں گے۔ جیل کا چیف گارڈ ''کرلنگ ڈے'' نامی ایک اور شخص اور جیل کے دوسرے بہت سے محافظ میرے پوشیدہ اعضا کی اچھی طرح تلاشی لیتے ہیں، میرے ارد گرد کھڑے ہو کر قہقہے لگاتے ہیں۔ میں اپنے ذہن کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے پوری امت مسلم سے یہ ضرور کہوں گا کہ وہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنے عقیدے کے مطابق زندگی بسر کریں۔

جب میں برہنہ حالت میں جھکا ہوا ہوتا ہوں تو محافظ میرے ارد گرد گھومتے ہوئے، میرے پوشیدہ اعضا کے اندر جھانکتے ہیں اور جو شخص میرا اس طرح معائنہ کرتے ہوئے زیادہ وقت لیتا ہے 'اسے داد و تحسین کی نظر سے دیکھا جاتا ہے کہ اس نے اپنا فرض نہایت تندہی سے سرانجام دیا۔

وہ میرے ساتھ ایسا انسانیت سوز اور ذلت آمیز سلوک اس لیے کرتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں اور اس طرح کے سلوک کو میرے رب نے منع فرمایا ہے۔ وہ ایسا کیوں نہیں کریں گے؟ انہیں تو ان کا شکار ہاتھ لگ گیا ہے، انہوں نے اپنی من چاہی مراد پالی ہے، وہ میرے جسم کے پوشیدہ اعضا میں کیا تلاش کرتے ہیں؟ کیا وہ میرے اعضا میں ان ہتھیاروں، دھماکہ خیز مواد اور منشیات کو تلاش کرتے ہیں جو میں اپنی کال کوٹھڑی سے اپنے احباب تک پہنچاتا ہوں؟ یا اپنے ملاقاتیوں سے لے کر اپنی کوٹھڑی میں لے جاتا ہوں؟ وہ ہر ملاقات کے بعد دو مرتبہ مجھ سے یہ ناروا سلوک کرتے ہیں۔ اس مشکل کی گھڑی میں شرمندگی اور ندامت سے میرا وجود پانی پانی ہو جاتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ اس سے پہلے یہ لوگ میری تذلیل کریں، زمین پھٹ جائے اور میرا وجود نگل لے... کیا یہ بات ان لوگوں کے لیے خوش کن ہو سکتی ہے جو اپنے دین اور اس کی عظمت کے محافظ ہیں؟

اے اخوت کے علم بردارو!

اے اپنے دین کی حفاظت اور احکام خدا کی تعمیل کرنے والو!

اے دین کی عظمت و وفا کے لیے قربانی دینے والو!

اے اللہ کے بندو!

اب تو گہری نیند سے بیدار ہو جاؤ!

اپنی گرجتی ہوئی آواز کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ!

اے اللہ کے بندو!

باہر نکلو تا کہ تمہاری آوازِ حق دنیا کے گوشے گوشے میں سنائی دے!

(بقیہ صفحہ ۲۵ پر)

جو اپنے عہد پر پہاڑوں کی طرح جمے رہے!

شیخ ابو محمد مقدسی حفظہ اللہ کا شیخ عمر عبد الرحمن رحمہ اللہ کی شہادت پر بیان

مومنوں میں سے کتنے ہی ایسے ہیں

جنھوں نے اپنا قول نہیں بدلا، جب کہ راتیں بدل گئیں

ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے جو عہد کیا اسے نبھا دیا (اپنی جان قربان کر کے)

اور بعض ایسے ہیں جو اپنے عہد پر پہاڑوں کی طرح جمے ہوئے ہیں

آج شیخ عمر عبد الرحمٰن قیدِ تنہائی کے دوران میں اکیلے اس دنیا سے گزر گئے، اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائیں۔

کسی نے کہا: مسلمان کروڑوں کی تعداد میں ہونے کے باوجود انہیں آزاد نہیں کرا سکے۔

ہم پوچھتے ہیں: کیا انہوں نے واقعتاً کوشش بھی کی؟ لاکھوں لوگوں نے مصر، تیونس اور دوسری مسلم سرزمینوں میں انقلاب برپا کیا۔ ہم نے ایسے مجمعے دیکھے جو صرف روٹی چند لقموں کے حصول واسطے توڑ پھوڑ اور جلاؤ گھیراؤ کرتے نکلے! اور ہم نے ان میں سے دس فی صد کو بھی اُس عالم دین کی رہائی کا مطالبے کرتے نہیں دیکھا کہ جس کو دو دہائیوں سے زائد عرصے سے صلیبیوں نے قید کر رکھا ہے... جب کہ ایسے حق گو علما کی کثیر تعداد مقامی طواغیت کی قید میں بھی ہے۔

شاید کوئی سوال کرنے والا یہ پوچھ سکتا ہے: مسلمانوں نے اپنے علما سے بے اعتنائی کرتے ہوئے اُنہیں کیوں بھلا دیا حالانکہ یہ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں؟

تو کیا اس سب سے ان علما کا مقام کم ہو جائے گا؟

اس میں کچھ شک نہیں کہ مسلمانوں کے پاس 'عقوبت خانوں میں قیدی علما کو یکسر بھلا دینے کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ان میں سے ایک اہم ترین وجہ یہ ہے کہ علمائے حق کو (پروپیگنڈہ کے زور پر) اجنبی بنا دیا جاتا ہے، اُنہیں دھمکایا جاتا ہے اور کال کوٹھڑیوں میں قید کر کے امت سے ان کا تعلق توڑا جاتا ہے؛ اس لیے لوگ انہیں بھول جاتے ہیں اور ان کے مقام سے ناآشنا رہتے ہیں۔ پھر حکمران جو چاہتے ہیں کرتے ہیں اور ان کے کاموں کی مخالف کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔

سٹیلائیٹ ٹی وی چینلز کے پروگراموں میں درباری علما کو آگے کیا جاتا ہے، مساجد میں علمائے سو کو خطیب بنایا جاتا ہے جو سرکاری سپرستی میں حکومتی سرپرستی میں کام کرتے ہیں۔ اسی طرح دیگر نمایاں مواقع پر بھی انہی جیسے بکے ہوئے علماء کو آگے لایا جاتا ہے جو حکومتی اقدمات اور فیصلوں کی خوش نما بنا کر پیش کرتے ہیں۔ یہی علمائے سوء اسی نوعیت کی دیگر قرار دادوں اور معاہدوں پر بھی دستخط کرنے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ چونکہ لوگ صرف انہی بکے ہوئے علما کو جانتے ہیں اس لیے وہ علمائے حق سے بھی نفرت کرنے لگتے ہیں کیونکہ علمائے سو اپنے گھناؤنے کردار کے سبب لوگوں کو شریعت اور دین سے دور کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان حالات و واقعات کی بنا پر کیا حقیقی علما کا مقام کم ہو جائے گا؟ ہر گز نہیں، یہ سب علمائے حق کے مقام اور بذات خود انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ "قیامت کے دن ایک پیغمبر ایک یا دو امتیوں کے ہمراہ آئیں گے اور ایک پیغمبر تو بغیر کسی امتی کے حاضر ہوں گے"۔

جو علمائے حق 'قید و بند کی آزمائشوں اور ان کو پہنچائے جانے والے نقصان کا مشاہدہ کرتا ہے، اسی طرح جو شخص ان کے جنازوں میں شریک ہوتا ہے وہاں مناظر سے دنگ رہ جاتا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ جب فوت ہوئے تو اس وقت کے امیر محمد بن طاہر نے حکم دیا کہ ان کے جنازے میں شریک ہونے والوں کی تعداد کو گن کر اندازہ لگایا جائے... جب گنا گیا تو معلوم ہوا کہ ۱۳ لاکھ سے زیادہ یعنی تقریباً ڈیڑھ ملین لوگوں نے ان کا جنازہ پڑھا! البتہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ: یہ تمام لوگ تب کہاں تھے جب امام احمدؒ کو جیل میں ڈالا اور ان پر تشدد کیا گیا؟

اسی طرح شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا جنازہ بھی بہت بڑا تھا۔ ان کا جنازے ادا کرنے والوں کی تعداد تقریباً پانچ (۵) لاکھ تھی! اور یہ ایک ایسے شخص کے جنازے کے لیے بہت بڑی تعداد تھی کہ جو جیل میں بند تھا، حکمران اس پر بے پناہ تشدد و تعذیب ڈھا رہے تھے اور اس کے مخالفین بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ تو یہی لوگ تب کہاں تھے جب امام رحمہ اللہ کو جیل میں ڈالا گیا اور تب تک رکھا گیا کہ وہ وفات پا گئے؟

لوگوں کا ایسے عالم کے متعلق بے اعتنائی اور لاتعلقی اس کو قطعاً کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ اسی طرح یہ جانتے ہوئے کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے ان لوگوں کا دنیاوی جھگڑوں میں پھنس جانا یا حکمرانوں کے خوف سے اس عالم کو دھوکہ دینا بھی اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔

اللہ جل شانہ اس عالم کے دورانِ قید اپنی جان' جانِ آفرین کے سپرد کرنے کی وجہ سے اس کے مقام اور آخرت میں اس کے درجات کو بڑھانا چاہتے ہیں، اس لیے یہ عالم اس دنیا اور اس کے بے کار عہدوں اور مراعات کو درباری علما کے لیے چھوڑ کر اس حالت میں اس دنیا سے چلے جاتے ہیں کہ علمائے سوء کے لیے اپنی دعوت اور فتوؤں کا دروازہ کھلا رہتا ہے تاکہ وہ حکمرانوں کی خوشی کے لیے فتوے دے سکیں۔

اور ان دونوں کے درمیان کتنا عظیم فرق ہے...!

ابن فضل اللہ العمریؒ نے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے جیل میں آخری ایام کے حوالے سے کہا کہ:

ان کی وفات سے پہلے انہیں قلم اور سیاہی سے محروم کر دیا گیا، جس سے ان کا دل بہت مغموم ہو گیا اور یہی ان کی بیماری اور صاحبِ فراش ہونے کا سبب بنا۔

(بقیہ صفحہ ۲۵ پر)

علمائے حق... طواغیت زمانہ کی قید میں بھی استقلال واستقامت کی چٹانیں!

اسامہ سعید

ایک صحابہ حضرت عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ پاؤں سے معذور تھے، ان کے چار بیٹے تھے جو اکثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی حاضر ہوتے اور لڑائیوں میں بھی شرکت کرتے تھے۔ غزوۂ احد میں عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کو بھی شوق پیدا ہوا کہ میں بھی جہاد میں شرکت کے لیے جاؤں۔ لوگوں نے کہا کہ آپ معذور ہیں، لنگڑے پن کی وجہ سے چلنا دشوار ہے۔ انہوں نے فرمایا کیسی بری بات ہے کہ میرے بیٹے تو جنت میں جائیں اور میں رہ جاؤں... بیوی نے بھی تحریض دلانے کے لیے طعنہ زنی کے انداز میں کہا ''میں تو دیکھ رہی ہوں کہ وہ لڑائی سے بھاگ کر لوٹ آیا''... عمرو رضی اللہ عنہ ' یہ سن کر ہتھیار بند ہوئے اور قبلہ رُخ ہو کر دعا مانگی:

''اے اللہ! مجھے اپنے اہل کی طرف نہ لوٹائیو!''

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی قوم کے منع کرنے کا اور اپنی خواہش کا اظہار کیا اور کہا کہ میں امید کرتا ہوں کہ اپنے لنگڑے پیر سے جنت میں چلوں پھروں... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے آپ کو معذور کیا ہے تو پیچھے رہ جانے میں کیا حرج ہے؟ اُنہوں نے پھر خواہش کا اظہار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمادی... ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو رضی اللہ عنہ کو لڑائی میں دیکھا کہ اکڑتے ہوئے جاتے تھے، اور کہتے تھے کہ خدا کی قسم میں جنت کا مشتاق ہوں۔ ان کا بیٹا بھی ان کے پیچھے دوڑا ہوا جاتا تھا۔ دونوں لڑتے رہے حتیٰ کہ دونوں شہید ہوگئے... ان کی اہلیہ اپنے خاوند اور بیٹے کے جسدہائے خاکی کو اونٹ پر لاد کر دفن کرنے کے لیے مدینہ لانے لگیں تو وہ اونٹ بیٹھ گیا۔ بڑی دقت سے اس کو مار مار کر اٹھایا اور مدینہ لانے کی کوشش کی، مگر وہ اُحد کی سمت منہ کیے بڑھتا رہتا... ان کی اہلیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اونٹ کو یہی حکم ہے۔ کیا عمرو چلتے وقت کچھ کہہ گئے تھے؟''

ان کی اہلیہ نے عرض کیا:

قبلہ رُخ ہو کر یہ دعا کی تھی... اللھم لا تردنی الی اھلی... اے اللہ مجھے میرے اھل کی طرف نہ لوٹائیو''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اسی وجہ سے یہ اونٹ اس طرف نہیں جاتا''۔

سبحان اللہ! یہی ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ سچا عشق جس کی وجہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کہاں سے کہاں پہنچ گئے اور ان کے جذبے مرنے کے بعد بھی ویسے ہی رہتے...

ایک اور صحابی حضرت عبداللہ ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ جو نابینا تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاتبِ وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ آیت لکھوا رہے تھے:

''وہ مسلمان جو (بوقتِ جہاد) اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں، رتبے میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں ہیں''۔

انہوں نے جب یہ ارشادِ ربانی سنا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا:

''مجھے جہاد میں شریک ہونے کی قدرت حاصل ہوتی تو ضرور شرفِ جہاد حاصل کرتا جس سے میں محروم ہو گیا ہوں''۔

حضرت عبداللہ ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کی یہ حسرت بھری خواہش بارگاہِ خداوندی میں اتنی پسندیدہ بنی کہ اس کے بعد ایک اور حکمِ الٰہی نازل ہوا جس میں انہیں اور ان جیسے تمام معذور افراد کو جہاد میں شریک ہونے کے حکم سے مستثنیٰ قرار دے دیا۔

لَّا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ (النساء: ۹۵)

''ضرر رسیدہ (معذور) افراد کے علاوہ جو مسلمان (بوقت جہاد اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں، وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے ہم مرتبہ نہیں جو اپنے اموال اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں''۔

جب آپؓ نے یہ آیت سنی تو آپؓ کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ حالانکہ آپؓ کو جہاد میں شریک ہونے سے استثنیٰ مل چکا تھا، اس کے باوجود جہاد میں شریک ہونے کا شوق اس قدر تھا کہ آپؓ نے پھر بھی کئی ایک غزوات میں شرکت کی۔ آپؓ فرماتے کہ مجھے عَلم تھمادیں۔ میں ایک جگہ میدان جنگ میں اسے پکڑے کھڑا رہوں گا جس سے مسلمانوں کے پایہ استقلال میں لغزش نہیں آئے گی اور ان کے حوصلے بلند رہیں گے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت عبداللہ ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ، امیر المومنین کی اجازت سے ۱۴ھ میں جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے۔ جنگ میں آپؓ نے زرہ پہنی ہوئی اور عَلم تھام رکھا تھا۔ تین دن بعد جب مسلمان فتح یاب ہوئے تو مسلمانوں نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ شہادت کے رتبہ پر فائز ہو چکے ہیں اور آپؓ نے عَلم اسی طرح اپنے ہاتھوں میں تھام رکھا تھا۔

ایک ایسے دور میں جب امت کا کثیر حصہ دنیا کی آلائشوں میں مگن اور اس کے چھوٹ جانے کے خوف سے ہی راہِ جہاد سے فرار ڈھونڈتے نظر آتا ہے ایسے واقعات کا سننا اور پڑھنا یقیناً جذبات کو حرارت اور تازگی بخشنے کا باعث ہے... امریکی جیل میں وفات پانے والے نابینا عالم

دین شیخ عمر عبدالرحمن رحمہ اللہ اس گئے گزرے دور میں بھی ان عظیم شخصیات کی سنتوں کو پورا کر گئے جن کی غلامی کے ہم دعوے دار ہیں...

تفصیلات کے مطابق مصر کے معروف نابینا مجاہد عالم دین شیخ عمر عبدالرحمن رحمہ اللہ تقریباً اسی برس کی عمر میں کم و بیش چوبیس سال کا طویل عرصہ امریکی قید خانوں میں مقید رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ شیخ رحمہ اللہ مصر کے شہر جمالیہ دقاہلیہ میں ۱۹۳۸ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں آپؒ کی بینائی ختم ہو گئی تھی۔اس کے باوجود گیارہ برس کی عمر میں آپؒ نے قرآن کریم حفظ مکمل کر لیا۔ جامعہ ازہر اور کلیہ اصول الدین قاہرہ سے اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کی۔آپ نے علوم دینیہ میں ڈاکٹریت اور عالمیت کی سند بھی حاصل کی۔

مصر کے سیکولر حکمران جمال عبدالناصر اور اس کی حکومت کے مظالم اور سیکولر نظام کے خلاف آواز اٹھانے کی پاداش میں بے انتہا صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔اسلامی دعوتی انقلاب کے لیے الجماعۃ الاسلامیہ کی بنیاد رکھی، مصری صدر انور السادات کے قتل کا الزام لگا کر آپ کو گرفتار کیا گیا اور بدترین تشدد کا نشانہ بنایا گیا مگر آخر کار مصری عدالت میں بحث و تفتیش کے بعد آپ کو بے گناہ قرار دے کر رہا کر دیا گیا۔ان حالات میں آپ امریکہ چلے گئے اور امریکہ کے شہر نیو جرسی میں سکونت اختیار کی۔ لیکن وہاں بھی ۱۹۹۳ء میں نیویارک میں ہونے والے بم دھماکوں کی سازش کے الزام میں گرفتار کیے گئے اور امریکی عدالت نے عمر قید کی سزا سنا کر جیل میں بند کر دیا۔آپ امریکی ریاست نارتھ کیرولائنا کی نٹنر جیل میں قید تھے، باوجود شدید امراض، نابینا پن اور پیرانہ سالی کے باوجود بقیہ زندگی جیل میں کاٹتے ہوئے ۱۸ فروری ۲۰۱۷ء کو انتقال کر گئے۔

ایک اخباری رپورٹ کے مطابق آپ نے اپنے بیٹے کو آخری دنوں میں شکایت کی تھی کہ جیل انتظامیہ کی جانب سے انہیں خنزیر اور الکحل ملی خوراک دی جا رہی ہے جس کے باعث آپ سخت اذیت میں تھے... اتنی طویل اسارت کے دوران میں آپ اور آپ کے خاندان کے مابین ملاقات کی کوئی صورت نہ تھی اور ہر بار آپ کے خاندان کی طرف سے آپ سے ملاقات کے لیے دائر کی گئی ویزے کی درخواست مسترد کی جاتی رہی... آپ اور آپ کے خاندان کے مابین رابطے کا واحد ذریعہ ایک ٹیلی فونک رابطہ تھا جو ایک مہینے میں ایک دفعہ بیس منٹ کی کال پر مشتمل ہوتا۔

یہ بھی اطلاعات سامنے آئیں کہ آپ کو مکمل قید تنہائی کا سامنا تھا، آپ کے کمرے میں کیمرہ نصب تھا جو چوبیس گھنٹے آن رہتا، اکثر آپ کی تلاشی برہنہ کر کے لی جاتی... یہ تقریباً وہی طریقہ کار تھا جس کا سامنا ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو بھی اکثر اوقات کرنا پڑتا تھا۔

انسانی حقوق کے علمبردار جو اکثر اس بات کا ڈھنڈورا پیٹتے نظر آتے ہیں کہ امریکہ اور مغرب میں کوئی کیسا ہی متعصب حکمران کیوں نہ برسر اقتدار آ جائے لیکن قانون اور عدالتی نظام انصاف سے ماورا نہیں ہو سکتا لیکن یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ یہ نظام مسلمانوں کے لیے نا صرف بانجھ پن کا شکار ہوتا ہے بلکہ ایسے ہی بدبودار غیض و غضب اور تعفن سے بھرپور مظاہرہ کرتا ہے جیسا ان کے جرنیل اور حکمران مسلم دشمنی میں مسلمانوں کے خلاف وحشت و بربریت دکھاتے ہیں... اپنے ایک بیان میں شیخ رحمہ اللہ نے اس نفسیاتی اذیت کے متعلق یہی کہا کہ امریکہ کا مسلمانوں اور بالخصوص مسلمان علما کے ساتھ ایسا غیر انسانی سلوک دراصل اسلام کی تحقیر کے سوا کچھ نہیں، جس کے لیے کوئی قانون، کوئی ضابطہ ان درندوں کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتا۔

شیخ عمر عبدالرحمن اپنی معذوری کے باوجود ملحد روس کے خلاف جہادِ افغانستان میں پیش پیش رہے اور کئی مرتبہ خطِ اول پر جہاد و رباط کا فریضہ سرانجام دیا۔آپ کے ایک فرزند شمالی وزیرستان سال ۲۰۱۱ء میں امریکی ڈرون حملے میں شہید ہوئے۔آپ کی امریکی جیل سے رہائی یا مصر منتقلی، مرسی حکومت کی بھی ترجیحات میں سے تھی...القاعدہ برصغیر کی جانب سے امریکی یہودی (جو مجاہدین کی قید میں آنے کے بعد مجاہدین کے حسنِ سلوک سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے اور امریکی ڈرون حملے میں شہادت کے رتبہ کو پہنچے) وارن وائن سٹائن کی رہائی کے بدلے بھی شیخ عمر عبدالرحمن اور ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ دوسری طرف ۲۰۱۳ء میں الجیریا ایک گیس فیلڈ میں سو سے زائد غیر ملکیوں کو یرغمال بنائے جانے کی کارروائی میں شیخ عمر عبدالرحمن اور ڈاکٹر عافیہ کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا جو اس وقت کی امریکی حکومت نے ٹھکرا دیا...

اس طویل اسارت کے دوران میں آپ دور حاضر کی تخلیق کردہ جدید سیاسی مصلحتوں کی ایجادات سے بے خبر رہے جس کے تحت طواغیت کے حرام کاموں کو حلال قرار دیے جانے کے لیے فتوی نویسی معمول کی بات ہے... کلمہ گو مسلمانوں کو خون میں نہلا دیا جانا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حرمت کا دفاع کرنے والوں کو چن چن کر نشانہ بنائے جانے کے باوجود صلیبیوں کی ہر ہر فرمائش کو پورا کرنے والے حکمرانوں اور جرنیلوں کے دفاع میں سامنے آنے والے درباریوں کے افعال سے بھی وہ بے خبر ہی رہے... جبھی دو دہائیوں سے زائد قید بھی ان کے برحق موقف میں تبدیلی نہ لا سکی...

آپ کے انتقال کی خبر ایسے وقت میں آئی ہے جب پاکستان پر قابض حکمران اور جرنیلی ٹولے کی فرعونیت اپنے عروج پر ہے... ایسے وقت میں جب پاکستان کی لبرل اور قوم پرست جماعتیں بھی فوج اور سیکورٹی فورسز کے مظالم کو لائسنس دینے سے کترا رہی ہیں کہ کہیں عوام کا غیض و غضب جواباً ان جماعتوں پر ہی برس کر ان کو نیست و نابود کر دے، مجبوراً یہ افواج بطور آخری حربے کے اسی طبقے سے تعلق رکھنے والے علما کو گھسیٹ گھسیٹ کر اپنی حمایت کے لیے میدان میں لانا چاہتی ہیں جو طبقہ سب سے زیادہ ان ظالموں کا تختہ مشق بن

رہاہے...اس کی مثال تو ایسے ہی ہے کہ دشمن کی گرتی دیواروں کو سنبھالا دینے کے لیے اپنے شہیدوں کا خون بطور گارا استعمال کر کے کوئی دشمن کی دیوار کو مضبوط کرے!

امام ترمذی رحمہ اللہ، امام نسائی رحمہ اللہ اور امام حاکم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میرے بعد کچھ امرا (حکام) آئیں گے پس جو شخص ان کے پاس گیا اور ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق کی، اور ان کے ظلم (کے کاموں) میں ان کی مدد کی تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی وہ میرے حوض (یعنی حوض کوثر) پر آئے گا اور جو شخص نہ ان کے پاس گیا نہ ان کے ظلم میں مدد کی اور نہ ہی ان کے جھوٹ کی تصدیق کی تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے حوض پر آنے والا ہے"...(اس حدیث کو امام ترمذی اور امام حاکم نے صحیح حدیث قرار دیا ہے)

حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے "نوادر الاصول" میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ

"رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اس حالت میں آئے کہ ان کے چہرے پر غم کے آثار نمایاں تھے انہوں نے میری داڑھی پکڑ کر کہا "انا للہ وانا الیہ راجعون! کچھ دیر پہلے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ کی امت آپ کے بعد اور کچھ زیادہ نہیں، بس تھوڑی مدت میں فتنے میں مبتلا ہو جائے گی...میں نے پوچھا وہ کس وجہ سے؟ جبریلؑ نے کہ ان کے علما اور امرا کی وجہ سے امرا، عام لوگوں کے حقوق روکیں گے اور (لوگوں کو ان کے حقوق) نہیں دیں گے، اور علما، امرا کی خواہشات کے پیچھے چلیں گے ...میں نے کہا اے جبرئیل! جو شخص (اس فتنے سے) بچ پائے گا وہ کس طرح بچ پائے گا؟ جبریلؑ نے کہا: خود کو روکے رکھنے اور صبر کرنے سے اگر انہیں ان کا حق دیا جائے گا تو لے لیں گے اور اگر نہیں دیا جائے گا تو چھوڑ دیں گے"۔

اس جمہوری سیاسی نظام نے جہاں اور بہت سے فتنوں میں دین داروں کو مبتلا کیا ہے وہاں ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ ایسے الفاظ سیاست کے نام پر ادا کیے جاتے ہیں جن کی آخرت میں جواب دہی کے متعلق کسی بھی صاحب ایمان کو ضرور بالضرور فکر مند ہونا چاہیے تھا...چہ جائیکہ ان کو طواغیت کی خوش نودی یا ان سے پہنچنے والے ضرر و نقصان کے خوف سے بے دریغ ادا کیا جائے اور پشیمانی بھی نہ ہو...اللہ تعالی ہمارے سروں پر کلمہ حق کہنے والے علما کا سایہ برقرار رکھے اور ہمیں انہیں پہچاننے، ان کی قدر کرنے اور ان سے جڑے رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: جو اپنے عہد پر پہاڑوں کی طرح جمے رہے!

انہوں نے ایک لمبی نظم کی صورت میں امامؒ کا مرثیہ لکھا:

آپ کا فرض تھا کہ آپ اپنے قلم کے ذریعے غیر واضح اور مبہم چیزوں کو بے نقاب کرنا ہے

اگر گائے (کی مانند بے وقوف لوگ) نہیں سمجھتے تو آپ ذمہ دار نہیں ہیں،

آپ نے اپنے تمام کام صرف اللہ کی رضا کے لیے کیے،

اب چاہے وہ آپ پر تنقید کے نشتر چلائیں یا آپ کو مشکور ہوں، آپ اس کے ذمہ دار نہیں!

اے اللہ، آپ کے بندے عمر عبدالرحمٰن نے شریعت کے انصار و مددگار کی حیثیت سے زندگی گزاری اس حالت میں کہ وہ لوگوں کو آپ کے دین کی طرف دعوت اور تحریص دے رہا تھا اور تیرے دشمنوں کے خلاف اپنی زبان اور جسم کے ساتھ جہاد کر رہا تھا یہاں تک کہ وہ تیرے دشمن کی قید میں اکیلا اور تنہا وفات پا گیا...

اے اللہ! اس کو اس کی تنہائی کے بدلے اپنا جلیس بنا، اسے عزت بخش، جنت الفردوس میں جگہ عطا فرما اور انبیاء وصدیقین کے ساتھ جمع فرما...

اے اللہ، ہر اس ریاست کو تباہ کر دے جو اس سے لڑی، اسے نقصان پہنچایا اور اسے قید کیا۔

اے اللہ ان (ریاستوں) کے جھنڈوں کو سرنگوں کر دے، انہیں ٹکڑے ٹکڑے اور تباہ کر دے اور اس (منظر نامے) سے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا فرما دے! آمین!!!

☆☆☆☆☆

بقیہ: امت مسلمہ کے نام، امریکہ سے ایک درد بھری پکار

اے بندگانِ خدا! ایک ہو کر سچائی کی آواز بلند کرو اور برائی کا خاتمہ کر ڈالو، اس سے پہلے کی کافرانہ جارحیت کی آگ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لے، اس آگ کو بجھا ڈالو۔

میں پوچھتا ہوں کہ کیا جیلیں علما کے لیے ہوتی ہیں یا مجرموں کے لیے؟ اہلِ کفر نے مسلمان امت کو چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے، اللہ اکبر کی صدائیں بلند کرو اور اہلِ کفر پر ثابت کر دو کہ مسلمان موت سے نہیں ڈرتے۔

اس قوم کو خوابِ غفلت سے کون بیدار کرے گا؟ جو ہواؤں میں قلعے تعمیر کرتی ہے، جس کا احساس مردہ ہو گیا ہے، جو استعماری سازشوں کے خلاف کسی قسم کا ردعمل ظاہر نہیں کرتی! اگر اس قوم کے علما کو بھیڑ بکریوں کی طرح جیلوں میں ٹھونس دیا گیا تو یہ قوم وقت کے غبار میں گم ہو جائے گی، کیا اس قوم میں خوفِ خدا رکھنے والے بہادر ختم ہو گئے ہیں؟ کیا اس کے پاس وہ مضبوط آواز نہیں جس کی دہشت سے برائی کا وجود ریزہ ریزہ ہو جائے؟

اے بندگانِ خدا مادی نقصانات کے خوف سے دامن چھڑا کر جسدِ واحد بن جاؤ!

☆☆☆☆☆

یارب!!! یہ تیرا پراسرار بندہ

محمد حسان

قریبا بائیس سال قبل آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا...... مالی حالات اخبار خریدنے کی اجازت نا دیتے تھے... سکول کے بعد حالات حاضرہ کے بارے جاننے کے لیے کبھی روزنامہ پاکستان پڑھنے بشیر چائے والے کی دکان پہ جاتا...

نوائے وقت پڑھنے عطائی ڈاکٹر کے کلینک پہ اور جنگ اخبار کے لیے بالے نائی کی دکان پہ پہنچتا... کالم اور اداریے تک پڑھتا...

انہی دنوں مجیب الرحمٰن شامی نے ایک کالم لکھا... جس میں امریکہ پر حملوں کے ملزم امریکی نابینا عالم شیخ عمر بن عبدالرحمٰن کا خط چھپا جو اس وقت امریکی قید میں تھے... بار بار اس کالم کو پڑھا... بھیگی آنکھیں لیے گھر آگیا...... دل کو قرار نا آیا...

رات عشاء کے بعد پھر چاچے بشیر کے ٹی سٹال پہنچا... اور اس کو درخواست کی کہ کالم والا صفحہ لے جانے کی اجازت دے... اجازت ملی... اگلے دن والدہ سے ضد کر کے بہانے سے کچھ پیسے نکلوائے اور خاموشی سے اس کالم کی فوٹو کاپیاں کروائیں... اور جمعہ کے دن مساجد کے خطبا کو وہ کاپیاں پہنچائیں کہ اس پر بات کریں...

باقی کاپیاں مسجد کے باہر تقسیم کر دیں... مولوی صاحبان نے اس پر کچھ نہ بولا... نمازیوں کا تو علم نہیں...

مزاحمت و بغاوت کے استعاروں میں میرا پہلا عشق شیخ عمر بن عبدالرحمٰن رح تھے......

جن پر یہ الزام تھا کہ ان کے دروس سن کر یوسف رمزی نے امریکہ پر بموں سے حملہ کیا...

شیخ رحمہ اللہ کی امریکی قید میں ہی وفات ہو گئی... کم و بیش چوبیس سال امریکی قید میں رہنے والا نابینا عالم رب کے حضور پہنچ گیا...

ان کی وفات پر ہمارے میڈیا نے یہ ہیڈ لائن دی کہ

''امریکہ پر حملوں کا ملزم عمر عبدالرحمٰن دوران قید ہلاک''

اس ہیڈ لائن سے دل بُجھ گیا...

لیکن...

ہماری تنظیموں تحریکوں جماعتوں کی خاموشی نے دل چیر کے رکھ دیا... شاید ان کے لیے یہ خبر عام ہی تھی...

کسی کے جانب سے بھی غائبانہ نماز جنازہ کا اعلان نہیں تھا... سو آج ابھی اس انتظار سے مایوس ہو کر رات کے اس پہر رب کے حضور کھڑا ہوا اور اکیلے ہی غائبانہ جنازہ ادا کیا اور درجات کی بلندی کی دعا کی...

ہمارے اسلام کے دعوے دار لیڈران، امرا و قائدین کے نزدیک اس مزاحمت و بغاوت کی کیا حیثیت ؟

یہ تو اپنے سٹیج پر امریکیوں کو بڑھکیں بھی اپنے فائدے کے لیے مارتے ہیں... مقصد ''ووٹ'' ہوتا یا ''نوٹ'' ہوتا ہے...

یہاں تو ''قائد جمعیت'' وزیر اعظم بننے کے لیے امریکی سفیر کی منتیں کر رہے ہوتے ہیں...

یہاں کے ''امیر المجاہدین'' تو نظر بندی کے ڈراموں میں بھی ہر چیز سے فیضیاب ہو رہے ہوتے ہیں...

یہاں کے ڈپٹی چیئر مین سینٹ ''مولوی'' صاحب کو ٹرمپ انتظامیہ ویزا نا جاری کرے تو حکومتی سطح پر احتجاج ریکارڈ کروا دیتے ہیں...

یہاں کے علمائے سو دعوتی ٹور کے بہانے امریکی سفارتخانوں کی لائینوں میں لگے خوار ہو رہے ہوتے ہیں...

یہاں کے ''متحدہ علما کونسل'' کے بھاری بھر کم لوگ اپنی بے تحاشا وزن کو مزید بڑھانے اور قبر کے کیڑوں کی خوراک کا وافر انتظام کرنے کے لیے امریکہ اور جرمنی سے کروڑوں روپے کے عوض اپنا سودا کرتے ہیں!

یہ سب کیا جانیں... اسلام کی خاطر مزاحمت و بغاوت کو...

لینڈ کروزروں... پراڈوں... ویگوؤں میں جھولے لیتے ان ''گوشت کے پہاڑوں'' کی ساری تبلیغ زندگی اس ''نابینا'' شیخ عمر بن عبدالرحمٰن کی قید میں گزاری ایک رات کے برابر بھی نہیں ہو سکتی...

اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ

☆☆☆☆☆

''کیا آج کا سب سے بڑا مسئلہ ظاہر و باطن اور قول و عمل کا تضاد نہیں؟

تقریریں لچھے دار، تحریریں مزے دار، باتیں پر وقار مگر عمل کچھ بھی نہیں!

خالی ڈھول ہیں جو پِٹ رہے ہیں!

جن کی ہیبت ناک آواز دور دور تک پہنچ رہی ہے مگر انہیں پھاڑ کر دیکھیں تو اندر سے کھوکھلے! نہ ایمان نہ یقین، نہ توکل نہ اعتماد، نہ محبت نہ معرفت، نہ ایثار نہ احسان، نہ خوف نہ خشیت۔

ایمان والی صفت تو کوئی نہیں البتہ منافقت گٹر کی نجاست کی طرح اُبل رہی ہے!''

مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہید نور اللہ مرقدہ

شجرکاری کے حوالے سے عالی قدر امیر المؤمنین حفظہ اللہ کا خصوصی پیغام

بشکریہ: الامارہ اردو، امارت اسلامیہ افغانستان کی رسمی ویب سائٹ

شجرکاری کسی قوم کے ماحول کی حفاظت، معاشی ترقی اور زمین سنوارنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے، اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر انسانی کی زندگی کو نباتات سے جوڑ دی ہے۔ نباتات زمین سے اور انسان وحیوان نباتات سے غذا حاصل کرتے ہیں، اگر روئے زمین پر زراعت اور پودوں کی کاشت ختم ہوجائے، تو زندگی کو بھی خطرے کا سامنا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاء مَاء فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِن طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ انظُرُواْ إِلِى ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ إِنَّ فِي ذَلِكُمْ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (الأنعام: ۹۹)

"اور وہی تو ہے جو آسمان سے مینہ برساتا ہے۔ پھر ہم ہی جو مینہ برساتے ہیں اس سے ہر طرح کی نباتات اگاتے ہیں۔ پھر اس میں سے سبز سبز پودے نکالتے ہیں اور ان پودوں سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے دانے نکالتے ہیں۔ اور کھجور کے گابھے میں سے لٹکے ہوئے گچھے اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور نہیں بھی ملتے یہ چیزیں جب پھلتی ہیں تو ان کے پھلوں پر اور جب پکتی ہیں تو ان کے پکنے پر نظر کرو۔ ان میں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں اللہ کی قدرت کی بہت سی نشانیاں ہیں"

زمین اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، اللہ تعالیٰ نے زمین پر انسان کو فالتو پیدا نہیں کیا، بلکہ اپنی بیش تر مخلوقات پر اسے فضیلت عطافرمایا، اسے عقل کی عظیم نعمت سے نوازا اور زمین کی آبادی کی ذمہ داری سونپ دی۔

خوراک، لباس اور ادویات کی طرح زندگی کی متعدد ضروریات کو نباتات اور درختوں سے حاصل کرتے ہیں، اسی وجہ سے قرآن کریم کی متعدد آیتوں نے نباتات اور درختوں کی اہمیت کو انسانوں کی توجہ مبذول کروائی۔

اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ . وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِن نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ. لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ (یسین ۳۳، ۳۴، ۳۵)

"اور ایک نشانی ان کے لیے زمین مردہ ہے۔ کہ ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس میں اناج اگایا۔ پھر یہ اس میں سے کھاتے ہیں۔ اور اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیے اور اس میں چشمے جاری کردیے۔ تاکہ یہ ان باغوں کے پھل کھائیں اور ان کے ہاتھوں نے تو ان کو نہیں بنایا تو کیا یہ شکر نہیں کرتے"۔

اسلام میں پودوں کی کاشت عظیم صالح اعمال میں سے شمار ہوتے ہیں اور اسے صدقہ جاریہ کہا گیا ہے۔ اسلام کے عظیم پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قولی اور فعلی احادیث میں ہمیں پودوں کی کاشت اور زمین کو آباد کرنے کی حوصلہ افزائی دی ہے۔

عن أنس رضی الله عنه، قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلاَّ كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ (متفق علیہ)

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان اگر ایک پودا لگادے یا کوئی چیز دے، اگر اس سے کوئی پرندہ کھالے اور یا انسان اور یا کوئی جانور خوراک کریں، تو ان تمام سے انہیں صدقہ کا ثواب دیا جائے گا"۔

اگر احادیث مطہرہ کے ذخیرہ پر نگاہ ڈالی جائے، تو معلوم ہوگا کہ اسلام نے پودوں اور درختوں کے اگانے اور لگانے پر کتنا اصرار کیا اور ایک میوہ دار پودا لگانے سے ایک مسلمان کو کتنا عظیم ثواب اور بھلائی مل جاتی ہے۔ لہٰذا درخت لگانے اور زراعت کو انہی اعمال سے سمجھیں گے، جن سے دنیوی خیر وبھلائی کے ساتھ ساتھ اخروی اجر وثواب بھی حاصل ہوسکتا ہے۔

امارت اسلامیہ جس طرح وطن عزیز میں حقیقی اور ہمہ پہلو امن وسلامتی کے مقصد سے بیرونی غاصبوں اور ان کے کٹھ پتلیوں سے مزاحمت میں مصروف ہے، اسی طرح عزیز ہم وطنوں کی سلامتی، معاشی بہتری، ترقی اور معاشی حالت میں خود کفیل ہونے کے متعلق اپنے تمام امکانات کے دائرے میں خصوصی توجہ رکھتی ہے۔

لہٰذا اپنے ہر مجاہد اور دیندار عوام کے ہر شخص کو بتاتا ہوں، کہ شجرکاری کے موسم کے آمد موقع پر اپنے آس پاس چند میوہ دار یا غیر میوہ دار پودوں کو زمین کی ہریالی اور اللہ تعالیٰ کے مخلوق کے مفاد کی خاطر لگائیں۔

انہیں سمجھنا چاہیے کہ پودے لگانے سے ایک جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعلی سنت کی اتباع کی ہو تو دوسری طرف زمین کی آبادی اور زندگی کے ماحول کے سنوارنے سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بھی ادا کریں۔

مجاہدین اور ہموطنان گرامی کو چاہیے کہ درخت لگانے کے لیے مشترکہ طور پر کمربستہ ہوجائیں اور اس مد میں کسی قسم کی کوشش سے دریغ نہ کریں۔

عالی قدر امیر المؤمنین شیخ الحدیث مولوی ھبۃ اللہ اخندزادہ

زعیم امارت اسلامیہ افغانستان

۲۹ / جمادی الاول ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۶ / فروری ۲۰۱۷ء

☆☆☆☆☆

اسلامی موسم بہار!

شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم العالیہ

امیر جماعت القاعدۃ الجہاد شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم العالیہ نے کچھ ماہ قبل ''الربیع الاسلامی'' (اسلامی موسم بہار) کے عنوان سے دنیا بھر میں مجاہدین کو ملنے والی فتوحات، عالمی کفر کی ذلت اور اُس کے ایجنٹوں کی خواری اور ''فتنہ بغدادی'' کے رد پر ایک طویل سلسلہ گفتگو ریکارڈ کروایا۔ یاد رہے، شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم العالیہ نے جس وقت اس سلسلہ گفتگو کا آغاز فرمایا، اُس وقت حضرت امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے انتقال سے متعلق خبر کو عام نہیں کیا گیا تھا۔ [ادارہ]

دوسرا شبہ: چند لوگوں کی بیعت کے جواز کا حکم میں نے چند بھائیوں کو دیکھا جو اس کے جواز میں دلائل دیتے ہیں۔

پہلی وجہ: جو کہ بعض علمائے کرام رحمہم اللہ نے نقل کی ہے کہ خلافت کی بیعت ایک، دو یا چند لوگوں کی بیعت سے نافذ ہو جاتی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ

پہلی بات: یہ قول صحابہ رضی اللہ عنہم کی سنت اور صریح اجماع کے مخالف ہے جو کہ احادیث کی صحیح ترین کتب میں روایت کیا گیا ہے جسے ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں۔

دوسری بات: شیخ ابن تیمیہؒ نے اس شبے کا رد کرنے کی ذمہ داری خود لی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ یہ شبہ روافض کے صحابہ کرام اور سیدنا ابو بکرؓ کے اوپر طعن سے ملتا جلتا ہے۔

دوسری وجہ: جس کا ذکر امام نووی رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں کیا ہے:

''رہی بیعت کی بات، علماء کا اتفاق ہے کہ بیعت کی صحت کے کامل ہونے کی شرط ہے کہ اہل حل وعقد ہی نہیں بلکہ تمام لوگ بیعت کریں جن میں جس قدر علما میسر ہوں اور رؤسا، اور عوامی نمائندوں کا بیعت کرنا شرط ہے''۔

اور یہ قول اقلیت کی بیعت کے جواز کے دعوے داروں کے خلاف حجت ہے۔

پہلی بات: کسی نے بھی اجماع کی شرط نہیں لگائی بلکہ جمہور کی موافقت شرط ہے۔

دوسری بات: کیونکہ علما، رؤسا اور عوامی نمائندوں کے اجماع کا میسر ہونا پوری دنیا میں موجود ان صفات کے حاملین کا اجماع کہلائے گا کیونکہ آج پوری دنیا سے رابطہ کرنا سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں ممکن ہے۔

تیسری بات: امام نووی رحمہ اللہ نے علما، رؤسا اور عوامی نمائندوں کے اجماع کا ذکر کیا ہے، انجان لوگوں کا ذکر نہیں کیا کہ جن کا ہم نام نہیں جانتے اور نہ ہی کنیت۔

تیسرا شبہ: جسے انسان بیعت کا اہل نہ سمجھے اس کی بیعت کا انکار کرنا گناہ ہے؟

جواب: بالکل نہیں! اس کی دلیل بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فعل ہے۔ مثلاً سیدنا حسین، ابن زبیر، عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم نے یزید بن ابی سفیان کی بیعت کا انکار کیا ہے۔ ابو نعیم رحمہ اللہ نے عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت کی ہے: ''عبداللہ بن زبیر نے یزید بن معاویہ کی اطاعت سے گریز کیا اور ان کی برائی کو عام کیا۔ یہ بات یزید تک پہنچی تو اس نے قسم کھائی کہ میں ضرور انہیں زنجیروں میں جکڑے اپنی طرف بلواؤں گا یا ان کی طرف لشکر بھیجوں گا۔ ابن زبیر سے کہا گیا کیا ہم آپ کے لیے چاندی کی زنجیریں نہ بنائیں تاکہ آپ ان زنجیروں پر لباس پہنیں اور اس کی قسم کو پورا کریں۔ یا آپ صلح بہتر ہے؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم میں اس کی قسم کو پورا نہیں کروں گا پھر فرمایا میں اپنے حق سے کبھی بھی دست بردار نہیں ہوں گا یہاں تک کہ پتھر داڑھ کے لیے نرم نہ ہو جائے (یعنی ایسا کبھی بھی نہیں ہوگا)۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم! عزت سے تلوار کی مار میرے لیے ذلت میں کوڑے کی مار سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ پھر اپنے ساتھیوں کو اپنے پاس بلایا اور یزید بن معاویہ کے خلاف بغاوت کر دی''۔

اس روایت کی سند صحیح ہے۔ امام اسماعیل رحمہ اللہ نے تخریج کی ہے:

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ یزید ان کے بعد خلیفہ بنیں۔ پس مروان کی طرف یہ بات لکھ بھیجی۔ مروان نے لوگوں کو جمع کر کے خطبہ دیا پھر یزید کا تذکرہ کر کے اس کی بیعت کی طرف بلایا اور کہا اللہ تعالیٰ نے امیر المومنین کے دل میں یزید سے متعلق اچھی رائے ڈالی ہے یہ کہ وہ ان کا جانشین بنے، بے شک ابو بکرؓ نے عمرؓ کو خلیفہ بنایا تھا۔ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سوچ عیسائیوں کی سوچ ہے''۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی مختصر صحیح میں تخریج کی ہے اور امام ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا:

''زبیر نے عبداللہ بن نافع سے روایت کی ہے کہا معاویہؓ نے خطبہ دیا اور لوگوں کو یزید کی بیعت کی طرف بلایا تو حسین بن علیؓ، ابن زبیرؓ اور عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے آپ سے بات کی۔ عبدالرحمنؓ نے آپ سے کہا کیا یہ عیسائیوں کی طرز انتخاب ہے جب بھی قیصر مرتا تھا اس کی جگہ دوسرا قیصر آجاتا تھا۔ اللہ کی قسم ہم کبھی ایسا نہ کریں گے''۔

سیدنا حسین بن علی، ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے صرف یزید کی بیعت کا انکار نہیں بلکہ ہر ایک نے اپنے لیے اس منصب کو چاہا اور یہ دعویٰ کیا کہ جمہور امت انہیں قبول کرے گی۔ خلافت پر بزور قوت قابض ہونے سے پہلے لوگوں نے یزید کی بیعت نہیں کی، اس داستان میں شیطان کی طرف سے ایسا خبیث وسوسہ ہے، بلکہ یزید کو خلافت پر فائز کرنے سے پہلے

شام و حجاز وغیرہ سے بیعت کر لی گئی تھی۔ یہاں میں متنبہ کرنا چاہوں گا کہ سیدنا حسینؓ نے سیدنا معاویہؓ کا وعدہ نہیں توڑا تھا بلکہ سیدنا حسینؓ سیدنا معاویہؓ کے وعدے پر قائم رہے باوجود یہ کہ آپ اسے ناپسند کرتے تھے۔ان کی رائے تھی کہ سیدنا معاویہؓ سے قتال کیا جائے لیکن انہوں نے اپنے اور اپنے بھائی اور مسلمانوں کے وعدے کو پورا کیا کیونکہ آپ سمجھتے تھے کہ سیدنا معاویہؓ کی ولایت شرعی ولایت ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کے اجماع سے قائم ہوئی ہے آپ نے کبھی اپنی بیعت کے لیے نہیں بلایا مگر معاویہؓ کی وفات کے بعد آپ نے سمجھا کہ یزید کی ولایت غیر شرعی ولایت ہے کیونکہ یہ مسلمانوں کی شوریٰ کے بغیر، زور زبردستی قائم کی گئی ہے جسے مسلمانوں کی اکثریت خلافت کا اہل نہیں سمجھتی۔

چوتھا شبہ: کیا ہمارے لیے واجب ہے کہ ہم کسی ایسے خلیفہ کو قبول کر لیں جس نے خلافت کا منصب خالی ہونے پر اپنے آپ کو خلافت کے لیے پیش کیا؟ اور یہ کہ خلیفہ نہ ہونے سے بہتر ہے کہ کوئی بھی خلیفہ تو ہو! باوجود اس کے کہ بہت سے امرا اور علما اور خلافۃ علی منہاج النبوہ قائم کرنے کی کوششوں میں مصروف، مسلمانوں کے بہت سے فرائض جیسا کہ جہاد، عدالت، امر بالمعروف نہی عن المنکر ادا کروا رہے ہیں اور ایسی جماعتیں موجود ہیں جو خلافۃ علی منہاج النبوہ قائم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

جواب: نہیں! یہ وہ شبہ ہے جسے ہمارے سادات حسینؓ، ابن زبیرؓ، ابن ابی بکرؓ نے قبول نہیں کیا تھا، جب سیدنا معاویہؓ کی وفات کے بعد خلافت کا منصب خالی ہو گیا تو انہوں نے یزید کو اس منصب پر فائز کرنے سے انکار کر دیا اور یہ نہیں کہا کہ یزید کو قبول کرنا اس سے بہتر ہے کہ ہم بغیر کسی خلیفہ کے رہیں اور سیدنا حسینؓ، ابن زبیرؓ نے خلافۃ علی منہاج الخلافۃ الراشدہ کو قائم کرنے کی کوشش کی اور ان دونوں نے اپنی بیعت کی دعوت دی حالانکہ یزید موجود تھا۔ سیدنا حسینؓ کی بیعت نہ کی گئی مگر ابن زبیرؓ کی بیعت کر لی گئی اور علما نے عبداللہ بن زبیرؓ کو شرعی خلیفہ مان لیا جب ان کے لیے بیعتیں جمع ہو گئیں۔

حقیقت یہ ہے کہ پھر ہم بغیر بیعت کے کبھی نہیں رہے! ہماری گردن اور بغدادی اور ان کے پیروکاروں کی گردن میں امارت اسلامیہ کی بیعت ہے۔ جسے انہوں نے توڑ دیا اور ہم اسے اللہ کے حکم سے پورا کریں گے۔ ہم نہ ہی غافل ہیں اور نہ ہی ہم خلافت کے قیام میں غیر سنجیدہ ہیں بلکہ ہم اور تمام مجاہدین اس مسئلے میں سنجیدہ ہیں جیسا کہ میں بیان کروں گا لیکن خلافۃ علی منہاج النبوہ ہو گی نہ کہ جبر و تباہی کی بادشاہت۔

پانچواں شبہ: کیا جو شخص بزورِ قوت قابض خلیفہ کی بیعت نہیں کرتا وہ اس وعید کا مستحق ہو گا کہ جو شخص اس حالت میں فوت ہوا کہ اس کی گردن میں کسی خلیفہ کی اطاعت نہ ہو گی وہ جاہلیت کی موت مرا۔

جواب: نہیں! اس کی وضاحت کے لیے صحیحین سے بعض روایات پیش کروں گا۔ امام بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ

''جو اپنے امیر سے ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو پس اسے چاہیے کہ اس پر صبر کرے اور جو اپنی جماعت کو ایک بالشت بھی چھوڑ کر مر جاتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے''۔

''جس نے اطاعت سے ایک ہاتھ بھی منہ موڑا اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو گی اور اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں کوئی بیعت نہ ہو گی وہ جاہلیت کی موت مرا''۔ (مسلم)

اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ

''جو اطاعت سے نکلا اور جماعت کو چھوڑا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور جو کسی اندھے جھنڈے کے تحت لڑا، اور عصبیت کی پکار لگائی یا عصبیت کی مدد کی تو اس کا قتل جاہلیت کا قتل ہے اور جو میری امت کے خلاف لڑائی کے لیے نکلا اور اس کے نیک و بد کو قتل کیا، کسی مومن کی عزت کا پاس نہیں کرے گا۔ اور نہ کسی عہد والے کے عہد کی پرواہ کرے گا تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں''۔

یہ حدیث اس وعید کے تحت آتی ہے جس کا میں ذکر کرنے لگا ہوں۔ جو اپنے امیر میں کوئی برائی دیکھے اور مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی اختیار کرے کہ جس امیر پر سب جمع ہوئے ہوں اور جو کوئی اپنا ہاتھ امیر کی اطاعت سے کھینچ لے کہ جس کی وہ اطاعت کرتا تھا اور جو امیر کی اطاعت سے نکل جائے مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ دے۔ اس میں وہ شخص داخل نہیں ہوتا جس نے اصلاً کسی کی بیعت نہ کی ہو اور وہ اسے امارت یا خلافت کا اہل نہیں سمجھتا اور سادات، حسینؓ، ابن زبیرؓ کا یزید کی امارت کے متعلق موقف اس کی دلیل ہے۔

الحمدللہ ہم مجاہدین اور مسلمانوں کی اکثریت کے بارے میں طے ہے کہ

☆ہم اس کی اطاعت میں داخل نہیں ہوئے جس نے اپنے آپ کو اس منصب پر فائز کر لیا ہے اس لیے ہم اس کی اطاعت سے نکلے ہی نہیں۔

☆ہم نے جماعت کو چھوڑا ہی نہیں اور نہ ہی امام کے خلاف خروج کیا ہے کہ جس کی بیعت مسلمانوں نے کی ہو۔

☆ہم اس کی اطاعت سے نہیں نکلے اور نہ ہی اس کی بیعت کو توڑا ہے کیونکہ ہماری گردن میں ہمارے امیر کی بیعت ہے جسے ہم نے بخوشی قبول کیا ہے اور اللہ کے فضل سے وہ بہت سے علاقوں پر قابض ہے۔ افغانستان، پاکستان، خطہ عرب، براعظم ایشیا اور پوری دنیا کے لاکھوں کروڑوں مسلمان بخوشی ان کی بیعت میں ہیں...

کیا ہم اپنی بات میں سلف کے پیروکار ہیں؟ جی ہاں! حسینؓ، ابن زبیرؓ کہ جنہوں نے یزید کی بیعت کو شرعی نہیں جانا۔ امام احمدؒ کا قول اس حدیث کی تفسیر میں ہماری بات کی تائید کرتا ہے۔ امام خلالؒ نے ذکر کیا ہے کہ محمد بن ابی ہارون نے مجھے خبر دی کہ اسحاق نے ان سے بیان کیا کہ ابو عبداللہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بارے سوال کیا گیا:

"جو اس حال میں مر جائے کہ اس کا کوئی امام نہیں تھا وہ جاہلیت کی موت مرا"...اس کا کیا معنی ہے؟ ابو عبد اللہ نے جواب دیا "تم جانتے ہو امام کیا ہے؟ امام وہ ہے جس پر تمام مسلمان جمع ہوں اور کہیں کہ ہمارا یہ امام ہے۔ تو یہ اس کا معنی ہے"۔

امام فراع نے اس کی تالیق میں کہا:

"اور ظاہر ہے کہ یہ خلافت سب کے اکٹھا ہونے سے قائم ہو گی"۔

مسلمان آج کے زمانے میں اس بات پر جمع نہیں ہوئے کہ جس نے اپنے آپ کو بعض مجہول لوگوں کی بیعت سے خلیفہ بنالیا ہے وہ ان کا امام ہے بلکہ یہ بات بہت تھوڑے لوگوں نے کہی جنہیں ہم نہیں جانتے۔

چھٹا شبہ: اگر تم فلاں کو خلافت کا حق دار نہیں مانتے تو ہم نے انہیں اہل حل و عقد میں اچھی طرح پر کھا ہے ہمیں ان سے افضل کوئی نہیں ملا۔

جواب: یہ مردود قول ہے بلکہ مجاہدین اور مسلمانوں کے اہل فضیلت والے لوگوں میں ان سے اچھے لوگ ہیں۔ شیخ ابو محمد مقدسی نے اس جماعت کے بارے میں فرمایا:

"ضروری ہے کہ یہ کہا جائے کہ اگر اس جماعت کے علاوہ کوئی دوسری جماعت دنیا میں نہ ہوتی تو یہ علما اپنا علم اپنے امیر کی تائید میں پیش کرتے کیونکہ ان سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ بہتر ترین قائد پیش کیا جائے۔ کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ طواغیت اور مرتد حکام سے بہتر ہیں۔ لیکن اگر میدان مقاتل جماعتوں سے بھرپور ہو جن میں سے بعض قوت میں ان کے برابر ہوں تو منہج اور قیادت میں اس سے زیادہ افضل ہوں گی۔ پس کم تر کو بہتر پر ترجیح دینا جائز نہیں"۔

ساتواں شبہ: کیا جس نے اپنی ذات کے لیے خلافت کا دعویٰ کیا، مسلمانوں کی مشاورت کے بغیر کیا وہ اپنے پیروکاروں کو اپنی خلافت نہ ماننے والوں کے سر کاٹنے کا حکم دے؟ اس دعوے کے ساتھ کہ وہ صفوں کے درمیان انتشار پھیلانے والے ہیں، اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہ جس نے امام کی بیعت کی اور اسے اپنا ہاتھ پیش کیا، دل کی رضامندی ظاہر کی اور طاقت کے مطابق اطاعت کا اقرار کیا پس اسے چاہیے کہ وہ اس کی اطاعت کرے جتنی وہ استطاعت رکھتا ہے۔ اور اگر کوئی اور اس سے جھگڑا کرنے آئے تو اس کی گردن مار دے؟

جواب : پہلی بات: پہلے ہم اقلیت کی بیعت کے باطل ہونے کی بات کر چکے ہیں جس کی بیعت اقلیت کرے وہ شرعاً خلیفہ نہیں ہوتا جیسا کہ سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرت، خلفاء راشدین کی سیرت اور ابن تیمیہؒ کے اقوال سے اس کی دلیل ملتی ہے۔

دوسری بات: ہم پہلے اس حدیث کی تشریح میں امام احمد کا قول دیکھ چکے ہیں جس میں ہے کہ جو اس حال میں مر گیا کہ اس نے بیعت نہیں کی تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

تیسری بات: امام مالک کا قول بھی گزر چکا ہے کہ بزور قوت قابض آنے والے امام کی معاونت کے بارے میں۔

چوتھی بات: جس نے اپنے امیر کی بیعت توڑ کر اپنی بیعت کی طرف بلایا اس پر سب سے پہلے یہ حدیث منطبق ہوتی ہے اس کے لیے حق نہیں کہ اسے دلیل بنائے بلکہ وہ تو اس کے خلاف دلیل ہے۔

پانچویں بات: جس نے اپنے امیر کی بیعت توڑ کر اپنی بیعت کی طرف بلایا تو اس کی بیعت باطل ہے کیونکہ وہ باطل بات پر مبنی ہے کیونکہ جو باطل پر مبنی ہو تا وہ باطل ہے۔

چھٹی بات: اس شبے کی وجہ سے جو بدترین حالات ہوں گے ان کا تصور کریں کہ ایک انسان اپنے آپ کو مسلمانوں کے مشورے کے بغیر خلیفہ بنا دے اور اسے اکثریت قبول نہ کرے پھر وہ کچھ گروہ بھیج کر ان لوگوں کا قتال کرے جو کہ خلافۃ علی منہاج النبوہ کو قائم کرنے کی کوششوں میں ہیں اور ان میں سے بہت سے ان لوگوں سے پہلے ہی میدان جہاد میں ہوں نہ ہی ڈگمگائے ہوں نہ پیچھے ہٹے ہوں۔ اس طریقے سے یہ مسکین لوگ یہ سلوک جہادی گروہوں کے ساتھ کرتے ہیں تو فتنہ پھیلتا ہے اور اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے سے منسوب لوگوں کو مار ڈالتے ہیں اور مسلمانوں کے دشمن اسی بات کے منتظر ہیں اور اس بات سے خوش ہوتے ہیں پھر جو اس شبے کو درست مانتا ہے وہ تصور کرے کہ وہ کس مصیبت میں مبتلا ہے۔ یہ مسکین اپنے گھر سے جنت کی طلب میں نکلتا اور جہنم کے گڑھے کو پاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی:

"جو کوئی کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرتا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اللہ کا اس پر غضب اور لعنت ہے اور اس کے لیے دردناک عذاب ہے"۔

پھر کیا ہمارا یہ حق نہیں کہ ہم سوال کریں کہ مجاہدین کو منحرف فتاویٰ کے ذریعے اتنی شدید تکالیف دینے کی کیا وجہ ہے؟

آٹھواں شبہ: کیا خلافت کے اعلان کو مخصوص حالات کے سبب متاخر کرنا کوئی جرم ہے؟ میں اس سوال کا جواب تفصیل سے دوں گا لیکن اس سوال کے بعد کہ کیا یہ وقت خلافت کے اعلان کے لیے موزوں ہے؟ لیکن میں مختصراً جواب دیتا ہوں کہ صحابہ کرام نے حسینؓ کو یزید کے خلاف خروج سے منع کر کے گناہ گار نہیں ہوئے کیونکہ ان کی رائے تھی کہ اس وقت خروج سے کامیابی ممکن نہیں۔ جیسا کہ آگے آئے گا۔

وآخرُ دعوانا أن الحمدُ للہ رب العالمینَ، وصلی اللہ علی سیدِنا محمدٍ وآلِہ وصحبِہِ وسلمَ

والسلامُ علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتُہ

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

جہاد کو پہچانیے!

استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ

جماعت قاعدۃ الجہاد برصغیر کے ترجمان استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ کا عامۃ المسلمین کے خون کی حرمت اور جہاد کے اہداف و مقاصد کو واضح کرتا ہوا یہ بیان گزشتہ سال چارسدہ یونی ورسٹی اور نادرا دفتر، مردان میں مسلمان عوام کے قتل جیسے دل فگار واقعات کے رد عمل میں دیا گیا...تاکہ تحریک جہاد کو اُس کی اصل پر رکھنے، اہل اسلام کا خون بہانے کی بجائے اُن کی حفاظت پر مامور رہنے اور کفار اور اُن کے آلہ کار طواغیت کو اپنے نشانوں پر رکھنے کی ہر ممکن سعی کی جائے۔ گزشتہ دنوں صوبہ سندھ میں سیہون میں مزار پر ہونے والی کارروائی اور اس کے نتیجے میں بہنے والے ناحق خون کے سبب اس یاد دہانی کو پھر سے دہرانے، جہادی تحریک کو ہر طرح کے غلو اور زیادتی سے پاک رکھنے، قتال کے اصل میدان کی پہچان کروانے کی ضرورت 'شدت سے محسوس کی جانے لگی۔ اس لیے استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ کے بیان کو دوبارہ نشر کیا جا رہا ہے۔ [ادارہ]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نستعینہ و نستھدیہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم

قال اللہ تبارک و تعالی

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ اما بعد!

پاکستان اور پوری دنیا کے عزیز مسلمان بھائیو اور بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ!

حق اور باطل، شرعی اور غیر شرعی راستے اور جہاد اور فساد کے درمیان خطِ امتیاز برقرار رکھنا لازم ہے۔ یہ شریعت کا تقاضا ہے، اسی مقصد کے لیے اللہ رب العزت نے کتابیں نازل کیں اور انبیاء مبعوث فرمائے اور اسی کی خاطر یہ زمین اور آسمان قائم ہیں۔ ظلم اور عدل کے درمیان اس فرق کو واضح رکھنا علما، مجاہدین اور داعیانِ دین کا فرض ہے۔ ہماری تمام تر دوڑ دھوپ، جماعتوں اور تحریکوں کا مقصد بھی محض شریعت کی اتباع اور اللہ کی رضا ہونا چاہیے۔ اتباعِ شریعت ہو... کہ کوئی غم اور کوئی فکر نہیں، ہر تکلیف پر سعادت ہے اور ہر منزل پر کامیابی ہے... ان شاء اللہ! لیکن شریعت کی اتباع خدانخواستہ اگر نہ رہی... شرعی اور غیر شرعی افعال میں تمیز کا خیال نہ رکھا گیا تو یہ جماعتیں، یہ تحریکیں اور یہ ساری دوڑ دھوپ عبث اور بے کار ہے۔ نہ صرف یہ کہ دنیا میں بے فائدہ اور امت پر مزید بوجھ اور آزمائش ہیں بلکہ آخرت میں بھی یہ سب کچھ ہماری رسوائی، تباہی اور بربادی پر منتج ہو گا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنی شریعت کو حاکم کرنے اور باطل کو حق کے سامنے جھکانے کے لیے جہاد جیسی عظیم عبادت فرض کی ہے۔ اس جہاد کا تقاضا ہے کہ حق اپنی دعوت اور اپنے عمل میں سچ اور حق نظر آئے اور باطل اس کے سامنے ذلیل و رسوا ثابت ہو۔ شریعت کا علم بلند کرنے والے اپنے قول اور عمل میں اس قدر کھرے اور سچے ثابت ہوں کہ مقابل میں باطل پر اصرار اور جہالت کے دفاع کی خاطر لڑنے والا جب مرے تو یہ واضح نظر آئے کہ یہ ظلم کی حمایت کے جرم میں مردار ہوا۔ جب کہ حق سے محبت کرنے والا، اسلام پر مرمٹنے والا قتل ہو جائے یا پھانسی پر لٹکا دیا جائے تو اپنے اور پرائے سبھی کو اعتراف کرنا پڑے کہ اس نے حق کی گواہی دی، اللہ کی زمین پر اللہ کا قانون نافذ کرنے کے لیے قربانی دی اور باطل کے خلاف ڈٹنے کے عوض شہید ہوا۔

پاکستان میں جاری اس مبارک جہادی تحریک کا بھی یہی پیغام ہے کہ

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ

"تاکہ جو مرے تو بصیرت پر یعنی یقین جان کر مرے اور جو جیتا رہے، وہ بھی بصیرت پر یعنی حق پہچان کر جیتا رہے"۔

مگر چارسدہ یونی ورسٹی اور مردان میں نادرا دفتر کے سامنے مارے جانے والے شہید نوجوان کے بوڑھے والدین نے جب اپنے بیٹے کی میت دیکھی ہو گی تو وہ کیا سمجھے ہوں گے کہ ان کا بیٹا کیوں مارا گیا؟ ان کے بیٹے نے تو مسلمانوں کے خلاف اسلحہ نہیں اٹھایا تھا، اجرتی سپاہی بن کر مرتد فوج میں بھرتی بھی نہیں ہوا تھا، اللہ کی شریعت چاہنے والوں کو عقوبت خانوں میں تعذیب کا نشانہ نہیں بنایا تھا، امریکی ڈالر لے کر قوم کی ماؤں، بوڑھوں اور بچوں پر بمباریاں نہیں کی تھیں۔ پھر بوڑھے والدین کے ارمانوں اور خواہشوں کی جان کیوں لی گئی؟ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ؟ ان سے ان کے بڑھاپے کا سہارا کیوں چھینا گیا؟ ان کا بیٹا تو پڑھنے گیا تھا.... نادرا کے دفتر شناختی کارڈ بنوانے کھڑا تھا... اسے کیوں مارا گیا؟ مارنے والے کون ہیں؟ ظالم فوجی نہیں... خفیہ ایجنسیوں کے نقاب پوش غنڈے اگر نہیں... تو پھر کون ہیں؟

یہ وہ سوال ہے جو جواب چاہتا ہے اور یہاں وہ اہم لکیر ہے جسے برقرار رکھنا دین کی خاطر لڑنے اور مسلمانوں کا دفاع کرنے والے مجاہدین کا فرض بنتا ہے اور اسی مقصد کے لیے آج میں اپنی محبوب قوم سے مخاطب ہوں!

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ

حقیقت یہ ہے کہ چارسدہ اور مردان کے ان شہدا کے والدین کے بعد اگر کسی کو زیادہ دکھ ہے تو وہ ہم مجاہدین ہیں۔ روپے، پیسے اور شہرت کے پجاری حکمرانوں کو دکھ نہیں۔ مسلمانوں کی قاتل اس فوج کو تو خوشی ہے... یہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہے کہ ایسے واقعات ان کے کفر اور ظلم پر پردہ ڈال دیں گے۔ ہمیں اس لیے دکھ ہے کہ جو دعوت لے کر ہم نکلے

ہیں اور جس مبارک پیغام کے لیے ہم اپنی جانیں پیش کر رہے ہیں، وہ جہالت کے خلاف اسلام کا پیغام ہے، ظلم کے خلاف عدل کی دعوت ہے اور مظلوم کی حمایت میں ظالم کے خلاف جہاد کی آواز ہے۔ افسوس! کہ قتلِ مسلم ایسے قبیح افعال سے یہ مبارک جہاد اور اس کا پیغام بدنام ہو رہا ہے۔

پس! ہم اپنی محبوب قوم کے سامنے ایک مرتبہ پھر حق و باطل اور اچھے اور برے کے درمیان تمیز کی لکیر واضح کرنا چاہتے ہیں۔ نادرا کے دفتر کے سامنے عوام کا قتل ہو یا یونی ورسٹی کے طلبہ پر گولیاں چلانی ہوں، جہاد اور اہلِ جہاد کا مسلمان عوام کو مارنے ایسے جرائم سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم امریکہ اور امریکی سرپرستی میں قائم نظامِ کفر کے دشمن ہیں، پاکستان میں اس نظام کی قیادت جرنیل اور حکمران ہمارے دشمن ہیں، فوج اور مسلح اداروں کے اہلکاروں کی صورت میں یہ اجرتی قاتل ہمارا ہدف ہیں جو بندوق کی نوک پر یہ ظالمانہ کفریہ نظام ہم پر مسلط کیے ہوئے ہیں۔ ہم یہ باتیں سیاست اور عوام کی ہمدردیاں لینے کے لیے نہیں کہہ رہے۔

اللہ کی قسم! ہمیں اپنی آخرت کی فکر ہے، مبارک جہاد پر آئے ہوئے سوالیہ نشان کا غم ہے۔ اللہ کی شریعت کے نفاذ کے لیے ہم نکلے ہیں، اسی شریعت کا تقاضا ہے کہ ہم یہ حق بیان کریں اور اس پر عمل بھی کرکے دکھائیں۔ شیخ اُسامہ بن لادن رحمہ اللہ اور شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے مبارک قافلے کی دعوت... طرزِ عمل اور منہج گواہ ہے، دنیا بھر میں ظلم اور کفر کے خلاف ہماری جہادی کارروائیاں شاہد ہیں کہ مسلمانوں کو مارنے ایسی کارروائیوں کو ہم حرام اور فساد سمجھتے ہیں۔ ساتھ ہی ہم یہ بھی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اس قسم کی مجرمانہ کارروائیاں جو مجاہدین کے صاف شفاف اور مبنی بر عدل پیغام پر گرد ڈالتی ہیں، وہ بذاتِ خود اس نظامِ کفر کی تقویت کا سبب بھی بنتی ہیں۔

میں یہ بھی واضح کردوں کہ میں خود اگر نادرا دفتر، چارسدہ یونی ورسٹی یا اسکول کے سامنے ہوتا تو میری خواہش ہے کہ مسلمانوں کے دفاع اور جہادِ پاکستان کی حفاظت کی خاطر ان حملہ آوروں کو روک لیتا، چاہے بدلے میں وہ میری اپنی جان لے لیتے۔ مسلمانوں کی حفاظت اور ان کے ساتھ خیر خواہی کا یہ فرض ہی ہے جو ہمیں امریکہ اور امریکی غلام پاکستانی فوج کے خلاف میدان میں کھڑا رکھنے کا سبب ہے۔ جہاد کا تو مقصد ہی مسلمانوں کے دین، جان، مال اور عزت کی حفاظت ہے کجا یہ کہ جہاد کا نام لے کر مسلمانوں ہی کے جان و مال کو حلال کر لیا جائے۔

میرے محبوب مسلمان بھائیو! القاعدہ برصغیر کے لائحہ سے چند اہم نکات کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش کرنا یہاں ضروری سمجھتا ہوں:

اوّلا: مسلمان عوام ہمارے بھائی ہیں۔ ان کی حفاظت ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں اور ان کی جان، عزت اور ان کے گناہ گاروں تک کے اموال ہم اپنے اوپر حرام سمجھتے ہیں۔ گویا پاکستان کے بازاروں، اسکولوں، یونیورسٹیوں جیسے مقامات میں موجود مسلم عوام ہمارے بھائی ہیں۔ اِلاّ یہ کہ کسی خاص فرد کا کفر دلائلِ قطعیہ کی بنیاد پر علما کے سامنے ثابت ہو جائے۔ لہٰذا ان سب کی جان و مال پر ہاتھ ڈالنا ہم حرام سمجھتے ہیں۔

ثانیاً: ہم امریکہ، بھارت اور اس کے اتحادیوں کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں نیز پاکستان کے اندر شریعت کے راستے میں حائل امریکی غلام پاکستانی فوج اور حکمران بھی ہمارے دشمن ہیں جو نظامِ کفر کی قیادت اور حفاظت کرتے ہیں اور امریکی ڈالر لے کر مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں۔

ثالثاً: ہم یہ بھی واضح طور پر کہنا چاہتے ہیں کہ پاکستانی فوج اور سیکورٹی اداروں کے افسروں اور سپاہیوں کو مارنا عین عبادت ہے۔ مگر ان فوجیوں کی بیویوں اور ان کی بالغ و نابالغ اولاد کو مارنا ہم بالکل غیر شرعی سمجھتے ہیں۔ جب تک فوجیوں کی بالغ اولاد کا اپنے باپ کی طرح اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عملی جنگ میں حصہ ثابت نہ ہو، تب تک ان کی جان لینا ہمارے نزدیک حرام ہے۔ یہاں یہ بھی ملاحظہ ہو کہ مرتد فوجیوں کی بیویوں اور بالغ اولاد کے کفر کا فتویٰ آج تک عرب و عجم کے کسی جہادی عالم نے نہیں دیا جب کہ شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ اور شیخ ابو محمد مقدسی حفظہ اللہ جیسے کبار علمائے جہاد کے ایسے واضح فتاویٰ موجود ہیں جو فوجیوں کی اولاد اور بیویوں کے مارنے کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔

رابعاً: دین دشمن سیکولر جماعتوں کے ایسے قائدین جو شریعت کی راہ میں رکاوٹ ہیں، انہیں ہم دائرۂ اسلام سے خارج کہتے ہیں اور ان کو ہدف بنانا بھی جائز سمجھتے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ ان جماعتوں کے عام ووٹروں کی نہ تو ہم تکفیر کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں ہدف بنانا جائز سمجھتے ہیں۔

خامساً: جمہوریت کو ہم کفر سمجھتے ہیں مگر جمہوریت میں حصہ لینے والے ہر فرد کی تکفیر نہیں کرتے۔ دینی سیاسی جماعتوں کی جانب سے دین کی خدمت یا نفاذِ شریعت کی غرض سے پارلیمنٹ میں بیٹھنے کی تاویل ہم باطل سمجھتے ہیں لیکن نہ تو اس کی بنیاد پر ان دینی جماعتوں کی ہم تکفیر کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں ہدف بنانا ہم جائز سمجھتے ہیں۔ تاہم چونکہ ان کے اس فعل سے نظامِ کفر کو تقویت ملتی ہے، اس لیے جملہ دعوتی ذرائع استعمال کرتے ہوئے انہیں اس حرام فعل سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

یہ لائحہ جماعت قاعدۃ الجہاد کا مبنی بر بصیرت موقف ہے۔ یہ موقف علمائے حق اور قائدینِ جہاد کے عشروں پر محیط تجارب اور علمی تحقیق کا نچوڑ ہے۔ اسی کے مطابق ہم اپنے مجاہدین کی تربیت کرتے ہیں اور اسی کی طرف دوسرے مجاہدین کو دعوت بھی دیتے ہیں۔

اَلدِّینُ النَّصِیحَۃُ

"دین خیر خواہی کا نام ہے"۔

اس موقع پر اپنے محبوب بھائیوں، مجاہدین کے سامنے چند گزارشات پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں:

پہلی گزارش یہ ہے کہ ہم تمام معاملات میں اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔ خاص کر مسلمان کی جان کا معاملہ تو نہایت خطرناک ہے کہ اس کی حرمت کعبۃ اللہ کی حرمت سے زیادہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِغَيْرِ حَقٍّ

"پوری دنیا کا تباہ ہو جانا اللہ کی نگاہ میں کسی مسلمان کے ناحق قتل سے ہلکا ہے"۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ

"ہر مسلمان کی جان، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے"۔

مومن کا حرام فعل پر اصرار اور اس پہ ڈھٹائی تو بہت دور کی بات ہے، اس کی توصفت یہ ہے کہ وہ نیکی کرتے ہوئے بھی اللہ سے ڈرتا ہے کہ کہیں عمل رد نہ ہو جائے۔ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا مومنین وہ ہیں جو اللہ کی راہ میں دیتے ہیں وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ اور دل ان کے کپکپاتے ہیں۔ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ کہ انھوں نے لوٹ کے اللہ کی طرف جانا ہے۔ یعنی ان کے دل ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کا عمل مقبول ہونے کی بجائے مردود نہ ٹھہرے۔ صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں اللہ کے واضح دشمنوں کے خلاف لڑ رہے ہیں مگر اس کے باوجود ان کے دل لرز رہے ہیں کہ کہیں شریعت کے منافی کوئی عمل سرزد نہ ہو جائے، ریا اور خود نمائی نہ ہو، زبانوں پر استغفار ہوتا اور گڑگڑا کر اللہ سے مانگتے کہ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا اے ہمارے رب! ہماری غلطیاں معاف فرما! وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا ہمارے کاموں میں جو زیادتیاں ہم سے ہوئی ہیں، ان سے درگزر فرما! وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا ہمارے قدموں کو جما! وانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اور کفار کے مقابلے میں ہماری مدد فرما!

دوسری گزارش عمل سے پہلے علم کی ہے۔ عمل کے صالح ہونے کے لیے اخلاص کے بعد دوسری شرط موافقِ شریعت ہونا ہے۔ کس کو مارنا جائز ہے اور کس کو ناجائز! کس کا مال مباح ہے اور کس کا غیر مباح! کس سے دشمنی رکھنا لازم ہے اور کس سے دوستی و وفا ایمان کا جز ہے! اس کا علم ہر مجاہد پر فرض ہے۔ ان مسائل میں خود اجتہادی سے بچنا اور علمائے جہاد کی اتباع کرنا اپنے اوپر لازم کیجیے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو! أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ اللہ کی اطاعت کرو، اللہ کے رسول کی اطاعت کرو! وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ اور اولوالامر کی اطاعت کرو!

اولوالامر سے مراد یہاں علمائے حق ہیں نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو! إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ جب تم جہاد کرتے ہو اللہ کے راستے میں فَتَبَيَّنُوا تو تحقیق کر لیا کرو!

تیسری درخواست یہ ہے کہ واضح اور متفق علیہ نوعیت کے اہداف تک محدود رہیے۔ ایسے اہداف کو نشانہ بنائیے جن پر نہ علمائے جہاد کو اعتراض ہو اور نہ ہی عام مسلمانوں کے لیے اس کا سبب سمجھنا مشکل ہو۔ مگر اس کے برعکس علمِ شرعی اور عام مسلمانوں کے فہم کا خیال رکھے بغیر نت نئے اہداف ایجاد کرنے کا شوق نہایت ہلاکت خیز ہے، قافلۂ جہاد کے لیے خودکشی ہے۔

چوتھی درخواست یہ ہے کہ اپنا جذبہ، غصہ اور دشمنی شریعت کے تابع کیجیے۔ مجاہد کی تو تعریف ہی یہ ہے کہ وہ اپنے مزاج کو شریعت کے تابع کرنے کے لیے سب سے پہلے اپنے نفس سے لڑتا ہے۔

الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللهِ

"مجاہد تو وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کے لیے اپنے نفس سے لڑتا ہے"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین صفات نجات دلانے والی ہیں۔ ان میں سے ایک؛

الْعَدْلُ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ ہے

یعنی رضا اور ناراضی، خوشی اور غصے میں عدل پر قائم رہنا۔

پانچویں درخواست مجاہدین کے امرا اور قائدین کی خدمت میں پیش کروں گا۔ جہاد اور اس کی دعوت کی مصلحت یہ ہے کہ برائی کو برائی کہا جائے خواہ اس کے مرتکب ہم یا ہمارے ساتھی ہی کیوں نہ ہوں اور اچھائی کو اچھائی کہا جائے چاہے اسے کرنے والا ہمارے علاوہ کوئی اور ہی کیوں نہ ہو۔ اس میں جہاد کی قطعاً کوئی مصلحت نہیں ہے کہ ہم اپنی یا اپنے ساتھیوں کی غلطیوں اور غیر شرعی افعال کی اصلاح کرنے کی بجائے ان کا دفاع کریں اور وقتی مصلحتوں کو دین کی مصلحت پر ترجیح دیں۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو! كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ مضبوطی سے عدل پر قائم رہو! شُهَدَاءَ لِلَّهِ اللہ کے لیے گواہی دینے والے وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ اگرچہ یہ گواہی تمہیں اپنے خلاف دینی پڑے أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ یا والدین اور عزیز و اقارب کے خلاف۔

چھٹی درخواست یہ ہے کہ اپنی صفوں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرض کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔ کفار اور مرتدین کے خلاف جہاد کے محاذ کے ساتھ ساتھ ہمارے دو اور اہم محاذ بھی ہیں؛ اپنی اصلاح کا محاذ اور مجاہدین کو خیر کی طرف بلانے، انہیں نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا محاذ۔ ان سب محاذوں پر ہم توجہ دیں گے تو اللہ کی ناراضی سے بچ سکیں گے۔ اللہ کے دشمنوں پر بھی غالب ہوں گے اور امت کے مظلوموں کی دادرسی بھی ہو سکے گی۔ حضرت ابوالدرداءؓ کا فرمان ہے: إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ بِأَعْمَالِكُمْ تم اپنے اعمال ہی کے بل بوتے پر لڑتے ہو۔

برائی سے نہ روکنا نہایت بڑا گناہ ہے اور اس کا وبال نیک و بد اور اچھے اور برے سب لوگوں پر آتا ہے۔ بنی اسرائیل کی تباہی اور انبیاء تک کی زبان سے ان پر لعنت کا سبب بھی برائی دیکھ کر اس پر خاموش رہنا تھا۔

كَانُواْ لاَ يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ برائی ہوتی تھی اور اسے منع نہیں کرتے تھے، لَبِئْسَ مَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ بہت ہی برا کام تھا جو وہ کرتے تھے!

ساتویں درخواست مامورین مجاہدین کی خدمت میں پیش کروں گا۔

میرے عزیز اور محبوب بھائیو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لا طَاعَةَ لأَحَدٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ

"اللہ کی نافرمانی میں کوئی اطاعت نہیں! اطاعت نیکی اور معروف میں ہے"۔

اگر امیر منکر کا امر دینے والا ہو تو اس امر کے سامنے انکار کرنا ہی ایمان کا تقاضا اور مجاہد کی نشانی ہے۔ امیر کے غیر شرعی حکم پر بھی اگر ہم سر ہلانے اور عمل کرنے والے بن جائیں تو پھر فوج میں اور ہم میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟ ہم میں سے ہر ایک نے اللہ کے سامنے تنہا کھڑے ہونا ہے۔ یہ جماعتیں اور تحریکیں اگر اللہ کی رضا کے حصول میں معاون ہوں تو یہ نعمت ہیں وگرنہ قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے کوئی جماعت اور کوئی تحریک نہیں بچا سکے گی۔

آٹھویں عمومی درخواست سب مجاہد بھائیوں سے کروں گا کہ مسلمانوں کے سامنے درشتی نہ دکھایئے بلکہ نرمی دکھایئے اور ان پر شفقت کیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی صفت أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ بیان فرمائی ہے۔ پاکستانی عوام مسلمان ہیں۔ ہاں! گناہوں اور خطاؤں کے باوجود اکثریت کا حکم مسلمان ہونے کا ہے۔ مسلمانوں سے محبت، شفقت اور خیر خواہی کا تعلق رکھنا جب کہ ان کے سروں پر نظامِ کفر مسلط کرنے والے شریعت کے دشمنوں سے عداوت اور جہاد کرنا اللہ کے محبوب بندوں کی نشانی ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو! مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ تم میں سے جو اللہ کے دین سے پھر گئے فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بِقَوْمٍ تو اللہ ایسی قوم کو تمہارے جگہ لے آئے گا... يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ اس قوم سے اللہ کی محبت ہو گی اور وہ اللہ سے محبت کرے گی... أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مومنین پر نرم ہوں گے... أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ کفار کے لیے سخت ہوں گے۔ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہوں گے.... وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

ہماری زبان یا ہاتھ سے اگر کسی مسلمان کو نقصان پہنچ رہا ہو تو مجاہد تو دور کی بات، حقیقی مسلمان بھی ہم نہیں بن سکتے۔

الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

''مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں''۔

یہ بھی ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم اس ظالمانہ نظام سے نجات پا سکتے ہیں، شریعت نافذ کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے رب کو راضی کر سکتے ہیں جب تک کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے خیر خواہ ثابت نہ ہوں۔

اپنے بھائیوں سے آخری گزارش میری یہ ہے کہ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا اپنے طرزِ عمل سے ہم اسلام کی محبت پھیلانے والے بنیں، اللہ کے دین سے متنفر کرنے والے نہ بنیں۔ آپ کا ہر بیان اور ہر کارروائی لوگوں کے دلوں میں جہاد کی محبت بٹھانے والی ہو۔ ہم ایک دعوت، ایک پیغام اور ایک مقصد لے کر اٹھے ہیں۔ ہمارے اس مبارک مقصد پر گرد ڈالنے اور ہمیں ہمارے اپنوں ہی میں بدنام کرنے اور قابلِ نفرت بنانے کے لیے تمام شیاطینِ انس و جن اور سب دشمن ایک ہو گئے ہیں۔ پس ہماری ہر کارروائی، ہر قدم اور ہر قول ہماری اصل پہچان پر پڑی گرد صاف کرنے والا ہو۔

اور یہ بھی سنیے، میرے مجاہد بھائیو! اللہ کی قسم! اگر ہم سب شہید ہو جائیں اور ہمارے بچے بھی، مگر ہماری دعوت کو نکھار ملے، اللہ کے دین کی طرف بلانے اور شریعت کے قیام کے لیے جہاد کی اس دعوت کو ہماری قوم میں مقبولیت مل جائے تو یہ ہمارے لیے سعادت کی بات ہے۔ لیکن جہاد کی اس دعوت کا مقدس چہرہ اگر ہماری خطاؤں کی وجہ سے مسخ ہو جائے تو یہ ظلم ہے مجاہدین کے ساتھ، ظلم ہے اللہ کے دین کے ساتھ اور اپنی اس مظلوم قوم اور امت کے ساتھ۔

آگے بڑھنے سے پہلے اس امت کے حقیقی قائدین اور نہایت ہی گراں قدر حق گو علمائے کرام کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ہم آپ کے شاگرد، آپ کے فرزند اور آپ کے محافظ ہیں۔ قافلۂ جہاد کے ساتھ کسی بھی درجہ کا آپ کا تعلق ہمارے لیے سرمایہ اور

سعادت ہے۔ میدانِ جہاد علما سے خالی نہیں ہے مگر یہ تعداد کفایت بھی نہیں کرتی۔ میدان میں آج پہلے سے زیادہ آپ کی ضرورت ہے۔

جہاد کے اندر خطاؤں کا علاج ہی یہی ہے کہ علما زیادہ سے زیادہ میدان میں ہوں۔ علما کا تعلق مجاہدین کے ساتھ قوی ہو گا تو قافلۂ جہاد امت کے لیے مزید خیر کا باعث بنے گا۔ پس ہماری رہنمائی کیجیے۔ آپ کی طرف سے مبنی بر عدل احتساب میں ہم اپنی دنیا اور آخرت کی کامیابی دیکھتے ہیں۔ اللہ آپ کے علم اور عمل میں برکت ڈالے۔ آمین یارب العالمین!

آخر میں، میں پاکستان میں بسنے والے محبوب مسلمانوں کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ظالم فوج اور خائن حکمران آپ کے خیر خواہ نہیں، دشمن ہیں۔ یہ اللہ کے باغی ہیں، امریکہ کے غلام ہیں۔ روپے، ڈالر اور شہوت کے پجاری ہیں اور لاکھوں مسلمانوں کے قاتل ہیں۔ خود اپنے بھی دشمن ہیں اور اپنی اولاد کے بھی مجرم ہیں۔ آپ کی راحت، سکون، خوشی، دنیا و آخرت کی عزت اور کامیابی رحیم و کریم رب کی پاک شریعت میں ہے۔ مگر یہ فوج اسی شریعت کے راستے میں حائل ہے۔ آپ کے خیر خواہ وہ مجاہدین ہیں جو اللہ کی اس شریعت اور آپ کی حفاظت کی خاطر امریکہ اور اس کے غلاموں سے بر سرِ پیکار ہیں، ان کا جہاد شریعت کا پابند جہاد ہے۔ اچھے برے، ظالم و مظلوم، شرعی و غیر شرعی راستے میں تمیز کرنے والے جہاد اور مجاہدین کو پہچانیے اور ان کا ساتھ دیجیے!

اصل و نقل، اچھے اور برے ہر جگہ ہوتے ہیں، اسی میں اللہ کی طرف سے امتحان ہے اور یقین رکھیے کہ اس ملک کا مقدر شریعت ہے، ظلم کی یہ رات بہت جلد چھٹنے والی ہے۔ ان شاءاللہ! اس پُر نور صبح کی خاطر پوری کی پوری ایک نسل قربانیاں دے چکی ہے۔ شریعت کے ان پروانوں کی یہ دربدریاں، قید و بند، شہادتیں، پھانسیاں اور قربانیاں یوں ہواؤں میں تحلیل نہیں ہوں گی ان شاءاللہ! اس حق کی خاطر قربانی دینے کی دیر تھی تو آج الحمدللہ خیبر تا کراچی ایک ایسا قافلہ وجود میں آچکا ہے جو محض اسلام کا نام لینے والا ہی نہیں بلکہ اسلام کو نافذ دیکھنے کے لیے شہادتوں اور قربانیوں کی ایک طویل تاریخ رقم کر چکا ہے اور آج تک کر رہا ہے۔

اللہ ہمیں اس مبارک قافلے میں شامل فرمائے اور اپنی شریعت کے نور سے منوّر، آنے والی اس صبح کی خاطر ہمارا وقت اور خون بھی قبول فرمالے جس کی آمد اب زیادہ دور نہیں۔ آمین یارب العالمین!

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

وصلی اللہ تعالیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

☆☆☆☆☆

ہزیمت، دشمنانِ اسلام کا مقدر ہے!

”اکثر ہم اس مال و دولت کو دیکھتے ہیں کہ جو دشمن، اسلام کے خلاف جنگ میں جھونک رہا ہے... یہ انتہائی حیران کن ہے... اور آپ سوچتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے ان کو کس قدر نوازا ہے اور ان کے قبضے میں کس قدر کثیر ذرائع ہیں، جو وہ اسلام کے خلاف ہی خرچ کر رہے ہیں۔ ہم اکثر شکوہ کرتے ہیں کہ میڈیا بھی ان کے کنٹرول میں ہے، دنیا کے تمام موثر اخبارات بھی، وہ دنیا کے تمام کامیاب ریڈیو سٹیشنز کو کنٹرول کرتے ہیں... حکومتیں اور حتیٰ کہ دنیا کے تمام ممالک کی پولیس بھی ان کے کنٹرول میں ہے۔ ان کے پاس اس قدر مال و دولت ہے۔ ہمارے پاس تو ایسے کوئی وسائل ہی نہیں کہ ان کا مقابلہ کر سکیں جب تک کہ ہمارے پاس ان سے نمٹنے کے لیے ایسے ہی متبادل ذرائع موجود ہوں۔ ہمارے پاس ایسا کوئی طریقہ ہی نہیں کہ ہم ان کا آمنے سامنے مقابلہ کریں۔ کیونکہ وسائل میں ہم ان کے برابر ہو ہی نہیں سکتے۔ پھر ہم سوچتے ہیں کہ ہم سیاست کا ذریعہ استعمال کرتے ہیں۔ انہیں شکست دینے کے لیے ہم سفارتی ذرائع بروئے کار لاتے ہیں۔ لیکن... اللہ سبحان و تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ (الانفال: ۳۶)

”بلاشبہ یہ کافر لوگ اپنے مالوں کو اس لیے خرچ کر رہے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں سو یہ لوگ تو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہی رہیں گے، پھر وہ مال ان کے حق میں باعثِ حسرت ہو جائیں گے۔ پھر مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگوں کو دوزخ کی طرف جمع کیا جائے گا“۔

چنانچہ انہیں اپنا مال، جنگ میں خرچ کرنے دیجیے کیونکہ یہی تو ان کی شکست کا سبب بنے گا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ وہ جنگوں میں مال خرچ کریں گے اور شکست کھائیں گے۔ تو ہمیں اس بات پر خوش ہونا چاہیے کہ وہ لوگ اپنا سارا مال و ذرائع اسلام کے خلاف خرچ کر رہے ہیں جس کا مطلب ہے کہ اسلام کی فتح قریب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ

”پھر وہ مال ان کے حق میں باعثِ حسرت ہو جائیں گے“۔

جو مال وہ خرچ کرتے ہیں، وہ ان کے لیے حسرت بن جائے گا۔ وہ پشیمان کیے جائیں گے اور پھر شکست کھا جائیں گے“۔

امام انور العولقی رحمہ اللہ تعالیٰ

داعش کے گمراہ منہج کو آشکار کرنا ہر صاحب استطاعت مسلمان کی ذمہ داری ہے

شیخ آدم یحییٰ غدن کی ریسر جنس سے گفتگو

جماعت القاعدۃ الجہاد برصغیر کے انگریزی ترجمان رسالے 'ری سرجنس' کا شمارہ نمبر ۲/ایک ایسے جہادی قائد کے تفصیلی انٹرویو پر مشتمل ہے، جنہوں نے کفر کے اندھیروں میں آنکھیں کھولیں لیکن فطرت سلیم اور قلبِ منیب کے حامل اس بندۂ خدا نے اوائل عمری میں ہی حق کی تلاش کا سفر شروع کر دیا۔ ایک ایسے معاشرے میں جہاں کفر و طاغوت کی سیاہیاں چہار سُو پھیلی ہوئی تھیں، معصیت و فجور کی منہ زور آندھیوں نے پوری فضا کو مسموم کر رکھا تھا۔ ایسے ماحول میں ایک پاکیزہ فطرت نفس اٹھتا ہے اور اپنے خالق و مالک کی تلاش کا عزم لے کر نکلتا ہے۔ پھر اُس کا کریم رب بھی اُسے بھٹکنے کے لیے نہیں چھوڑتا بلکہ ایسی دست گیری فرماتا ہے کہ ہدایت و سعادت کا ہر دروازہ اس کے لیے کھلتا چلا جاتا ہے۔ ہجرت کی راہوں کا انتخاب ہوتا ہے تو پر کٹھن اور پر صعوبت راستے 'پر عزم اور ایمان و عمل کے جذبے سے پر جوش 'آدم' کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آسان ہوتے چلے جاتے ہیں! ایمان، ہجرت، رباط، جہاد، قتال فی سبیل اللہ اور دعوت الی اللہ کے راستوں کا یہ مسافر بالآخر اپنی منزل مراد پا گیا اور دنیوی و اخروی فلاح و کامیابیوں کے تمام خزانے اپنے دامن میں سمیٹتا ہوا 'مہربان اور قدردان رب کے دربار میں حاضر ہو گیا۔

اس انگریزی انٹرویو کا ترجمہ ماہنامہ نوائے افغان جہاد میں سلسلہ وار شائع ہو گا، ان شاء اللہ [ادارہ]۔

ری سرجنس: آپ نے پہلے بھی 'جیا' کی طرف اشارہ کیا تھا۔ یہ ایک ایسا نام ہے جو خود ساختہ ''خلافت'' کے انحراف اور تکفیری منہج کے بارے میں بات کرتے ہوئے بار بار سامنے آتا ہے اور آپ نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ آپ ہمیں 'جیا' کے بارے میں مزید کیا بتا سکتے ہیں؟

آدم: جب الجزائر میں انتخابات کی منسوخی کے بعد اقتدار پہ قابض فرانسیسی اور امریکی حمایت یافتہ سیکولر قومی فوجی کمیٹی کے خلاف جہاد نے زور پکڑا تو مسلح اسلامی جماعت (جس کو جیا بھی کہتے ہیں جو کہ فرانسیسی زبان میں اس کے نام کا مخفف ہے) حکومت کے خلاف لڑنے والے گروپوں میں سب سے زیادہ نمایاں جماعت کے طور پہ سامنے آئی۔ ان مذکورہ انتخابات میں کامیابی جبہۃ النہضہ کی جماعت سے وابستہ اسلام پسندوں کے قدم چومنے کو تیار تھی۔ میں نے ان ساتھیوں سے جو اس جہاد کے دوران میں الجزائر میں موجود تھے، یہ سنا ہے کہ ۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۵ء تک کا عرصہ ''جہاد کا سنہرا دور تھا'' اور اس میں سب سے بڑا کردار 'جیا' نے ادا کیا تھا؛ اور جب بہت سارے چھوٹے چھوٹے گروپ اس میں ضم ہو گئے تو یہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی گئی اور ایسا نظر آنے لگا کہ حکومت اس جنگ میں شکست کے دہانے پہ کھڑی ہے۔

مگر افسوس کہ ۱۹۹۵ء میں قیادت کی' تبدیلی اس جماعت کے منہج میں ایک خطرناک گمراہی اور مہلک خرابی کا باعث ثابت ہوئی۔ ایسی گمراہی جو سب سے پہلے ''داخلی طور پہ تطہیر'' کے نام پر ان مجاہدین کے قتل کی صورت میں ظاہر ہوئی جن کے قیادت کے ساتھ اختلافات تھے یا جن کے بارے میں یہ شبہ تھا کہ ان کو قیادت سے اختلافات ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ کسی بھی شخص کو انتہائی معمولی چیزوں... مثلاً اگر ایک بار بھی بغیر پگڑی کے دکھائی دینے پہ یا شلوار ٹخنوں سے اوپر نہ ہونے کی صورت میں قید کیا جا سکتا تھا... بلکہ قتل تک کر دیا جاتا تھا۔

اگر ہزاروں نہ بھی ہوں تو اس میں تو کوئی شک نہیں کہ سیکڑوں مجاہدین کا اس طریقے سے صفایا کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس جماعت نے اپنے عسکری اہداف میں وسعت اختیار کرتے ہوئے ان لوگوں کو بھی اپنی فہرست میں شامل کرنا شروع کر دیا جن کا کسی بھی طور' اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس سب کے نتیجے میں معصوم اور نہتے الجزائری عوام، مرد، عورتوں اور بچوں کے قتل عام کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا اور ان کو اپنے گھروں اور جعلی چوکیوں پہ بندوقوں، چھریوں سے اور ٹوکوں سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ایک طرف تو یہ سب کچھ ہوتا رہا اور دوسری طرف مرتد سیکورٹی اہل کار اطمینان اور سکون کے ساتھ اپنی قریبی بیرکوں اور معسکروں میں فارغ وقت گزاری کرتے رہے (جو کہ ظاہری سی بات ہے کہ اب 'جیا' کے بنیادی اہداف میں سے نہیں رہے تھے اور جیا کی تمام تر توجہ ''مرتد الجزائری عوام'' کا صفایا کرنے پہ مرکوز ہو چکی تھی)۔

بالآخر جیا کے جرائم اور مظالم کی وجہ سے باقی گروپ اور افراد جیا کی اس کج روی کی ضد میں اس کے خلاف متحد ہونے پہ مجبور ہو گئے۔ ان میں سے بیشتر جماعت سلفیہ برائے دعوت و قتال کے جھنڈے تلے متحد ہوئے جو کہ بعد میں مغرب اسلامی میں تنظیم قاعدۃ الجہاد کی صورت اختیار کر گئی۔ ان کو کئی سال بامر مجبوری جیا سے لڑنا پڑا۔ ان میں سے تین سال صرف جیا کے خلاف لڑنے پہ صرف ہوئے۔ یعنی جیا کی جانب سے درپیش خطرے کی شدت کا یہ عالم تھا کہ اس کے خلاف لڑنے والے کامل تین سالوں تک مرتد حکومت اور اس کے ایجنٹوں کے خلاف اقدامی کارروائیاں نہ کر پائے۔

جب میں نے شروع شروع میں مجاہدین میں شمولیت اختیار کی تو اس وقت جیا ایک فعال قوت تھی۔ وہ اس وقت بھی باقاعدگی سے ان ہولناک قتل عام کی وارداتوں میں مصروف تھی جن کی وجہ سے وہ بدنام ہوئی۔ لوگ ابھی ایک صدمے کی کیفیت میں تھے اور جو کچھ ہو رہا تھا اسے سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ گمراہی کا شکار جیا بالآخر ختم ہو گئی مگر اس کی یادیں جہاد اور مجاہدین کو لاحق ان خطرات سے ایک واضح انتباہ کے طور پہ زندہ ہیں جو دینی علم سے بے اعتنائی، شدت پسندی اور تعصب سے جنم لیتے ہیں۔

جیا کی گمراہی صرف الجزائر کے جہاد کے حق میں ایک بڑا دھچکا نہ تھا، بلکہ یہ پوری جہادی تحریک کے لیے ایک صدمہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ مجاہدین قائدین، علما اور مفکرین ہمیشہ سے الجزائر کے تجربے کا مطالعہ اور اس کے بارے میں بات کرتے رہے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اسے بھول جائیں اور یہ تجربہ کہیں اور دہرایا جائے۔

جہاں تک ان مماثلتوں کی بات ہے جو جیا اور دولت اسلامیہ کے درمیان پائی جاتی ہیں تو کوئی اس بات کا انکار نہیں کر سکتا کہ ان دونوں جماعتوں کے درمیان چونکا دینے والی مماثلتیں ہیں۔ تاہم، جیا کے منفی اثرات زیادہ تر الجزائر تک ہی محدود رہے (اگرچہ ان کے انحرافات کے اثرات مجموعی طور پہ جہادی تحریک پہ محسوس کیے جاتے رہے ہیں)، جب کہ دولت اسلامیہ کے منفی اثرات مقامی سطح پہ ظاہر ہونے کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں مرتب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ وہ گمراہ کن پروپیگنڈا مہم ہے جو دولت اسلامیہ 'جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے پھیلا رہی ہے۔ یہ ایک ایسی مہم ہے جس کا ہدف دنیا کے ہر خطے میں موجود مسلمان اور مجاہدین ہیں اور اس کا مقصد انہیں دولت اسلامیہ کا حامی بنانا ہے۔

جہاں تک میں جانتا ہوں کہ گمراہی کا شکار جیا نے کبھی بھی الجزائر سے باہر اپنی توسیع، پڑوسی ممالک اور دیگر میادین جہاد میں موجود برادر جماعتوں کے اندر اپنے خیالات پھیلانے کے عزم کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ اس کے برعکس وہ الجزائر سے باہر سے آئے ہوئے مجاہدین کو شک کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور انہیں ناپسند کرتے تھے اور ان میں سے کئی کو تو نکال دیا اور کئی کو قتل کر کے ختم کر دیا۔

یہ گمراہ ''دولت اسلامیہ'' کی صورت حال سے بالکل برعکس ہے، جو کہ پھرتی سے اپنے دائرہ کار کے باہر سے آنے والے ہر شخص کو بھرتی کر لیتی ہے اور جتنا ممکن ہو زیادہ سے زیادہ ممالک کو اپنی فرضی ''خلافت'' کے ''صوبے'' بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ اس لیے میں اس بات پہ یقین رکھتا ہوں کہ ہم اس نام نہاد ''دولت اسلامیہ'' کے بارے میں خاموشی اختیار کرنے اور دھمکیوں اور دباؤ کے سامنے گھٹنے ٹیکنے کے کسی طور بھی متحمل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ امت کو اس گمراہ جماعت کے بارے میں خبردار کرنا اور اس کے گمراہ منہج کو آشکار کرنا ہر صاحب استطاعت مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کو نبھانے میں مزید ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کرنے اور غفلت برتنے سے امت مسلمہ کے جہاد پہ انتہائی مہلک اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

ری سر جنس: مگر ان کے گمراہ منہج اور ان میں سے بعض کی جانب سے گھناؤنے جرائم کے ارتکاب کے باوجود بہر حال وہ مسلمان ہیں۔ تو کیا ایک مسلمان جماعت کی غلطیوں پہ توجہ مرکوز کرنا صحیح ہے وہ بھی ایک ایسے وقت میں جب کہ وہ دشمنوں کے نشانے پہ ہو جیسا کہ دولت اسلامیہ کو ہدف بنایا جا رہا ہے؟

آدم: میں اس سوال کا جواب تین نکات کی صورت میں دینا چاہوں گا:

سب سے پہلی بات سمجھنے کی یہ ہے کہ امت مسلمہ عمومی طور پہ اور مجاہدین بالخصوص اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کے خلاف ایک انتہائی شدید اور مسلسل جنگ میں مصروف ہیں اور تمام تر اشارے اسی جانب ہیں کہ یہ جنگ جلدی ختم ہونے والی نہیں۔ خود امریکیوں نے یہ کہا ہے کہ دولت اسلامیہ کے خلاف جنگ مہینوں نہیں بلکہ کئی سالوں پہ مشتمل ہو گی۔ اس وجہ سے دولت اسلامیہ کو اسلامی دنیا میں اپنی تشہیر کرنے اور اپنے پاؤں پھیلانے کا اچھا خاصا وقت مل گیا ہے۔ لہٰذا ہم اگر آج اس جماعت کی گمراہی کو واضح نہیں کریں گے تو کب کریں گے؟

کیا ہمیں اس وقت اس کے اصل چہرے کو بے نقاب کرنا چاہیے جب یہ جہادی تحریک کو اپنے قبضے میں لے چکی ہو گی اور اسے گمراہ کر چکی ہو گی؟ کیا ہمیں اس کے بارے میں لوگوں کو اس وقت آگاہ کرنا چاہیے جب یہ اس سب کو تباہ کر چکی ہو گی جس کو حاصل کرنے کے لیے امت پچھلی ایک صدی سے سخت جدوجہد میں مصروف ہے۔

دوسری بات، کم از کم ہم القاعدہ سے تعلق رکھنے والے مجاہدین اصولی منہج سے دوسری اسلامی جماعات کے انحراف اور مسلمانوں کے خلاف ان کے ہاتھوں سرزد ہونے والے جرائم کو مسلسل آشکار کرتے رہے ہیں، اگرچہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کے جارحانہ حملوں کی زد ہی میں کیوں نہ ہوں؛ مثال کے طور پہ فلسطین میں موجود حماس کی جماعت اور حال ہی میں مصر میں موجود اخوان المسلمین کے اوپر ہماری جانب سے کی جانے والی تنقید دیکھی جا سکتی ہے۔ تو ایسا کیوں ہے کہ جب ہم دولت اسلامیہ کے واضح جرائم اور گمراہیوں پہ تنقید کرتے ہیں تو کچھ لوگ ہمیں اس معاملے میں اپنے طریقہ کار سے روگردانی کرنے کا مورد الزام ٹھہراتے ہیں؟

تیسری اور آخری بات، دولت اسلامیہ کو کوئی حق حاصل نہیں کہ اگر ہم اسے اس کی مشکلات اور سختیوں سے بھرے وقت میں اسے تنقید کا نشانہ بناتے ہیں تو وہ اس بات کا شکوہ کرے۔ کیونکہ اس کے اپنے ترجمان نے خود اخوان المسلمین اور سلفیوں کو ''سیکولر بے دینوں سے بھی زیادہ بدتر اور برا'' قرار دیا تھا جب کہ وہ بھی ایسی ہی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے اور مصر کی گلیوں میں انہی سیکولروں کے ہاتھوں ان کا قتل عام کیا جا رہا تھا؟!

اور کیا دولت اسلامیہ نے شام کے مسلمانوں اور مجاہدین کی ان باتوں پہ آنکھیں بند کیے رکھیں جنہیں وہ ان کی غلطیاں شمار کرتے تھے جب انہیں بشار الاسد اور اس کے ساتھ شامل لٹیروں کے ہاتھوں نشانہ بنایا جا رہا تھا؟ یا اس نے اس کے برعکس جیسے ہی شام میں اپنی موجودگی کا اعلان کیا تو ان پہ تنقید کرنا، ان کی تردید کرنا اور ان کے دین اور ان کی نیتوں کے بارے میں شکوک و شبہات پھیلانا شروع کر دیئے۔ جس کے نتیجے میں بالآخر دولت اسلامیہ اور ان کے درمیان خونی فتنے نے جنم لیا۔ وہ خونی فتنہ جس کو ختم کرنے کے لیے کی جانے

والی تمام کوششوں اور مطالبات کو نظر انداز کرتے ہوئے اس نے اسے ختم کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ سب کچھ اس حقیقت کے باوجود کیا گیا کہ شام کے مسلمان اور مجاہدین مسلسل کافر بشار اور اس کے ساتھ شامل لٹیروں کی توپوں کی زد میں تھے (اور ابھی بھی ہیں) جن کا مقصد ان کو صفحہ ہستی سے مٹانا ہے۔

ری سر جنس: القاعدہ سے تعلق رکھنے والے بیش تر دیگر نمایاں کارکنان اور قائدین کی طرح دولت اسلامیہ کی گمراہیوں کے خلاف سخت موقف رکھنے کی وجہ سے گزشتہ سال سے شدید تنقید اور بدنام کرنے کی مہم کی زد میں ہیں۔ یہاں تک کہ کچھ افراد تو اس میں اس قدر آگے چلے گئے کہ انہوں نے آپ کو مغرب کے ڈبل ایجنٹ گردانا اور آپ کو ''لارنس آف افغانستان'' اور ''لارنس آف القاعدہ'' اور اس جیسے دیگر خطابات دینا بھی شروع کر دیا۔ کیا آپ کو رسوا اور بدنام کرنے کی اس مہم نے آپ کو آزردہ کیا ہے یا آپ کے نقطہ ہائے نظر پہ کوئی اثر ڈالا ہے؟

آدم: ہر اس شخص کو، جو عوام کی نظروں کے سامنے رہتا ہو، اس طرح کے احمقانہ اور بچوں کی طرح ایک دوسرے کے نام رکھنے جیسے رویوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یہ سیکھنا پڑتا ہے کہ اس سے کیسے نمٹا جائے؛ آپ کو اسے اپنے ذہن سے جھٹک کے اس طرح آگے بڑھنا ہوتا ہے گویا کہ کچھ ہوا ہی نہیں۔ لہٰذا آپ کے سوال کا جواب ہے ''نہیں''۔ اس منفی رد عمل نے نہ ہی تو مجھے دل شکستہ کیا اور نہ ہی میرے موقف پہ کوئی اثر ڈالا ہے۔

ری سر جنس: کیا یہ بات صحیح ہے کہ شیخ ابو خالد السوریؒ کی رثا میں آپ نے دولت اسلامیہ پہ خارجی ہونے کا الزام عائد کیا ہے؟

آدم: نہیں! میں نے ان کے رویوں کو تکفیریوں اور خارجیوں کے رویوں سے تشبیہ ضرور دی ہے مگر اس کو یا اس کے ارکان کو واقعتاً تکفیری یا خارجی نہیں کہا۔ تاہم، وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ یہ جماعت جو اپنے آپ کو دولت اسلامیہ کے نام سے موسوم کرتی ہے، اپنی قیادت کی اعلیٰ ترین صفوں کی حد تک تکفیریوں اور خارجیوں سے بھری ہوئی ہے جیسا کہ دولت اسلامیہ کے بارے میں شیخ ابو قتادہ الفلسطینی اور شیخ ابو محمد المقدسی کے فتاویٰ اور مضامین سے واضح ہوتا ہے۔ مگر کیا پوری جماعت پہ خارجی کا لیبل چسپاں کر دیا جانا چاہیے؟

تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ ایسا ممکن ہے کہ اس جماعت اندر (حتیٰ کہ قیادت میں بھی) ایسے لوگ موجود ہوں جو کہ ضروری نہیں کہ یہ شدت پسندانہ نظریات رکھتے ہوں یا جو کچھ وہ کر رہے ہیں اس سے متفق ہوں اور کچھ ایسے نیک نیت افراد بھی موجود ہو سکتے ہیں جو کہ دھوکے میں مبتلا ہوں اور ان کی غلط فہمیوں کے ازالے کی ضرورت ہو۔ لہٰذا ایسے افراد کو مجرموں اور قاتلوں کے برابر سمجھنا کسی طور صحیح نہیں۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ لوگ غلط طور پہ یہ سمجھتے ہوں کہ اس جماعت یا اس کی قیادت کو خارجی قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ ہر اس شخص کو جو اس جماعت سے تعلق رکھتا ہو یا اس کے ساتھ مربوط ہو یا اس کے ساتھ اس کے کچھ خیالات میں اتفاق کرتا ہو، دیکھتے ہی مارنا جائز بلکہ فرض ہے۔ یہ تو ایک ایسا فہم ہے جو کہ فقہا کی اکثریت کے موقف کے خلاف ہے، جنہوں نے صرف کچھ خاص حالات میں کچھ شرائط کے ساتھ ان کے خلاف لڑنے اور انہیں قتل کرنے کی اجازت دی ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنے کلام میں بہت زیادہ احتیاط برتنے کی ضرورت ہے اور ہمیں محض اس وجہ سے لوگوں کو ''خارجی'' کہنے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے کہ ان کا تعلق کسی خاص جماعت سے ہے۔

ری سر جنس: آپ نے آج تکفیریوں اور خارجیوں کے بارے میں کافی تفصیل سے گفتگو کی ہے اور خود ان سے اور ان کی گمراہیوں کے بارے میں خبردار کیا ہے۔ کچھ قارئین ہو سکتا ہے کہ یہ سوچ رہے ہوں: ہم نے تو ہمیشہ القاعدہ کو تکفیریت اور خارجیت کے ان الزامات سے اپنا اور دیگر مجاہدین کا دفاع کرتے ہوئے دیکھا ہے جو اکثر ان کے خلاف لگائے جاتے ہیں، لیکن کیا آپ اس بارے میں بتانا پسند فرمائیں گے کہ القاعدہ کب سے تکفیریوں اور خارجیوں کے خلاف محاذ آرا ہے؟

آدم: اصل میں القاعدہ کی تاریخ ہی مجاہدین اور بالعموم ہر کچھ عرصے بعد امت کے اندر در آنے والی تکفیری سوچ اور گمراہی کی دوسری شکلوں کے خلاف جدوجہد سے پر ہے۔

آپ اس چیز کا عملی نمونہ شہید (جیسا کہ ہمارا گمان ہے) شیخ عطیۃ اللہؒ کی وصیت میں دیکھ سکتے ہیں جنہوں نے بکثرت الجزائر کی جیا کی گمراہی، جس کا انہوں نے خود مشاہدہ کیا تھا، کے بارے میں بولا اور لکھا۔

انہوں نے اپنی ''جواب سؤال فی جہاد الدفع'' (دفاعی جہاد کے بارے میں ایک سوال کا جواب) نامی ایک کتاب میں تکفیریوں کے نمایاں اور اکثر پیش آنے والے شبہات کا جواب بھی دیا ہے۔ یہ ایک گراں قدر تصنیف ہے جس کو بڑے پیمانے پہ پھیلانا اور جتنی زیادہ سی زیادہ زبانوں میں ممکن ہو، ترجمہ کیا جانا چاہیے۔ خصوصاً عربی کے علاوہ دوسری زبان بولنے والے لوگوں کے درمیان تکفیری نظریات کے حالیہ اور تیزی سے بڑھتے ہوئے پھیلاؤ کی روشنی میں۔

جہاں تک القاعدہ کا تکفیریت کے خلاف لڑنے کا تعلق ہے، شیخ عطیۃ اللہ نے المسلم نیٹ ورک پہ ۲۹ جون، ۲۰۰۵ء میں شیخ ردا احمد صمدی کے ساتھ اپنے ایک انٹرویو میں اس کا ذکر کیا ہے۔ شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا:

> ''جی ہاں! قائدین جہاد کے ساتھ ساتھ علما، طلبا اور صاحب فکر افراد نے تکفیر والہجرۃ کے گروہوں کا مقابلہ کرنے میں ایک مثبت اور موثر کردار ادا کیا جو

کہ ہر کچھ عرصے بعد اپنا سر نکالتے ہیں اور اسی طرح دوسرے بدعتی گروہوں کا مقابلہ کرنے میں بھی۔

ان کوششوں میں ان کو سمجھانا، دعوت دینا اور تعلیم اور آگاہی کے تمام طریقوں کو آزمانا شامل ہے مثلاً مشورہ دینا، رہنمائی کرنا، دلائل کی روشنی میں ان کے نظریات کا رد کرنا اور اصلاح کرنے کی کوشش کرنا۔ اور اگر یہ طریقے کامیاب نہ ہوں تو ان سے اجتناب کرنا، ان سے براءت کرنا، ان کو روکنے کی کوشش کرنا، ان کے خلاف امت کو آگاہ کرنا اور ان کی گمراہی اور برائی کے خلاف علم کی روشنی اور قوت کے ساتھ لڑنا۔ حقیقت کو مزید واضح کرنے کے لیے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں القاعدہ سے تعلق رکھنے والے کچھ ایسے بھائیوں کو جانتا ہوں جنہوں نے آپس میں ایک دوسرے کے خون کو حلال قرار دے دیا تھا اور ایک دوسرے کے پیچھے لگ گئے (یہ لیبیا سے تعلق رکھنے والے کچھ بھائی تھے جو منحرف ہو کر خارجی اور تکفیری بن گئے تھے) اور یہ ایک ایسی بات ہے جس سے وہ بھائی واقف ہیں جو اس زمانے میں موجود تھے [یعنی روس اور کمیونسٹوں کے خلاف افغان جہاد کا دور]۔''

ان گمراہیوں اور ان کے حمایتیوں کے خلاف لڑنے کی روایت امریکیوں اور اس کے ایجنٹوں کے خلاف جہاد دوران بھی جاری رہی؛ اور میں نہیں جانتا کہ اس عرصے میں کسی ناحق خون کو مباح قرار دیا گیا ہو، اور مجھے پتا ہے کہ جب بھی مجاہدین کی صفوں میں کسی قسم کے تکفیری نظریات کا ظہور ہوتا ہمارے شیوخ جیسا کہ شیخ مصطفیٰ ابو الیزید، شیخ منصور الشامی، شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمہم اللہ اور ظاہر ہے، شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ بذات خود تیزی سے اس سے نمٹنے کے لیے سرگرم ہو جاتے۔

چاہے وہ کتنی ہی معمولی اور محدود نوعیت کے کیوں نہ ہوتے۔ اگر ان کی زیر امارت کسی بھی فرد میں اس موذی مرض کی علامات پائی جاتیں تو ہمارے شیوخ پہلی فرصت میں اس کے ساتھ بیٹھ کر بات کرتے اور اسے سمجھاتے کہ اس طرح کے نظریات غلط ہیں اور کسی صورت بھی قابل قبول نہیں اور اگر ضروری سمجھتے تو اسے خاص طور پہ اس طرح کے اشکالات کے ازالے کے لیے مرتب کردہ شرعی دورے میں شرکت کرنے کے لیے بھیج دیتے۔ عموماً یہ چیز ایسے مسائل کو جڑ ہی سے ختم کرنے کے لیے کافی ہوتی تھی۔

ان افراد کے لیے جو القاعدہ سے منسلک نہیں ہوتے تھے ہمارے شیوخ کبھی بھی ان لوگوں کا مقابلہ کرنے میں ہچکچاہٹ کا شکار نہیں ہوتے تھے جو اس معاملے میں گمراہی میں مبتلا ہو چکے ہوں اور وہ اپنی صلاحیتوں اور درکار وسائل کا بہترین استعمال کر کے ان کی اصلاح کی کوشش کرتے؛ اور اس طرح اور اس سے ملتی جلتی دیگر حکمت عملیوں کی مدد سے ہمارے شیوخ کم از کم اس دور جہاد میں پچھلی ایک ڈیڑھ دہائی سے اس مسئلے کو کم ترین درجے پہ رکھنے میں کامیاب رہے ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ اس سارے معاملے کے پیچھے ہے کیا، تو اس کا جواب بہت ہی آسان ہے: جب ہم تکفیریت کی بات کرتے ہیں، تو ہم ایک ایسی گمراہ فکر کی بات کر رہے ہوتے ہیں جو جہاد اور مجاہدین کو داخلی طور پہ تباہ کر دیتی ہے اور ان شکست کے دہانے پہ لا کھڑا کرتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں جسے ہلکا سمجھا جائے یا اس کو نظر انداز کیا جائے۔ درحقیقت جیسا کہ شیخ عطیۃ اللہ دفاعی جہاد سے متعلق ایک سوال کا جواب میں اشارہ کیا ہے کہ یہ فکر اسلام اور مسلمانوں کے مفادات کے حق میں اس قدر خطرناک ہے کہ اسلام کے دشمن اس کے پیروکاروں سے اپنی توجہ ہٹا لیتے ہیں جب کہ دوسری طرف وہ صحیح العقیدہ اور مخلص مسلمانوں اور مجاہدین کو مٹانے کے لیے انہیں مسلسل اپنے نشانے پہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ اسلام کے دشمن یہ جانتے ہیں کہ یہ شدت پسند (سب کچھ کہنے سننے کے بعد) اصل میں اپنے آپ اور اپنے ساتھی مجاہدین کے لیے ایک خطرہ ہیں، نہ کہ کفر کے عالمی نظام کے لیے اور ان کا نفرت انگیز رویہ اور مظالم حقیقت کے برعکس ان کے اس رسمی پروپیگنڈے کی تصدیق کرتے ہیں جس کی رو سے مجاہدین کو دہشت گرد، جرائم پیشہ اور تکفیری اور خارجی جیسے القابات سے نوازا جاتا ہے۔

صرف یہی نہیں بلکہ یہی اسلام کے وہ دشمن ہیں جن میں امریکہ اور شامی، سعودی، مصری اور تیونس کی حکومتیں شامل ہیں جو کہ شدت پسندی کی کوکھ سے پھوٹنے والی ان گمراہیوں کے اصل ذمہ دار ہیں جن کا آج ہم شام اور عراق میں سامنا کر رہے ہیں اور اگر ہم اس قرین از قیاس نظریے کو رد بھی کر دیں کہ یہ حکومتیں اپنے ذاتی مفادات کے تحفظ کے لیے ان گمراہیوں کی آگے بڑھ کے حوصلہ افزائی کرتی ہیں اور ان کی بڑھوتری کی کوشش کرتی ہیں تو بھی اپنی جگہ یہ بات درست ہی کہلائے گی۔

کچھ دیر کے لیے سوچئے! کیا یہ وہی شیطانی طواغیت نہیں ہیں جو ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مجاہدین کے پرانے اور تجربہ کار قائدین کے قتل کرنے اور جہاد کے مخلص اور محترم علما کو قید کرنے اور خاموش کرانے میں اور اس کے ذریعے امت مسلمہ کے جہاد سے محبت رکھنے والے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد کو گمراہی اور بھٹکنے کے لیے اکیلا چھوڑنے کے منصوبے پہ عمل پیرا ہیں۔ کیا یہ وہی شیطانی طواغیت نہیں ہیں جو کئی دہائیوں سے اسلام اور جہاد سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اس ظالمانہ اور بے رحمانہ طریقے سے دبانے اور کچلنے میں مصروف ہیں کہ حکمت و بصیرت رکھنے والے اور اللہ سے ڈرنے والے مخلص علما کی غیر موجودگی میں اگر پرجوش نوجوان مسلمانوں کا فطری رد عمل حدود سے تجاوز کر کے شدت کی طرف چلا جائے تو یہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔

میں نے یہ بات "جس کی جتنی غلطی ہے اتنی ہی بیان کرنی چاہیے" کے نظریے کے تحت کی ہے نہ کہ گمراہی کا شکار لوگوں کو عذر دینے یا انہیں ان کے اقوال وافعال سے بری الذمہ قرار دینے کے لیے۔

آخر میں، میں یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ اگر آج القاعدہ کا تکفیریت اور انحراف کے مسئلے پہ زور دینا معمول سے زیادہ نمایاں، بے لاگ اور کسی قسم کے تکلف اور رعایت سے خالی دکھائی دیتا ہے تو یہ دو وجہ سے ہے: سب سے پہلی وجہ تو اس فتنے کی شدت اور حجم ایسا ہے جس کی ماضی میں نظیر نہیں ملتی (جیسا کہ اس سے قبل میں نے جیا اور دولت اسلامیہ کا آپس میں موازنہ کرتے ہوئے بیان کیا) جو ہر مسلمان سے اس مرض کو مزید پھیلنے سے روکنے کے لیے فوری اقدامات اٹھانے کا مطالبہ کرتا ہے؛ اور دوسری وجہ یہ ناخوشگوار حقیقت ہے کہ اس بار گمراہی خود القاعدہ کی صفوں کے اندر نمودار ہوئی ہے اور القاعدہ کی عراق کے بھائیوں کے حق میں کی جانے والی (نیک نیتی کی بنیاد پہ کی جانے والی) حمایت سے پروان چڑھی ہے جسے دولت اسلامیہ عراق نے اپنی موجودہ ساکھ، اثر ورسوخ اور طاقت حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا۔

اس کی وجہ سے ہمارے کندھوں پہ ذمہ داری کا وہ بوجھ عائد ہوتا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں تھا اور یہ صورت حال ہم سے اس بات کا بھی تقاضا کرتی ہے کہ ہم واضح طور پہ اپنے منہج کو منحرفین کے منہج سے جدا کریں تا کہ کہیں یہ نہ سمجھا جانے لگے کہ یہ دونوں منہج ایک ہی ہیں۔

ری سر جنس: کچھ لوگ ایسے بھی جہادی تحریک کے ساتھ کسی نہ کسی تعلق سے جڑے ہوئے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص اپنے امیر کی بیعت توڑ ڈالے یا اسے تبدیل کرنے کا مطالبہ کرے یا اپنا گروپ چھوڑ دے یا ایک نیا گروپ شروع کر لے تو اس کا خون بہانا جائز ہے۔ اس بنیاد پہ کہ ایسا کرنے والے "خارجی" اور "باغی" ہیں یا فتنہ پھیلانے والے ہیں یا مجاہدین کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے والے ہیں۔ کیا اس موقف کی کوئی شرعی بنیادیں ہیں یا القاعدہ کے منہج میں اس کی کوئی گنجائش ہے؟

آدم: قطعاً نہیں اور میرے خیال میں، میں نے اس سے پہلے بھی باتوں باتوں میں اس کا تذکرہ کیا ہے جن میں شیخ اسامہ کے منہج اور کچھ ایسے لوگوں کے منہج کے درمیان فرق بیان کر رہا تھا جو ان کے جانشین ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ شیخ ابو مصعب السوری نے اپنی معرکۃ الآرا کتاب "دعوۃ المقاومۃ الاسلامیۃ العالمیۃ" (دعوت برائے عالمی اسلامی مزاحمت) میں بیان کیا ہے کہ

"اگر مجاہدین کی کوئی جماعت یہ سمجھے کہ اسے اپنے علاقے میں کسی نئی جماعت کے قیام کے لیے کی جانے والی کوششوں کو کچل ڈالنے کا حق حاصل ہے تو یہ تترّف (شدت پسندی) کی ایک صورت ہے خواہ وہ اس دلیل کے تحت اپنے اس فعل کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کریں کہ وہ "جماعت المسلمین" ہیں۔ اس اصطلاح کا اصل مطلب مسلمانوں کا وہ معاشرہ ہے جو کسی شرعی امام کے زیر امارت ہو اور جس کے ہاتھ پہ امت نے بیعت کی ہو نہ کہ محض ایک ایسی جماعت جو مسلمانوں پہ مشتمل ہو۔

اگر کوئی شخص اپنی بیعت توڑ ڈالے یا اپنی جماعت کو چھوڑ دے یا بغیر شرعی جواز کے ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں لائے یا مجاہدین کی صفوں میں اختلاف اور انتشار کی آگ بھڑکائے تو یقیناً ایسا شخص غلطی میں مبتلا ہے اور کئی کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوا ہے مگر اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ آپ اٹھیں اور جا کر اسے قتل کر دیں یا بغیر کسی ٹھوس ثبوت کے اس پہ جاسوس یا مرتد ہونے کا الزام تھوپ دیں۔

اگرچہ وہ ہمارے اوپر طرح طرح کے جھوٹے الزامات ہی کیوں نہ لگائے اور ہمارے خلاف جھوٹی باتیں پھیلائے تب بھی اس کا حل یہ نہیں کہ اس کا خون بہایا جائے کیونکہ ایک مسلمان کا خون مقدس ہے، یہاں تک کہ کعبے سے بھی زیادہ مقدس ہے اور ناحق اس کا خون بہانا نہ صرف ایک ظالمانہ فعل ہے بلکہ کفر اور شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے اور یہ بھی ملحوظ رہے کہ ظلم، گناہ اور اللہ کی نافرمانی شکست کی بنیادی وجوہات میں سے ہیں"۔

یہی وجہ ہے کہ جب بھی ہم اپنے اندرونی مسائل، اختلافات اور تنازعات کو بحث مباحثے اور باہمی مفاہمت اور مشاورت کے بجائے تلوار کے استعمال کے ذریعے حل کرنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی سزا مزید انتشار کی صورت میں دیتے ہیں اور ہمارے دشمن کے ہاتھوں ہمیں شکست سے دوچار کر دیتے ہیں۔ اس طرح کے غلط مواقف جن کا آپ نے ذکر کیا ہے، کی بنیاد شریعت سے جہالت اور اسلامی نصوص کی غلط تشریح ہوتی ہے؛ اور یہ تو وہ وجوہات ہیں جب اس طرح کے غیر اسلامی مواقف کے اسباب کی فہرست سے اقتدار اور دنیاوی عہدوں کی ہوس جیسی وجوہات نکال دی جائیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

"ہم ان شاء اللہ اپنی ارض مقدس کو آزاد کروانے کے راستے پر رواں دواں ہیں... صبر ہمارا ہتھیار ہے اور ہم اپنے رب ہی سے نصرت کے طلب گار ہیں اور ہم کبھی مسجدِ اقصیٰ کو تنہا نہیں چھوڑیں گے کیونکہ فلسطین ہمیں اپنی جانوں سے بڑھ کر عزیز ہے... سوائے کافرو!!! تم جتنا چاہو جنگ کو طول دے لو لیکن اللہ کی قسم ہم اس پر ذرہ بھر سمجھوتہ نہیں کریں گے"۔ (شیخ اسامہ بن لادن رحمۃ اللہ علیہ)

عقائدِ اسلام

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی نور اللہ مرقدہ

یہ اقتباسات حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی نور اللہ مرقدہ کی کتاب ''عقائدِ اسلام'' سے لیے گئے ہیں

فرقہ شیعہ اور روافض:

اسی زمانہ میں فرقہ خوارج کے بالمقابل ایک فرقہ شیعہ پیدا ہوا جو اپنے کو حضرت علیؓ کا طرف دار بتاتا تھا۔ ان لوگوں نے طرفدارانِ علی کا نام شیعیانِ علی رکھ لیا تھا۔ بعض شیعوں کو حضرت علیؓ کی محبت میں اس قدر غلو ہوا کہ حضرت علیؓ کو خدا سمجھنے لگے۔ یہ لوگ دراصل زندیق تھے۔ ظاہر میں اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے ورنہ درپردہ کافر تھے۔ حضرت علیؓ نے اوّلاً ان کو سمجھایا اور منع کیا مگر جب نہ مانے تو ان کو قتل کیا اور قتل کرنے کے بعد عبرت کے لیے آگ میں جلایا۔ اس فرقہ کا نام فرقۂ سبائیہ ہے جس کا سرگروہ عبداللہ بن سبا یہودی تھا۔ یہ فرقہ حضرت علیؓ کی الوہیت کا اعتقاد رکھتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ حضرت علیؓ سے جو عجیب و غریب علوم و معارف ظاہر ہو رہے ہیں وہ سب خواص الوہیت سے ہیں جو لباسِ بشریت میں جلوہ گر ہو رہے ہیں۔ یہ فرقہ بلاشبہ ملتِ اسلام اور امّتِ اسلام سے خارج ہے۔ عام طور پر شیعوں کا مشترک عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امام برحق حضرت علیؓ ہیں اور امامت حضرت علیؓ کی اولاد سے باہر نہیں جاسکتی۔ اور اگر جائے گی تو وہ بوجہ ظلم و ستم اور بطورِ غصب کے ہوگی۔ شیعوں میں بہت فرقے ہیں۔ سب سے زیادہ غالی یہ فرقۂ سبائیہ ہے جو عبداللہ بن سبا کی طرف منسوب ہے۔ عبداللہ بن سبا نے اوّل یہ کہا کہ حضرت علیؓ نبی تھے۔ بعد میں یہ کہا کہ حضرت علیؓ خدا تھے۔ اور کچھ اس کے پیرو ہو گئے۔ جب حضرت علیؓ کو اس کی خبر ہوئی تو ان لوگوں کو جلانے کا حکم دیا۔ دیکھو کتاب الفرق بین الفرق ص ۲۳۳ (للامام عبدالقادر البغدادی المتوفی ۴۲۹ھ)

حضرت علیؓ کے طرفداروں میں ایک فرقہ وہ تھا جو حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت میں کلام کرتا تھا اور حضرت علیؓ کو سب سے افضل سمجھتا تھا۔ اس فرقہ کا نام فرقۂ تفضیلیہ ہے جو شیعوں کے سب فرقوں میں بسا غنیمت ہے۔ حضرت علیؓ نے اس فرقہ کی اصلاح کے لیے اپنے دارالخلافت کوفہ میں برسرِ منبر اور برسرِ مجالس اس کا اعلان فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ اور پھر حضرت عمرؓ تمام امّت میں سب سے افضل ہیں۔ اور جلوت اور خلوت میں شیخین کی فضیلت کو ظاہر فرمایا اور یہاں تک فرمایا کہ جو شخص مجھ کو ابوبکرؓ و عمرؓ پر فضیلت دے گا تو میں اس کو اتنے کوڑے لگاؤں گا جو مفتری کی سزا ہے۔ پھر شیعوں میں بہت سے فرقے پیدا ہو گئے۔

۱۔ فرقۂ سبائیہ جو حضرت علیؓ کی الوہیت کا اعتقاد رکھتا تھا۔ اس گروہ کا سرغنہ عبداللہ بن سبا یہودی تھا۔ وہ حضرت علیؓ کو خدا کہتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ ابن مُلجم نے حضرت علیؓ کو قتل نہیں کیا بلکہ اُن کی شکل میں شیطان نمودار ہوا تھا اُس کو قتل کیا اور حضرت علیؓ تو بادلوں میں رہتے ہیں اور بجلی کی چمک اُن کا تازیانہ ہے۔ اس فرقہ کے لوگ بادل کی کڑک سن کر ''علیک السلام یا امیر المومنین'' کہتے ہیں۔

۲۔ دوسرا فرقہ غرابیّہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو وحی دے کر علی کے پاس بھیجا تھا۔ ان سے غلطی ہوگئی کہ وحی لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچادی۔ وجہ اس کی یہ ہوئی کہ علیؓ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم صورت اور شکل میں ایک دوسرے کے ایسے مشابہ تھے جیسے ایک غراب (کوّا) دوسرے غراب (کوّے) کے مشابہ ہوتا ہے۔ اس صوری مشابہت کی وجہ سے جبرئیل کو اشتباہ ہو گیا اور دونوں میں امتیاز نہ کرسکے۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے

جبرئیل کہ آمد ز برِ خالقِ بے چوں　　　در پیشِ محمدؐ شد و مقصود علی بود

یہ فرقہ بلاشبہ کافر ہے۔ لعنۃ اللہ علیہا عدد غرابیب العالم

۳۔ تیسرا فرقہ امامیہ ہے جو اپنے آپ کو آئمہ اثنا عشر (بارہ اماموں) کی طرف منسوب کرتا ہے اور اُن کی محبت کا مدعی ہے۔ جن کو سبّیّہ اور تبرّائیہ بھی کہتے ہیں۔ سبّیہ سبّ بمعنی دشنام سے مشتق ہے۔ اس گروہ کے نزدیک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سبّ و شتم اعلیٰ ترین عبادت ہے۔ بلکہ ذکرِ الٰہی سے بھی افضل ہے اور صحابہ سے تبرّیٰ اور بے زاری ان کے نزدیک ایمان کا جز ہے۔ یہ فرقہ صحابہ کو ظالم اور غاصب بلکہ کافر اور منافق جانتا ہے اور قرآن کریم کو محرّف سمجھتا ہے۔

پس روافض کے جو فرقے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کافر اور منافق جانتے ہیں اور قرآن کریم کو محرّف سمجھتے ہیں اور عائشہ صدیقہؓ اور دیگر ازواج مطہرات کی عفت اور نزاہت کے قائل نہیں، بظاہر ایسے لوگوں کو مسلمان کہنا بہت دشوار نظر آتا ہے اور اگر بالفرض انتہائی احتیاط کی بنا پر اس قسم کے لوگوں کو کافر نہ کہا جائے تو اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ کفر کے کنارہ پر تو ضرور کھڑے ہوئے ہیں۔

۴۔ چوتھا فرقہ تفضیلیہ ہے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا تو نہیں کہتا لیکن حضرت علیؓ کو سب سے افضل بتاتا ہے۔ شیعوں میں یہ فرقہ سب فرقوں سے افضل اور بہتر اور غنیمت ہے اور اسلام کے قریب ہے۔ غرض یہ کہ شیعوں میں بہت سے فرقے جن کی تفصیل تحفۂ اثنا عشریہ میں مذکور ہے اور ہر فرقہ کا حکم اس کے اعتقاد کے مطابق ہے اور یہ فرقہ جو حضرت علیؓ کو صدیق اکبر سے افضل بتاتا ہے اگرچہ دوسرے شیعہ فرقوں سے غنیمت ہے مگر اہل سنت والجماعت سے خارج ہے۔ اس لیے کہ اس فرقہ کے نزدیک تمام

صحابہ خاطی ہیں یعنی خطا پر ہیں کہ انہوں نے افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کو کیوں خلیفہ بنایا۔اور یہی اس شخص کے خطاکار ہونے کی دلیل ہے۔(ص ۱۶۹،۱۷۰)

فائدہ: حضرت شاہ ولی اللہ قدس اللہ سرہ ٗفرماتے ہیں:

"چار مذہب یعنی مذہب قدریہ اور مذہب مرجئہ اور مذہب خوارج اور مذہب روافض، یہی چار مذہب باقی مذاہبِ باطلہ کے پیدا ہونے کے سبب ہیں۔جیسا کہ اَخلاطِ اربعہ (چار خِلط) خون اور صفراء اور بلغم اور سوداء ٗامراضِ مختلفہ کے پیدا ہونے کے سبب ہیں"۔(ازالۃ الخفاء)

بعض متکلمین نے فرقِ ضالّہ کو چھ فرقوں میں منحصر کیا ہے۔جبریہ اور قدریہ۔خوارج اور روافض اور معطلہ اور مشبّہہ اور پھر ہر فرقہ کی بارہ بارہ شاخیں ہیں اس طرح سے بہتّر فرقے ہو گئے۔یہ اسلام کے مشہور فرقے ہیں اور ہر فرقہ کی شاخیں ہیں مثلاً خوارج کے اندرونی فرقے بیس ہیں اور اسی طرح روافض کے فرقے بھی بیس ہیں اور قدریہ اور مرجئہ کے بھی مختلف فرقے ہیں جن کی تفصیل ملل ونحل کی کتابوں میں ہے۔یہ سب مل کر بہتّر ہو جاتے ہیں اور تہتّرواں فرقہ ٗفرقہ ٔ ناجیہ ہے جو اہل سنت والجماعت کے نام سے موسوم ہے۔ جاننا چاہیے کہ ان فرقوں میں بعضے فرقے ایسے بھی ہیں کہ جو قطعیاتِ اسلام اور ضروریاتِ دین کے منکر ہیں وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔مثلاً جو لوگ حضرت علیؓ کی الوہیت کے قائل ہیں، یا قرآن کریم میں تحریف کے قائل ہیں یا یہ کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل سے وحی پہنچانے میں غلطی ہوئی۔بجائے حضرت علیؓ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔اس قسم کا عقیدہ رکھنے والوں کا اسلامی فرقوں میں شمار نہیں۔البتہ جو فرقے اسلام کی قطعی الثبوت چیزوں میں شک نہیں رکھتے وہ اسلامی فرقے سمجھے جائیں گے۔خلفائے ثلاثہ کے فضائل کے بارے میں اور حسن خاتمہ اور جنت اور رضائے خداوندی کی بشارتوں کے بارے میں جس قدر آیات نازل ہوئیں اور احادیث صحیحہ اور صریحہ وارد ہوئیں وہ درجۂ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں اور بلاشبہ وحی الٰہی ہیں اور وحی الٰہی کی مخالفت یقیناً کفر ہے اور اہل تشیع جو اُن کی مذمت میں روایتیں ذکر کرتے ہیں وہ سب شیعوں کی من گھڑت ہیں اور کتب شیعہ قابل اعتبار نہیں۔اس لیے کہ شیعوں کے نزدیک اپنے فائدہ اور بھلائی کے لیے جھوٹی شہادت اور جھوٹی روایت بنالینا فقط جائز ہی نہیں بلکہ عبادت ہے۔لہٰذا ایسی کتابوں کا کیا اعتبار۔شیعوں میں بہت سے فرقے ہیں مگر حضرت علیؓ کی افضلیت اور خلافت بلا فصل اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے تبری اور بے زاری میں اور سوائے حضرت خدیجہؓ کے بقیہ ازواج کے حق میں زبان درازی ہیں اور تقیہ میں اور متعہ میں کم وبیش سب فرقے ایک دوسرے کے شریک ہیں۔

ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ

(ص:۱۷۳،۱۷۴)

علم کلام کی تدوین کا آغاز امام اعظم ابو حنیفہ النعمان سے ہوا:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اخیر دور میں جب اکابر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اکابر علمائے تابعین دنیا سے رخصت ہو گئے تو فرق ضالّہ کا خروج اور ظہور شروع ہوا اور خوارج اور روافض اور قدریہ اور جہمیہ جیسے اہل ہویٰ اور اہل بدعت ظاہر ہوئے تو ضرورت ہوئی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مسلک کے مطابق عقائد حقہ کو جمع کیا جائے۔اس بارے میں سب سے پہلے امام اعظم ابو حنیفۃ النعمان بن ثابت کوفی نے توجہ فرمائی اور اس سلسلہ میں چند رسائل اپنے اصحاب کو املا کرائے۔فقہ اکبر، فقہ البسط، کتاب العالم والمتعلم، کتاب الوصیت، رسالہ ٔدر بارہ، تحقیق استطاعت وغیرہ اور یہی رسائل اصول اسلام اور علمِ کلام کی بنیاد بنے۔

ان رسائل میں امام ابو حنیفہ نے اصول دین اور عقائد اسلام کو واضح اور منقح فرمایا اور خوارج اور شیعہ اور قدریہ اور دھریہ کے شکوک اور شبہات کے جوابات دیے اور چونکہ بصرہ ان فرقِ باطلہ کا گڑھ تھا اس لیے امام ابو حنیفہ نے بیس مرتبہ سے زیادہ سے بغرض مناظرہ بصرہ کا سفر فرمایا اور لوگوں کو دلائل اور براہین سے ساکت اور لاجواب کیا جس سے تمام بلاد میں آپ کے فضل وکمال کا ڈنکا بج گیا اور آپ کے اصحاب اور تلامذہ نے بھی احقاقِ حق اور ابطالِ باطل میں یہی طریقہ اختیار کیا۔خاص کر امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام زفر اور آپ کے صاحب زادے حماد بن ابی حنیفہ مبتدعین اور مخالفین کے مناظرہ میں معروف ومشہور ہوئے۔یہ رسائل اگرچہ نہایت مختصر تھے مگر بقدر ضرورت اصول دین کے تحقیق پر مشتمل تھے لیکن مبوّب اور مرتب نہ تھے۔

قاضی کمال الدین احمد بیاضی رومی جو گیارہویں صدی کے اکابر علمائے روم میں سے ہیں ٗ انہوں نے امام ابو حنیفہ کے ان املا فرمودہ رسائل کو بحذف مکررات اور بحذف سوال و جواب متکلمین کی طرح ترتیب دے کر ایک متن تیار کیا جس کا نام رکھا الاصول المنیفہ للامام ابی حنیفہ۔اور متن میں اس امر کا خاص لحاظ رکھا کہ امام ابو حنیفہ کے الفاظ محفوظ رہیں ان میں تغیر وتبدل نہ ہونے پائے۔پھر اس کی ایک مبسوط شرح لکھی جس کا نام اشارات المرام من عبارات الامام رکھا جو دلائل عقلیہ اور نقلیہ کا عجیب خزانہ ہے۔اس لیے امام عبد القاہر بغدادی شافعی اپنی کتاب اصول الدین ص ۳۰۸ میں فرماتے ہیں کہ فقہا اور ارباب مذاہب میں سب سے پہلے متکلم امام ابو حنیفہؒ اور پھر امام شافعیؒ ہیں۔امت محمدیہ میں سب سے پہلے متکلم جس نے اصول دین پر کلام کیا اور سب سے پہلے فقیہ جس نے حلال و حرام پر کلام کیا وہ امام ابو حنیفہؒ ہیں۔بعد ازاں امام ابو حنیفہؒ کے اصحاب اور امام شافعیؒ کے اصحاب اصول دین اور عقائد اسلام کی تحقیق میں لگے رہے تاکہ مسلمانوں کو صحیح عقائد کا علم ہوتا رہے۔اسی سلسلہ میں امام طحاویؒ نے عقیدہ اہل السنت والجماعت کے نام سے کتاب لکھی جس کی وثاقت اور جلالت قدر پر تمام متکلمین اور محدثین متفق ہیں تاآنکہ امام ابو الحسن اشعری اور امام ابو منصور

بہنوں کی گرفتاریاں، مجاہدین کی پکڑ دھکڑ اور اللہ کے اولیاء کی یہ شہادتیں راہ جہاد کے ہر راہی کو مزید اس راستے پر جماتی ہیں، اس کے دل میں انتقام کا غیظ و غضب بھرتی ہیں اور شہادت کی طرف لپکنے کی تحریض دلاتی ہیں۔ کوئی ایک بہن بھی قید میں ہو یا ایک مومن بھی پابند سلاسل ہو، تو اس ایک مظلوم کی خاطر بھی تمہارے خلاف اٹھنا اور تمہارے جبر کے ساتھ ٹکرانا فرض عین ہو جاتا ہے۔ پس یہ مظالم مجاہدین کو مزید حدت اور ولولہ دیتے ہیں اور تمہارے خلاف نئے عزم کے ساتھ انہیں میدان میں اترنے پر اکساتے ہیں، تمہارا ظلم روکنے اور ظالم ہاتھوں کو مروڑنے کے لیے ہر دین دار اور ہر مجاہد ترستا ہے۔ پھر یہ بھی سن لینا! ہماری ماؤں، بہنوں اور بچوں پر ہاتھ اٹھا کر الٹا ہمیں خواتین اور بچوں پر ظلم ڈھانے کی تہمت کسی کام نہیں آئے گی.... ! ہم اللہ تعالیٰ کے اذن سے ظلم کے سامنے اگر کھڑے ہو سکتے ہیں ، تو ظالم کو پہچاننا اور اس کا ہاتھ توڑنا بھی خوب جانتے ہیں، ان ماؤں، بہنوں اور بھائیوں کا انتقام لینا ہماری ذمہ داری ہے، یہ فرض ہے، ہمارے اوپر قرض ہے مگر ہمارا یہ انتقام مظلوم اور ظالم میں تمیز کرتا ہے اور خواتین و بچوں اور تم جیسے مجرمین میں فرق بھی جانتا ہے۔ پس تمہارے اس ظلم کے نتیجے میں ہماری تلواریں تمہیں ہی ڈھونڈیں گی، نہ ادارہ تمہیں بچا سکے گا اور نہ فرار ہی تمہیں کوئی فائدہ دے گا، ان شاء اللہ! جو افسر اور جو اہل کار بھی ان مظالم میں شریک ہے، اس کو ڈھونڈنا، اسے اس کے لیے کی کڑی سزا دینا اور دوسروں کے لیے نشانِ عبرت بنانا ہم مجاہدین 'اللہ کے اذن سے اپنی اولین ترجیح سمجھتے ہیں۔ تمہاری حکومت اور سیکورٹی رہے یا نہ رہے، مجاہدین رہیں گے، ان شاء اللہ! اور ہر آنے والا دن اللہ تعالیٰ کے اذن سے ان کے موقف کی فتح اور قوت میں اضافے کا دن ثابت ہو رہا ہے.... پس انتظار کرو ہم بھی انتظار میں ہیں.... !

اُستاد اُسامہ محمود حفظہ اللہ

ترجمان القاعدۃ برصغیر

اُمتِ اسلام کے نام شیخ عمر عبد الرحمان کی آخری وصیت

ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

امریکی حکومت اپنی قید میں میری موجودگی کو ایک بڑے موقع کی حیثیت سے دیکھتی ہے اور اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ یہ ثابت کرنا چاہتی ہے کہ وہ مسلمان کی ناک کو خاک آلود کر سکتی ہے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ میری قید کے ذریعے سے مسلمانوں کو ذلیل کرے اور ان کا وقار مجروح کرے۔

اس لیے وہ مجھ پر نہ صرف جسمانی بلکہ اخلاقی طور پر بھی دباؤ ڈالتے ہیں۔ وہ مجھے مترجم، (اخبار) پڑھ کر سنانے والے، ریڈیو یا ٹی وی کی سہولت دینے سے بھی انکاری ہیں تاکہ مجھ تک اندر کی اور باہر دنیا کی کوئی خبر نہیں پہنچ پائے۔

علاوہ ازیں وہ مجھے قید تنہائی میں ہی رکھتے ہیں۔ کسی بھی عربی بولنے اور سمجھنے والے کو میرے قریب آنے کی اجازت نہیں ہے۔ یوں میں دنوں، ہفتوں، مہینوں بلکہ سالوں تک نہ کسی سے کوئی بات کر پاتا ہوں اور نہ مجھ سے کوئی بات کرتا ہے۔ اگر قرآن پاک کی تلاوت کی برکت نہ ہوتی تو شاید اب تک میں مختلف قسم کی دماغی اور ذہنی امراض میں مبتلا ہو چکا ہوتا۔

ایک دوسری قسم کی تذلیل وہ اس طرح کرتے ہیں کہ ہر وقت میری نگرانی کے لیے ایک کیمرہ لگا ہوتا ہے یہاں تک کہ غسل خانے میں بھی۔ یہاں پر بھی ان کو سکون نہیں ملتا بلکہ وہ مسلسل اپنے افسروں کے ذریعے سے میری نگرانی کرتے رہتے ہیں۔

وہ اپنے گھٹیا اذہان کی تسکین کے لیے میرے نابینا پن کا بھی پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ مجھے تلاشی کے لیے کپڑے اتارنے کا کہتے ہیں تاکہ میں مادر زاد برہنہ ہو جاؤں۔ وہ میرے اعضائے پوشیدہ کو ٹٹولتے ہیں... ان کو کس چیز کی تلاش ہوتی ہے؟ کیا ان کو وہاں سے کسی قسم کی منشیات یا اسلحہ ملنے کی توقع ہے؟ وہ ایسا ہر ملاقات سے پہلے اور بعد میں کرتے ہیں اور مجھے ذلیل کرتے ہیں یہاں تک کہ میری دلی تمنا ہوتی ہے کہ زمین پھٹ جائے اور میں اس میں سما جاؤں تاکہ یہ میرے ساتھ ایسا نہ کر سکیں۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ ان (کفار) کو اس دنیا میں مسلمان اُمت کو ذلیل کرنے کا ایک بہانہ اور موقع میری صورت میں ملا ہے جس سے وہ پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

وہ مجھے جمعہ کی نماز، اجتماعی عبادات، مذہبی تہوار اور کسی بھی مسلمان سے ملنے سے بھی روکے ہوئے ہیں... وہ مجھے اس سب سے منع کرنے کے لیے غلط بہانے اور ناجائز تاویلات کرتے رہتے ہیں۔

مجھے خود بھی حالات کی سنگینی اور نزاکت کا احساس ہے۔ یہ لوگ یقیناً اور بلا شک و ریب قاتل ہیں۔ میں یہاں دنیا کی نظروں سے اوجھل ہوں اور کسی کو کیا پتہ کہ وہ مجھے کھانے اور پینے میں کیا کچھ دیتے ہیں۔ وہ مجھے آہستہ آہستہ ختم کرنا چاہتے ہیں اور ممکنہ طور پر کھانے میں یا ٹیکے میں مجھے کوئی ایسا زہر بھی دیتے ہوں۔ یا پھر وہ مجھے پاگل کرنے والی خراب دوائیں یا کوئی نشے کی چیز دیتے ہوں۔

یہ تو چیدہ چیدہ باتیں ہیں... مجھے اکثر اوقات بالائی منزل سے مسلسل عجیب وغریب قسم کی بدبو اور آوازیں آتی رہتی ہیں جیسے کوئی پرانا ایئر کنڈیشنڈ چل رہا ہو اور ایسا لگتا ہے جیسے کہیں گرنیڈ پھٹ رہے ہوں۔ یہ آوازیں گھنٹوں اور کبھی کبھار تو دنوں تک چلتی رہتی ہیں۔

یہ کفار جھوٹ بولنے اور من گھڑت الزامات لگانے میں اپنا پورا زور صرف کرتے ہیں لہٰذا ان پر یقین مت کیجیے۔ یہ جھوٹ بولنے میں ماہر ہیں۔ وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں اور کسی بھی قسم کی تصاویر بنا کر نشر کر سکتے ہیں۔ ان سے کچھ بھی بعید نہیں ہے۔

جہاں کہیں بھی اہل حق، علمائے حق کی آواز بلند کرتے نظر آئیں گے امریکہ ان کو ضرور قتل کرنے کی کوشش کرے گا۔ ان کے حواری خاص کر آل سعود بھی اسی روش پر قائم ہیں اور شیخ سفر الحوالی، شیخ سلمان العودۃ، اور دیگر اہل حق علما کو پابندِ سلاسل کر رکھا ہے۔ مصر بھی ان ہی کی پیروی کر رہا ہے۔

قرآن پاک میں ان یہودیوں اور نصرانیوں کے بارے میں دوٹوک انداز میں تنبیہات ہیں لیکن ہم ان کو بھول جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر مقدور رکھیں تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں"۔ (البقرۃ: ۲۱۷)

"اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی یہاں تک کہ ان کے مذہب کی پیروی اختیار کر لو" (البقرۃ: ۱۲۰)

"یہ اللہ کی آیتوں کے عوض تھوڑا سا فائدہ حاصل کرتے اور (لوگوں کو) خدا کے راستے سے روکتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ جو کام یہ کرتے ہیں برے ہیں"۔ (التوبۃ: ۹)

"یہ لوگ کسی مومن کے حق میں نہ تو رشتہ داری کا پاس کرتے ہیں نہ عہد کا۔ اور یہ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں"۔ (التوبۃ: ۱۰)

"اگر یہ کافر تم پر قدرت پالیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور ایذا کے لئے تم پر ہاتھ (بھی) چلائیں اور زبانیں (بھی) اور چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ"۔ (الممتحنۃ: ۲)

یہی ان کا طریقۂ واردات ہے جس کے تحت وہ دنیا کے کسی بھی خطے میں ابھرنے والی اسلامی تحریک سے لڑائی کریں گے تاکہ اپنی بے حیائی اور فحاشی سمیت دیگر قسم کے فساد کو زمین میں پھیلا سکیں۔

اے بھائیو!

اگر یہ مجھے قتل کر دیں... اور یقیناً یہ ایسا ہی کریں گے... تو میرے جنازہ کو کھلے عام ادا کیا جائے، میرے جسدِ خاکی کو میرے اہلِ خانہ کے حوالے کیا جائے... اور آپ مجھے بھول نہ جائیے گا اور (میرے لہو کو) رائیگاں نہ جانے دیجیے گا۔ اپنے اس بھائی کو ضرور یاد رکھیے گا جس نے آپ تک حق کی بات بلا کم وکاست پہنچائی اور پھر اس کی پاداش میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا گیا۔

یہ کچھ الفاظ ہیں جو میں آپ کو اپنی آخری وصیت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔

اللہ پاک آپ کو صراطِ مستقیم پر چلائے اور آپ کے کام میں برکت دے، آپ کی حفاظت فرمائے، آپ کی عمر دراز کرے، آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے، اور آپ کو طاقت وغلبہ عطا فرمائے، آمین۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا بھائی

عمر عبد الرحمٰن

نفیر ۱۰ آپ نے سعادت کی زندگی اور شہادت کی موت پائی

مجاہد اور امام شیخ عمر عبد الرحمٰن کی پوری زندگی ایسے کارناموں سے بھری پڑی ہے جن کو صرف رجال عظیم ہی سر انجام دے سکتے ہیں۔ ان رجال کی مثال ایک روشن چاند کی مانند ہوتی ہے جو ہر زماں و مکاں میں متلاشیانِ حق کے لیے رہنمائی کا کام دیتے ہیں۔ یقیناً ان کی یہ سعادت بھری زندگی سنہری الفاظ میں لکھی جائے گی۔ کہاں ہیں اُن کو جیل میں قید کرنے والے؟ کہاں ہیں اُن کو سزا سنانے والے؟ کہاں ہیں ان کے مخالفین جنہوں نے اپنا ایمان بیچ دیا؟ تاریخ ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے گی جیسا اس نے ابو جہل اور ابو رغال کے ساتھ کیا۔

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ۗ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ (الرعد:۱۷)

آپ کی یہ مبارک زندگی نسل در نسل، اُمت کے بیٹوں کے لیے ایک قابل فخر مثال اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر صبر و استقامت کے ساتھ راضی رہنے والا ایک استعارہ بن گئی ہے۔ طلوعِ شمس کے بعد ستاروں کی کچھ ضرورت باقی نہیں رہتی۔

شیخ نے نہ صرف سعادت کی زندگی پائی بلکہ شہادت کی موت سے بھی سرفراز ہوئے۔ شیخ کچھ اس طرح سے رخصت ہوئے گویا اپنے دشمنوں کو کہتے رہے: ہمارے اور تمہارے درمیان جنازوں کا ایک دن ہو گا۔ آپ کا جنازہ شاندار رہا کہ بڑی تعداد میں اہل حق نے اس کا مشاہدہ کیا۔ بڑی تعداد میں لوگ پیدل اور اپنی گاڑیوں میں آئے، جگہیں بھر گئیں، دکانیں بند ہو گئیں اور بالکونیوں میں بھی لوگ کھڑے ہو گئے۔ ان کے گاؤں نے شاید اپنی تاریخ میں ایسا جنازہ کہیں نہ دیکھا ہو گا۔

لوگ ایک جیسے ہی ہوتے ہیں اور بے عیب تو صرف مردے ہی ہوتے ہیں

مخالفین چیختے ہیں: کہاں ہیں ابطال؟

یہ ہے عمر عبد الرحمٰن! تختہ دار پر پورے بانکپن کے ساتھ!

اٹھو اور دیکھو! کہ پہاڑ کس طرح پیش قدمی کرتے ہیں!

آپ کے جنازے نے پھر ہمیں ان عظیم لوگوں کی یاد دلا دی جیسا کہ امام اہل سنت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، جو قید کے دوران میں ہی وفات پا گئے۔ اندازوں کے مطابق دس لاکھ سے زائد افراد ان کے جنازے میں شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بھی دمشق کے قلعے میں قید تنہائی میں ہی وفات پا گئے۔ لیکن اس سے بھی کوئی فرق نہ پڑا بلکہ حافظ الذہبی رحمہ اللہ کے مطابق ان کے جنازے میں بھی ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

اللہ کی رحمتیں ہوں آپ پر اے شیخ عمر عبد الرحمن!

دعا ہے کہ وہ آپ کو جنت الفردوس میں انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ جمع فرمائے۔ اور کیا ہی خوب رفیق ہوں گے وہ سب۔

اے اللہ! اپنے بندے عمر عبد الرحمن کی بخشش فرما۔ اس کے درجات بلند فرما۔ اس کے اہل و عیال کو صبر عطا فرما۔ اے ہمارے رب! ان کی قبر کو نور سے بھر دے۔ آمین

نوائے افغان جہاد

NAWAI AFGHAN JIHAD

جمادی الاوّل ۱۴۳۸ھ بمطابق فروری ۲۰۱۷ء

امارت اسلامیہ افغانستان

کے طول وعرض میں جارح افواج اور ان کے اتحادیوں کے نقصانات

- قندوز میں مرتدین کا ایک ہیلی کاپٹر تباہ

	صليبي	مرتدين
هلاكتيں	9	576
زخمي	4	440

امارت اسلامیہ

گاڑیاں	تباہ	قبضہ
M-1117	8	0
Humvee	73	3
Truck	4	0
Ranger Ford	48	0
TOYOTA	10	1
Motorcycle	0	1

ماتریدی ظاہر ہوئے کہ انہوں نے صحابہ وتابعین کے عقائد کو دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے آفتاب کی طرح روشن کرکے دکھادیا اور فرق ضالّہ اور مبتدعین کی رد میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا۔ جزاہم اللہ عن الاسلام والمسلمین خیرا۔ آمین یارب العالمین۔

امام ابو حنیفہ نے اوّل اصول دین یعنی علم کلام کر مدون فرمایا۔ اس کے بعد علم فقہ کو مدون فرمایا، اور دونوں علموں کی اپنے شاگردوں کو تعلیم دی۔ امام ابو حنیفہ جب اصول دین اور علم کلام کی تدوین سے فارغ ہوئے تو تدوین فقہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے تلامذہ اور اصحاب میں سے چالیس فضلا کو منتخب کیا اور چالیس فضلا کے مشاورت اور تمحیص سے مسائل فقہیہ کو مدون کیا اور کتاب وسنت کے دلائل سے ان کو مدلّل کیا۔ حضرات اہل علم تفصیل کے لیے اشارات المرام کا دیباچہ اور مقدمہ دیکھیں۔ (ص ۱۷۴،۱۷۵)

اشاعرہ اور ماتریدیہ

مسائلِ اعتقادیہ میں اہل سنت والجماعت کے دو گروہ ہیں۔ اشاعرہ اور ماتریدیہ۔ اشاعرہ امام ابوالحسن اشعری کی طرف منسوب ہیں جو چار واسطوں سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ صحابیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہیں۔ سو جو لوگ مسائل اعتقادیہ میں امام ابوالحسن اشعری کے پیرو ہیں، وہ اشعری اور اشعریہ اور اشاعرہ کہلاتے ہیں۔ اور جو لوگ امور اعتقادیہ میں امام ابو منصور ماتریدی کے طریقہ پر چلتے ہیں وہ ماتریدی کہلاتے ہیں اور امام ابو منصور ماتریدی تین واسطوں سے امام محمد بن حسن شیبانی کے شاگرد ہیں جو امام ابو حنیفہؒ کے خاص شاگرد ہیں اور امام شافعیؒ کے استاد ہیں۔ ان دونوں بزرگوں نے اصول دین اور مسائل اعتقادیہ میں بڑی تحقیق اور تدقیق کی ہے اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے عقائد اسلامیہ کو ثابت کیا اور ملاحدہ اور زنادقہ کے اعتراضات اور شکوک وشبہات کا عقل اور نقل سے ابطال فرمایا جس سے صحابہ وتابعین کا مسلک خوب روشن ہوگیا۔ اسی واسطے مذہب اہل سنت والجماعت ان ہی دو بزرگوں میں محصور ہوگیا۔ امام ابوالحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی کے ظہور کے بعد آئمہ ثلاثہ (یعنی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد) کے اصحاب نے اپنا نام اشعریہ قرار دیا اور امام ابو حنیفہ کے اصحاب اپنے آپ کو ماتریدیہ کہنے لگے اور در حقیقت ان دونوں گروہوں کا مسلک وہی ہے جو صحابہ وتابعین اور ائمہ مجتہدین سے ثابت اور مقرر ہے۔

ان دونوں بزرگوں کے درمیان صرف بارہ مسئلوں میں خلاف ہے اور وہ نزاع حقیقی نزاع نہیں بلکہ لفظی اور صوری نزاع ہے اور وہ بھی ایسے مسائل ہیں کہ جن کی کتاب وسنت میں کوئی تصریح نہیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس بارے میں کوئی واضح چیز منقول نہیں۔ اہل سنت والجماعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ صحابہ کرام اور اہل بیت میں تفریق نہیں کرتے اور کسی کو برا نہیں کہتے اور سب کی محبت کو جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ بخلاف خوارج کے کہ وہ اہل بیت کے دشمن ہیں اور روافض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمن ہیں اور ان کے قول وفعل کو حجت نہیں سمجھتے۔

اہلِ سنت وجماعت 'صحابہ کی اور اہل بیت کی محبت کو جزوِ ایمان سمجھتے ہیں اور صحابہ کے اجماع اور اتفاق کو حجت سمجھتے ہیں۔ امام عبدالقاہر بغدادی فرماتے ہیں کہ جو اجماعِ صحابہ کو حجت نہ سمجھے اور ضلالت اور گمراہی پر ان کے اجتماع کو جائز جانے اور ان کی مخالفت کو جائز سمجھے وہ جماعت صحابہ کا پیرو نہیں۔ (دیکھو کتاب الفرق بین الفِرق ص ۳۱۹)

پھر امام عبدالقاہر بغدادی اس کتاب کے ص ۳۲۸ پر فرماتے ہیں کہ

> ''جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کے اجماع کو حجت نہ جانے وہ کافر ہے''۔

(ص ۱۷۶،۱۷۷)

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

''اے میری عزیز امتِ مسلمہ ! جو لوگ آج تجھے یہ درس دے رہے ہیں کہ اپنے حقوق واپس لینے کا رستہ انتخابی صندوقوں سے گزر کر جاتا ہے اور وہ اس کی تائید میں مغربی ممالک کی مثالیں بھی پیش کرتے ہیں' وہ در حقیقت تجھ سے جھوٹ بول رہے ہیں۔ وہ یہ باتیں یا تو حکمرانوں کے خوف سے کرتے ہیں یا وہ ان کا تقرب پانے کے خواہش مند ہیں، حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مغربی عوام نے بھی اپنے حقوق اسلحے کے زور پر، مسلح انقلابات کے ذریعے حاصل کیے ہیں... جب کہ ہم تو مسلمان ہیں اور ہم رہ نمائی کے لیے مغرب کی سمت دیکھنے کے قطعاً محتاج نہیں۔ ہم امتِ مسلمہ کے اس حق کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ اپنے حکمران خود چنُے اور ہم شوریٰ کے اسلامی اصول پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ہمارے ایمان کا جزو ہے کہ مغرب کی عطا کردہ جمہوریت نہ صرف ایک بہت بڑا فریب ہے بلکہ ایک شرکیہ بدعت بھی۔ بلاشبہ کوئی مسلمان اس بات پر کبھی راضی نہیں ہو سکتا کہ اس کا حکمران کوئی ایسا شخص ہو جو شریعت کو چھوڑ کر انسانوں کے بنائے ہوئے اصول و قوانین کی روشنی میں نظام حکومت چلائے۔ ہمارا دین ہمیں جمہوریت نہیں، حملہ آور کافروں اور مرتد حکمرانوں کے خلاف جہاد کا رستہ سکھلاتا ہے۔ پھر یہی جہاد' معاملات کو اپنی اصل جگہ لوٹاتا ہے اور اسی کے ذریعے امت اپنے چھنے ہوئے حقوق پھر سے حاصل کرتی ہے''۔

[محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمۃ اللہ علیہ]

مقامِ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین

شہید اسلام حضرت مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

جس کثرت و شدت اور تواتر و تسلسل کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کے فضائل و مناقب ان کے مزایا و خصوصیات اور ان کے اندرونی اوصاف و کمالات کو بیان فرمایا اس سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کے علم میں یہ بات لانا چاہتے تھے کہ انہیں عام افرادِ اُمت پر قیاس کرنے کی غلطی نہ کی جائے۔ ان حضرات کا تعلق چونکہ براہِ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے ہے، اس لیے ان کی محبت عین محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ان سے بغض، بغضِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شعبہ ہے۔ ان کے خلاف میں ادنیٰ لب کشائی ناقابل معافی جرم ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے :

الله الله في أصحابي . الله الله في أصحابي لا تتخذوهم غرضا من بعدي فمن أحبهم فبحبي أحبهم و من أبغضهم فببغضي أ بغضهم و من آذاهم فقد آذاني ومن آذاني فقد آذى الله و من آذى الله فيوشك أن يأخذه (ترمذی)

"اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو میرے صحابہؓ کے معاملہ میں، مکرر کہتا ہوں، اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو، میرے صحابہؓ کے معاملہ میں، ان کو میرے بعد ہدفِ تنقید نہ بنانا۔ کیونکہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی بنا پر، اور جس نے ان سے بغض رکھا تو مجھ سے بغض کی بنا پر، جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی۔ اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑ لے"۔

اُمت کو اس بات سے بھی آگاہ فرمایا گیا کہ تم میں سے اعلیٰ سے اعلیٰ فرد کی بڑی سے بڑی نیکی کسی ادنیٰ سے ادنیٰ صحابی کی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس لیے ان پر زبان تشنیع دراز کرنے کا حق اُمت کے کسی فرد کو حاصل نہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے :

لا تسبوا أصحابي ، فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا مابلغ مد أحدهم ولا نصيفه (بخاری و مسلم)

"میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو (کیونکہ تمہارا وزن ان کے مقابلہ میں اتنا بھی نہیں جتنا پہاڑ کے مقابلہ میں ایک تنکے کا ہو سکتا ہے چنانچہ) تم میں سے ایک شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان کے ایک سیر جو کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ اس کے عشر عشیر کو"۔

مقام صحابہ کی نزاکت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ امت کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ ان کی عیب جوئی کرنے والوں کو نہ صرف ملعون و مردود سمجھیں بلکہ برملا اس کا اظہار کریں، فرمایا:

إذا رأيتم الذين يسبون أصحابي فقولوا لعنة الله على شركم (ترمذی)

"جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہتے ہیں اور انہیں ہدف تنقید بناتے ہیں تو ان سے کہو تم میں سے (یعنی صحابہ اور ناقدین صحابہ میں سے) جو برا ہے اس پر اللہ کی لعنت۔ (ظاہر ہے کہ صحابہؓ کو برا بھلا کہنے والا ہی بدتر ہوگا)"۔

حدیث مبارکہ میں "سبّ" سے بازاری گالیاں دینا مراد نہیں، بلکہ ہر ایسا تنقیدی کلمہ مراد ہے جو ان حضرات کے استخفاف میں کہا جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین پر تنقید اور نکتہ چینی جائز نہیں، بلکہ وہ قائل کے ملعون و مطرود ہونے کی دلیل ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو اس سے ایذا ہوتی ہے۔ (وقد صرح به بقوله فمن اذاهم فقد آذني) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو ایذا دینے میں حبط اعمال کا خطرہ ہے۔ لقولہ تعالیٰ : ان تحبط اعمالكم و انتم لا تشعرون۔ لہٰذا سبِّ صحابہؓ میں سلبِ ایمان کا اندیشہ ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مدافعت کرنا اور ناقدین کو جواب دینا ملتِ اسلامیہ کا فرض ہے۔ (فان الامر للوجوب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ناقدین صحابہؓ کو ایک ایک بات کا تفصیلی جواب دیا جائے کیونکہ اس سے جواب اور جواب الجواب کا ایک غیر مختتم سلسلہ چل نکلے گا، بلکہ یہ تلقین فرمائی کہ انہیں بس اصولی اور فیصلہ کن جواب دیا جائے اور وہ ہے : لعنة الله على شركم۔ "شرکم" کے لفظ میں دو احتمال ہیں، ایک یہ "شر" مصدر مضاف ہے فاعل کی طرف، اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ تمہارے پھیلائے ہوئے شر پر اللہ کی لعنت! دوسرا احتمال یہ ہے کہ "شرکم" اسم تفضیل کا صیغہ ہے، جو مشاکلت کے طور پر استعمال ہوا ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ "تم میں سے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو بھی بدتر ہو، اس پر اللہ کی لعنت"۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقدین صحابہؓ کے لیے ایسا کنایہ استعمال فرمایا ہے کہ اگر وہ اس پر غور کریں تو ہمیشہ کے لیے تنقید صحابہؓ کے روگ کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

خلاصہ اس کا یہ ہے کہ اتنی بات تو بالکل کھلی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیسے ہی ہوں مگر تم سے تو اچھے ہی ہوں گے۔ تم ہوا پر اُڑ لو، آسمان پر پہنچ جاؤ، سو بار مر کر جی لو۔ مگر تم سے صحابی تو نہیں بن سکتے!

آخر تم وہ آنکھ کہاں سے لاؤ گے جس نے جمال جہاں آرائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیدار کیا؟

وہ کان کہاں سے لاؤ گے جو کلمات نبوت سے مشرف ہوئے؟ ہاں! تم وہ دل کہاں سے لاؤ گے جو انفاس مسیحائی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے زندہ ہوئے؟

وہ دماغ کہاں سے لاؤ گے جو انوار قدس سے منور ہوئے؟
تم وہ ہاتھ کہاں سے لاؤ گے جو ایک بار بشرۂ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مس ہوئے اور ساری عمران کی بوئے عنبریں نہیں گئی؟
تم وہ پاؤں کہاں سے لاؤ گے جو معیت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں آبلہ پا ہوئے؟
تم وہ زمان کہاں سے لاؤ گے جب آسمان زمین پر اتر آیا تھا؟
تم وہ مکان کہاں سے لاؤ گے جہاں کونین کی سیادت جلوہ آرا تھی؟
تم وہ محفل کہاں سے لاؤ گے جہاں سعادت دارین کی شراب طہور کے جام بھر بھر کے دیئے جاتے اور تشنہ کامانِ محبت، ''ہل من مزید'' کا نعرہ مستانہ لگا رہے تھے؟
تم وہ منظر کہاں سے لاؤ گے، جو کانی اری اللہ عیاناً کا کیف پیدا کرتا تھا؟ تم وہ مجلس کہاں سے لاؤ گے جہاں کانما علی رؤسنا الطیر کا سماں بندھ جاتا تھا؟
تم وہ صدر نشین تخت رسالت کہاں سے لاؤ گے، جس کی طرف ھذا الابیض المتکی سے اشارے کیے جاتے تھے؟ (صلی اللہ علیہ وسلم)
تم وہ شمیم عنبر کہاں سے لاؤ گے جس کے ایک جھونکے سے مدینہ کے گلی کوچے معطر ہو جاتے تھے؟
تم وہ محبت کہاں سے لاؤ گے جو دیدار محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں خوابِ نیم شبی کو حرام کر دیتی تھی؟
تم وہ ایمان کہاں سے لاؤ گے جو ساری دنیا کو تج کر حاصل کیا جاتا تھا؟
تم وہ اعمال کہاں سے لاؤ گے جو پیمانہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے ناپ ناپ کر ادا کیے جاتے تھے؟
تم وہ اخلاق کہاں سے لاؤ گے جو آئینہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے رکھ کر سنوارے جاتے تھے؟
تم وہ رنگ کہاں سے لاؤ گے جو ''صبغۃ اللہ'' کی بھٹی میں دیا جاتا تھا؟
تم وہ ادائیں کہاں سے لاؤ گے جو دیکھنے والوں کو نیم بسمل بنا دیتی تھیں؟
تم وہ نماز کہاں سے لاؤ گے جس کے امام نبیوں کے امام صلی اللہ علیہ وسلم تھے؟
تم قدوسیوں کی وہ جماعت کیسے بن سکو گے جس کے سردار رسولوں کے سردار تھے؟ (صلی اللہ علیہ وسلم)...تم میرے صحابہ کو لاکھ برا کہو، مگر اپنے ضمیر کا دامن جھنجھوڑ کر بتاؤ! اگر ان تمام سعادتوں کے بعد بھی (نعوذ باللہ) میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) برے ہیں تو کیا تم ان سے بدتر نہیں ہو؟
اگر وہ تنقید و ملامت کے مستحق ہیں تو کیا تم لعنت و غضب کے مستحق نہیں ہو؟ اگر تم میں انصاف و حیا کی کوئی رمق باقی ہے تو اپنے گریبان میں جھانکو اور میرے صحابہ کے بارے میں زبان بند کرو۔

علامہ طیبیؒ نے اسی حدیث کی شرح میں حضرت حسانؓ کا ایک عجیب شعر نقل کیا ہے۔

اتھجوہ ولست لہ بکفوئ فشرکما لخیرکما فداء

''کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتا ہے جب کہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کا نہیں ہے؟ پس تم دونوں میں کا بدتر تمہارے بہتر پر قربان''۔

حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تنقید صحابہؓ کا منشا ناقد کا نفسیاتی شر اور خبث و تکبر ہے۔ آپ جب کسی شخص کے طرز عمل پر تنقید کرتے ہیں تو اس کا منشا یہ ہوتا ہے کہ کسی صفت میں وہ آپ کے نزدیک خود آپ کی اپنی ذات سے فروتر اور گھٹیا ہے۔
اب جب کوئی شخص کسی صحابیؓ کے بارے میں مثلاً یہ کہے گا کہ اس نے عدل و انصاف کے تقاضوں کو کما حقہ ادا نہیں کیا تھا تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اگر اس صحابیؓ کی جگہ یہ صاحب ہوتے تو عدل و انصاف کے تقاضوں کو زیادہ بہتر ادا کرتے، گویا ان میں صحابیؓ سے بڑھ کر صفت عدل موجود ہے۔ یہ ہے تکبر کا وہ ''شر'' اور نفس کا وہ ''خبث'' جو تنقید صحابہؓ پر اُبھارتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی ''شر'' کی اصلاح اس حدیث میں فرمانا چاہتے ہیں۔
حدیث میں بحث و مجادلہ کا ادب بھی بتایا گیا ہے۔ یعنی ''خصم'' کو براہِ راست خطاب کرتے ہوئے یہ نہ کہا جائے کہ تم پر لعنت! بلکہ یوں کہا جائے کہ تم دونوں میں جو برا ہو اس پر لعنت! ظاہر ہے کہ یہ ایک ایسی منصفانہ بات ہے جس پر سب کو متفق ہونا چاہیے۔ اس میں کسی کے برہم ہونے کی گنجائش نہیں۔ اب رہا یہ قصہ کہ ''تم دونوں میں برا'' کا مصداق کون ہے؟ خود ناقد یا جس پر وہ تنقید کرتا ہے؟ اس کا فیصلہ کوئی مشکل نہیں۔ دونوں کے مجموعی حالات کو سامنے رکھ کر ہر معمولی عقل کا آدمی یہ نتیجہ آسانی سے اخذ کر سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابیؓ برا ہو سکتا ہے یا اس کا خوش فہم ناقد؟
حدیث میں فقولوا کا خطاب امت سے ہے، گویا ناقدین صحابہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت نہیں سمجھتے بلکہ انہیں اُمت کے مقابل فریق کی حیثیت سے کھڑا کرتے ہیں۔ اور یہ ناقدین کے لیے شدید وعید ہے جیسا کہ بعض دوسرے معاصی پر ''فلیس منا'' کی وعید سنائی گئی ہے۔
حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح ناموس شریعت کا اہتمام تھا، اسی طرح ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم کی حفاظت کا بھی اہتمام تھا۔ کیوں کہ ان ہی پر سارے دین کا مدار ہے۔ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ناقدین صحابہؓ کی جماعت بھی ان '' مارقین'' سے ہے جن سے جہاد باللسان کا حکم اُمت کو دیا گیا ہے۔ یہ مضمون کئی احادیث میں صراحتاً بھی آیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

☆☆☆☆☆

اپنے منہج سے منحرف کون ہوا؟!

ادارہ نوائے افغان جہاد، شیخ احمد الحمدان حفظہ اللہ کی کتاب "Methodological difference between ISIS and AlQaida" کا اردو ترجمہ سلسلہ وار پیش کر رہا ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے داعش کے غلاۃ کی جانب سے عالمی تحریک جہاد اور اُس کے قائدین کے بارے میں کیے گئے منفی اور بے سروپا پروپیگنڈے اور کذب بیانی کا رد کیا ہے۔ برادرم منصور کوہستانی نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اس خدمت پر اُن سے راضی ہوں، آمین۔ (ادارہ)

نکتہ ہشتم: بعض علما کی عزت و تکریم اور بعض کی اعلانیہ مذمت کی کسوٹی کیا ہے؟

میں پورے وثوق اور شرح صدر سے کہتا ہوں کہ داعش 'علما کی اعلانیہ ملامت کرتی ہے اور اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ علما ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔ حالانکہ عدنانی نے اپنے مباہلہ میں قسم کھائی تھی کہ ''وہ صرف اپنا مخالف ہونے کی وجہ سے کسی کو بھی کھلم کھلا ملزم نہیں ٹھہراتا''۔ لیکن (داعش کے ہاں علما کی مدح وذم کی) کوئی دوسری کسوٹی آپ کبھی تلاش نہیں کر پائیں گے۔ انہوں نے کچھ علما کو محض اس لیے ہدفِ ملامت بنایا کہ (اُن علما نے) پارلیمانی نظام میں شامل اسلام پسندوں کی تکفیر نہیں کی۔ دوسری طرف ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ (داعش نے) بعض ایسے علما کی حمایت و مدح سرائی بھی کی ہے جنہوں نے پارلیمانی سیاست میں شمولیت کی اجازت دی ہے۔ مثلاً:

شیخ احمد شاکر نے اپنی کتاب بعنوان ''قرآن وسنت کو مصری آئین کا بنیادی ولازمی ماخذ ہونا چاہیے'' کے صفحہ ۴۰۔۴۱ میں لکھتے ہیں:

> ''کامیابی کا راستہ تب ہی حاصل ہو گا جب یہ دیکھا جائے گا کہ شریعت کی حمایت میں کیا چیز اہم ہے، وہ پُرامن آئینی طریقہ ہے، جس میں ہم امت کو تبلیغ کرتے ہیں، اس کی جدوجہد کرتے ہیں اور کھلے عام بولتے ہیں، اس کے لیے ہم انتخابات میں شریک ہوتے ہیں اور اس میں ہم امت کو اپیل کرتے ہیں اور اگر ہم ایک بار ناکام ہوتے ہیں تو پھر بہت دفعہ کامیاب بھی ہوں گے، چاہیے یہ کہ ہم اپنی ابتدائی ناکامی کو اپنی کامیابی کا پیش خیمہ بنائیں جو حوصلہ افزائی اور بیداری کے عزم کو تقویت بخشے گی''۔

اور اس کے باوجود، داعش نے اپنے رسمی جریدہ ''صولت الأنصار'' میں انہیں ''شیخ، علامہ (چوٹی کا عالم)'' کا خطاب دیا!

ابو بکر البغدادی تو شیخ عطیۃ اللہ اللیبی رحمہ اللہ کو جہاد کی نشانی اور بہترین جہادی قائد گردانتا ہے۔ جیسا کہ اس نے اپنی تقریر ''اللہ اپنے نور کا اتمام کر کے رہے گا'' میں شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ کو ''سرگرم مجاہد عالم'' کہہ کر پکارا ہے۔

دولۃ الاسلامیہ فی العراق کی جانب سے ایک بیان جاری کیا گیا جس میں شیخ عطیۃ اللہ کے بارے میں کہا گیا—

> ''ابطالِ امت میں سے ایک عظیم بطل جلیل اور امت کے عظیم مردوں میں سے ایک! ہم نے ان کے بارے میں خیر کے سوا کچھ نہیں سنا... جو امت میں غیرت، استقلال کی علامت اور مسلمانوں کے دلوں کو ڈھارس بندھاتی آواز تھے... عظیم شیخ، عالم، مہاجر، مجاہد، حلیم، مصلح اور عابد شیخ عطیۃ اللیبی''۔[i]

کیا یہ واضح حقیقت نہیں کہ شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ بالکل ویسے ہی عقائد رکھتے تھے جن کو بنیاد بنا کر داعشیوں نے شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ پر زبانِ طعن دراز کی اور (نظریاتی) حملہ کیا۔ چنانچہ اِن (شیخ الظواہری حفظہ اللہ) میں اور اُن (شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ) میں کیا فرق ہے؟ داعش کی اس بیماری کو تعصب ہی کا نام دیا جائے گا!

جہاں تک شیخ سلیمان العلوان[ii] کا تعلق ہے، تو ہم سبھی جانتے ہیں کہ ابو میسرہ الشامی داعش کے میڈیا کا ابلاغی چہرہ ہے جو اس کے رسمی مجلہ ''دابق'' میں تمام مسائل لکھتا ہے۔ اس نے اپنے ایک مضمون بعنوان ''الحازمی، پیچھے رہ جانے کے گناہ کبیرہ اور جامعہ کی گمراہی کے درمیان'' میں لکھتا ہے:

> ''طلبائے جہاد، جہاد کے ہر فرضِ عین ہو جانے کے بعد پیچھے بیٹھ جانے والوں سے علم حاصل نہیں کریں گے، چھوڑ دو بدعتیوں کو، طاغوتی علما کو بھی چھوڑ دو۔ اُنہیں چاہیے کہ وہ اِن پیچھے بیٹھ رہ جانے والے دھوکہ باز کبیرہ گناہ کے مرتکب عصرِ حاضر کے فاسقوں پر توحید و جہاد کے آئمہ 'جو دنیا سے رخصت ہو چکے' اُنہیں ترجیح دیں... جب یہی پیچھے بیٹھ رہنے والے اہمیت پا گئے تو مجاہدین کی صفوں میں انتشار پھیلا... جیسے کہ المقدسی (جن کے خیال میں عراق میں جہاد بس قتلِ عام ہے)، سلیمان العلوان، سروران اور حزب الامۃ، الطریفی، العجمی اور المطیری جیسے گمراہ''۔

یعنی اس عبارت کے مطابق

---

[i] داعش کے شعبہ اعلام کی جانب سے جاری کیا گیا بیان بعنوان ''شیخ ابو عبد الرحمٰن عطیۃ اللہ اللیبی کی وفات پر تعزیتی بیان'' جو 'الفجر میڈیا' کی طرف سے ۱۳ دسمبر ۲۰۱۱ء کو جاری ہوا اور الشموخ فورم کے سیکشن 'داعش کی محفوظ دستاویزات اور بیانات اور رپورٹس' میں نشر کیا گیا تھا۔

[ii] شیخ سلیمان بن ناصر العلوان فک اللہ اسرہ ان علما میں سے ہیں جو قدر و منزلت میں اپنا ایک مقام رکھتے ہیں اور اہلِ جہاد میں بہت مقبول ہیں۔ انہیں ۲۰۰۴ء میں گرفتار کیا گیا اور سعودی حکومت نے ان پر ابو معصب الزرقاوی کی حمایت کا الزام لگایا تھا۔ انہیں ۲۰۱۲ء میں رہا کیا گیا لیکن پھر دوبارہ ۲۰۱۳ء میں گرفتار کر لیا گیا۔

☆ شیخ المقدسی اور شیخ سلیمان العلوان ان فاسقوں میں سے ہیں جو پیچھے بیٹھے رہے۔
☆ شیخ المقدسی اور شیخ سلیمان ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے مجاہدین کی صفوں میں نفاق ڈالا۔
☆ان دونوں شیوخ کو سروران اور حزب الامۃ کے ساتھ ایک ہی فہرست میں ڈال دیا گیا۔
اسی طرح سلطان العتیبی کی بھی ۱۲ سال تک تعظیم و تکریم کی گئی، یہاں تک کہ جب اُنہوں نے یہ پیغام نشر کیا کہ

''داعش کے لیے کوئی عہد اور بیعت اہمیت نہیں رکھتی۔ خلیفہ کے لیے بیعت کی شرائط ہیں کہ اسے اہلِ حل وعقد ہی چنیں۔ جب کہ ابو بکر البغدادی کو نہ اہلِ حل اور نہ اہلِ عقد نے چنا ہے''۔

اس کے بعد العتیبی کی بھی داعشیوں کے ہاتھوں شامت آگئی!
اور شیخ عمر الحدوشی کو بھی داعش میں شمولیت کی پیش کش کی گئی تھی۔ جب اُنہوں نے انکار کردیا اور داعش کی مخالفت کی تو داعشیوں نے شیخ کے بارے میں ایک ویڈیو ریلیز کردی[iii]۔ جس میں اُنہوں نے شیخ کی سابقہ غلطیوں کو خوب اچھالا۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ جب کوئی داعش میں شمولیت سے انکار کرے تب ہی اُس کی غلطیوں کا اچھالا اور بیان کیا جائے گا، دوسری طرف اگر شیخ حدوشی داعش میں شمولیت اختیار کرلیتے تو یقینی طور پر وہ غلطیاں بھلادی جاتی اور اُن کی داعش میں شمولیت پر سدِ راہ نہ بنتیں!

نکتہ نہم: مرتدین اور بدعتیوں کے ساتھ مل کر لڑنا:

داعش کے سرکاری جریدہ ''دابق'' کے چھٹے شمارہ کے صفحہ نمبر ۲۲ پر مصنف ابو میسرہ الشامی لکھتا ہے:

''جیسے کہ مجھے ایک قابل اعتماد ذریعہ[iv] سے معلوم ہوا ہے کہ یمن میں صوبہ الجوف میں انصار الشریعۃ، مرتد فوج (عرب بہاریہ فوج)، عبدربوح کی فوج اور بدعنوان اخوان المسلمون کے ساتھ مل کر حوثیوں کے خلاف لڑتی رہی ہے''۔

داعش کے ترجمان ابو محمد عدنانی نے اپنی تقریر بعنوان ''معک اللہ یا دولۃ المغلوبیۃ'' میں کہا:

''اگر دولۃ کوئی عملیہ منعقد کرتی اور کسی دوسرے دھڑے کو اجازت دیتی کہ اس کارروائی میں حصہ لے؛ تو میڈیا اس کارروائی کو دولۃ کا نام لیے بغیر کسی بھی دھڑے سے منسوب کر کے بیان کرتا۔ اس کی ایک مثال، حلب کے مضافات میں ''مناغ'' ایئرپورٹ کی آزادی کو جیش الحر سے منسوب کرنا ہے، حالانکہ اس کارروائی کی منصوبہ بندی، تیاری اور انعقاد دولۃ نے کیا تھا جس میں جیش الحر کے کچھ دستوں کی محدود شرکت تھی لیکن میڈیا نے کبھی بھی دولۃ کا نام نہیں لیا یہاں تک کہ سیکولر ''چیف آف سٹاف'' کی طرف سے ترجمان جو ہوٹلوں میں مقیم تھے، منظر عام پر آکر بے شرمی سے اس کارروائی کا دعویٰ کرنے لگے!''۔

ہم پوچھتے ہیں کہ تمہارے نزدیک جیش الحر[v] کی کیا حیثیت ہے؟ ایک گروہ۔ جیسا یہ ظاہر ہوتا ہے ''چیف آف سٹاف'' سے منسلک ہے، خصوصاً جب سے چیف آف سٹاف[vi] نے اس کارروائی کا دعویٰ کیا ہے! اور خاص طور پر جنہوں نے اس کارروائی میں تمہارے ساتھ حصہ لیا تھا، ''شمالی شورش''[vii] تھے، جب کے بارے میں تمہارے ترجمان نے اسی بیان میں کہا:

''اور ان کے لیے جو ''شمالی شورش'' کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں، ہر ایک ان کی مکاری اور شر کو جانتا ہے اور دور نزدیک کا ہر بندہ جانتا ہے کہ انہوں نے امریکی خنزیر جان مکین کو ان لوگوں کے ساتھ قبول کیا تھا جو دولۃ کے ساتھ لڑائی اور مجاہدین کے خلاف جنگ کرنے پر آمادہ تھے۔ اور انہوں نے نصیری ٹینک بھی سمگل کیے تھے جو اس دن مناغ ایئرپورٹ سے مسلمانوں پر بم باری کرنے کے لیے استعمال کیے گئے تھے، جس دن دولۃ

[iii] ویڈیو کا نام ''داعش کے مخالفین کی حقیقت''عمر الحدوشی (مثال)، داعش کے میڈیا فاؤنڈیشن ''ابو صول لاسقۃ'' نے یہ ویڈیو جاری کی۔

[iv] ابو محمد العدنانی نے اپنی تقریر ''ہم کاذبین پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں'' میں کہا: ''اگر تم ان سے پوچھتے کہ تم نے کیسے اندازہ کیا؟ وہ لوگ کہیں گے، ''ہمیں ایک قابل بھروسہ انسان سے معلوم ہوا''۔ سبحان اللہ، اگرچہ وہ قابل بھروسہ ہمارا دشمن ہے ہو؟!''۔
ان لوگوں کے نزدیک سبھی دشمن ہیں، چنانچہ ان کے اپنے لوگوں اور خصوصاً القاعدہ کے دشمنوں کے سوا ان سے کوئی دوسرا رابطہ نہیں کرے گا!! دیکھو کیسے وہ لوگ ان معاملات میں دوسروں پر الزامات عائد کرتے ہیں، جس میں خود بھی مبتلا ہیں۔

[v] داعش نے اپنے سرکاری جریدے ''دابق'' کے دسویں شمارہ میں صفحہ نمبر ۴۴ میں ذکر کیا ہے: ''جیش الحر السوري کے مرتدین جمہوریت کی خاطر لڑ رہے ہیں''۔

[vi] ۱۶ جمادی الاخر، ۱۴۳۵ ہجری، بروز بدھ داعش کی شرعی کونسل کا ایک سرکاری بیان جاری ہوا جس میں انہوں نے اسلامی محاذ اور اس قائدین کے بارے میں کہا: ''اسی وجہ سے، یہ اتحادی گروہ اپنی تمام تر مجموعات بشمول اس کے عملے کے ساتھ مرتد ہیں جنہوں نے اللہ کا دین چھوڑ دیا ہے''۔ (صفحہ: ۷)

[vii] شمالی آندھی پلاٹون نے یوٹیوب پر ویڈیوز جاری کیں، جس میں انہوں نے مناغ ایئرپورٹ کی لڑائی میں ہونے والے اپنے مرحومین کے نام اور تصاویر دکھائی ہیں، جس کی قیادت داعش نے کی تھی!! اور انہوں نے ایئرپورٹ آزاد کرانے کے بعد وہاں عسکری پریڈ کا انعقاد بھی کیا تھا۔

کے سپاہیوں نے اس پر حملہ کیا تھا۔ اور صلیبی جاسوس کی حفاظت کی خاطر ہم سے لڑائی کا آغاز ہے۔ دولۃ کے سپاہیوں نے اس جاسوس سے دولۃ کے مراکز اور مختلف مقامات کی ریکارڈنگ بھی حاصل کی"۔

چنانچہ اگر یہ لوگ تمہارے نزدیک مرتد ہیں تو ان کے ساتھ مل کر عملیات کرنا... یہ ایک کھلا تضاد ہے! تم کیسے اس کام کے لیے دوسروں پر تنقید کرتے ہو جو تم خود بھی کرتے ہو!

جہاں تک اخوان المسلمین کے ساتھ ملکر حوثیوں کے لڑنے کیا بات ہے تو ہم کہتے ہیں: کیا اخوان المسلمین سے جڑا ہر بندہ تمہارے نزدیک کافر ہے؟[viii] اگر جواب نہیں میں ہے تو تمہیں شیخ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کے الفاظ پر عمل پیرا ہونا چاہیے:

"شیخ عبداللہ الجنابی ہمارے برعکس ایک صوفی شخص ہیں... اس کے باوجود، شیخ ابوانس الشامی رحمۃاللہ نے ان کی پیشانی پر بوسہ دیا... ہم ان کے بارے میں اچھی امید رکھا کرتے اور خواہش کرتے کہ ہم انہیں سلف صالحین کے راستے پر لے آئیں... اور شیخ ابوانس نے انہیں شیخ ابنِ تیمیہ کی کتاب بھی دی تھی... چنانچہ ہمیں اس آدمی سے اور کیا ضرورت ہو گی جو پہلے ہی علم جہاد بلند کیے ہوئے تھا اور دشمنانِ اسلام کے خلاف لڑنے کی دعوت دے رہا تھا؟ اللہ کی قسم! ہم انہیں بہت سے ایسوں سے بہتر سمجھتے ہیں جنہوں نے حوصلہ شکنی دکھائی اور جہاد سے پیچھے بیٹھ رہے... پس اے میرے بھائیو! میرے پاس ایسا صوفی لاؤ جو بدعتی ہے لیکن اللہ کے راستے میں لڑتا ہے، میں اس کے قدم چوموں گا اور وہ میرے لیے اس شخص سے بہتر ہے جو صحیح العقیدہ ہونے کا دعوے دار ہو کر بھی جہاد سے پیچھے بیٹھ رہے... پس جتنا ایک آدمی مسلمان اور مجاہد رہے وہ خیر پر ہے اور وہ اس شخص سے بہتر ہے جو پیچھے بیٹھ جانے والا ہے... تاہم، اس کا جہاد مجھے اس کی بدعت کے رد سے نہیں روکتا اور نہ ہی یہ مجھے اس کی حمایت سے بے پرواہ کرتا ہے.... جیسے کہ بدعتی کا معاملہ ہے، ہم اس کے معاملہ پر صبر کرتے ہیں، اس کو حق کی دعوت دیتے ہیں، اس کے ساتھ مل کر لڑتے ہیں اور ہم اسے اس کی غلطیوں کی وجہ سے چھوڑتے نہیں، نہ اس کو بہلاتے ہیں... ہم لگاتار اس کو دیتے ہیں جب تک کہ وہ سنت کی طرف پلٹ نہیں آتا"۔[ix]

تو کیا شیخ الزرقاوی رحمہ اللہ گمراہ ہو گئے ؟!

دولۃ العراق نے ایک بیان جاری کیا[x] جس میں عراق کے تمام دھڑوں کو تین اقسام میں منقسم کیا گیا بشمول اخوان المسلمین، جن کے بارے میں کہا گیا:

"یہ تو معروف بات ہے کہ وہ عقیدہ کے معاملہ میں کمزور ہیں اور انہوں نے جمہوری انتخابات کا نظریہ اختیار کیا ہے اور انہوں نے اسے بالکل شوریٰ کی طرح بنا دیا ہے جیسے وہ دعویٰ کرتے ہیں اور انہوں نے فوائد و نقصانات کی حجت میں سیکولر حکومت میں شمولیت کو جائز قرار دیا ہوا ہے"۔

اسی بیان میں دولۃ نے دوسری تحریک کے بارے میں کہا کہ

"وہ دھڑے جو سلفی اور اہلِ سنت الجماعت کے منہج کے نعرے بلند کرتے ہیں، تاہم بہت سے شرعی امور میں وہ اپنے معاملات پر اخوان المسلمین کے منہج کی چھاپ رکھتے ہیں، چاہے وہ سمجھے بوجھے ایسا کرتے ہیں یا انجانے میں... وہ خود کو اہلِ علم و مبلغین کے اس گروہ سے منسلک رکھتے ہیں جو "سلف ایقاظ" کہلاتا ہے... اور بالکل اخوان المسلمین کی طرح، وہ اسی حجت کے ساتھ سیکولر حکومت اور جمہوری انتخابات میں شمولیت کو جائز قرار دیتے ہیں... بس کچھ دوسرے امور میں ان کے نظریات مختلف ہیں... یہ تحریک کسی بھی واضح منہج کی کمی کی وجہ سے مشہور ہے"۔

اسی بیان میں آگے کہا گیا:

"صلیبی دشمنوں کو مسلم سرزمینوں سے نکالنے کے لیے جہاد کے میدان میں کسی بھی طرح، تمام سرگرم تحریکوں کے مابین ایمان کی بنیاد پر الولاء کے دائرہ میں معاونت، باہمی پند و نصائح اور مشاورت سے اس تنوع کی روک تھام نہیں ہوتی"۔

چنانچہ اگر تم نے ان تمام خصوصیات کے حامل افراد کے ساتھ بالاشتراک تعاون کیا ہے تو دوسروں کی اسی بات پر کیسے مذمت کرتے ہو؟ اور اگر یہ سرگرمی گمراہی ہے تو تم بھی گمراہ ہو۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

[viii] مثلاً، دولۃ العراق کے سابقہ قائد، ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ نے عراق میں موجود اخوان المسلمین کی ایک شاخ جو "الحزب الاسلامی" کے نام سے جانی جاتی ہے، کے بارے میں کہا۔ "ہم ان لوگوں پر بالکل بھروسہ نہیں کرتے جو شرعی شواہد کے بغیر ان کی تکفیر کر رہے ہیں"۔ (بحوالہ تقریر: کہو، میرے پاس اپنے رب کی واضح دلیل موجود ہے، ۱۳ مارچ ۲۰۰۷ء، الفرقان فاؤنڈیشن) اسی لیے، وہ مسلمان سمجھے جاتے ہیں۔

[ix] ابوالیمان البغدادی اور ابومصعب الزرقاوی کے مابین گفتگو، صفحہ: ۲۳، ۲۴

[x] بیان بعنوان "عشرونَ کے انقلابی دستے کی حقیقت کے بارے میں واضح کلام"۔ جو ۲۲ ستمبر ۲۰۰۷ء کو الفجر میڈیا سینٹر نے الشموخ فورم میں جاری کیا تھا "دولۃ الاسلامیۃ کی خبروں اور بیانات کی دستاویزات" جسے فورم کے ایک ممبر "مراسل الشبکۃ" نے جاری کیا تھا جو صرف رسمی اصدارات نشر کرتا ہے۔

خروجِ دجال اور ظہورِ امام مہدی

مفتی محمد ادریس ہاشمی دامت برکاتہم العالیہ

حضرت مہدی کے ظہور سے قبل کی پانچویں نشانی

کالے جھنڈوں میں اختلاف کے بعد آسمان پر کیا نشانیاں ظاہر ہوں گی؟

کالے جھنڈوں میں اختلاف ظاہر ہونے کے بعد اور مہدی کے ظہور سے پہلے آسمان پر بہت سے عجیب وغریب علامات ظاہر ہوں گی جو کہ خصوصاً رمضان المبارک میں واقع ہوں گی:

قال الولید فأخبرنا صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن کثیر بن مرۃ الحضرمی قال آیۃ الحدثان فی رمضان علامتہ فی السماء بعدھا اختلاف فی الناس فإن أدرکتھا فأکثر من الطعام ما استطعت(الفتن نعیم بن حماد، ص۱۸۵، رقم:۶۳۷)

''حضرت کثیر بن مرۃ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں اختلاف ہونے کے بعد رمضان کے مہینے میں آسمان پر نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ پس جو اس وقت کو پالے وہ جتنا ہو سکے راشن جمع کر لے''۔

حدثنا عیسی بن یونس والولید بن مسلم عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان قال إنہ ستبدوا آیۃ عمودا من نار یطلع من قبل المشرق یراہ أھل الأرض کلھم فمن أدرك ذلك فلیعد لأھلہ طعام سنۃ.(الفتن نعیم بن حماد، ص۲۱۶، رقم:۷۸۷)

''خالد بن معدان سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ عنقریب ایک نشانی ظاہر یعنی آگ کا ستون مشرق کی طرف سے نکلے گا، ساری زمین والے اس کو دیکھیں گے، جس نے اس کو پالیا تو وہ اپنے گھر والوں کے لیے ایک سال کا راشن جمع کر لے''۔

قال الولید فأخبرنی شیخ عن الزھری قال وفی ولایۃ السفیانی الثانی وخروجہ علامۃ تری فی السماء(الفتن نعیم بن حماد، ص۱۸۵، رقم:۶۳۸)

''سفیانی دوم کے عہد میں آسمان پر نشانی ظاہر ہو گی''۔

قال وحدثت عن شریك أنہ قال بلغنی أنہ قبل خروج المھدی تنکسف الشمس فی شھر رمضان مرتین(الفتن نعیم بن حماد، ص۱۸۷، رقم:۶۴۵)

''شریک سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ مہدی کے خروج سے پہلے دو بار رمضان میں سورج گرہن ہو گا''۔

حدثنا ابن وھب عن ابن عیاش عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبیر عن کثیر بن مرۃ قال لانتظر آیۃ الحدثان فی رمضان منذ سبعین سنۃ(الفتن نعیم بن حماد، ص۱۸۵، رقم:۶۴۰)

''حضرت کثیر بن مرۃ کہتے ہیں کہ میں ستر سال تک رمضان میں (آسمان پر ظاہر ہونے والی) نشانیوں کا انتظار کرتا رہا''۔

حدثنا جنادۃ بن عیسی عن أرطاۃ عن عبد الرحمن بن جبیر عن کثیر بن مرۃ قال إنی لأنتظر آیۃ الحدثان فی رمضان منذ سبعین سنۃ(الفتن نعیم بن حماد، ص۱۸۵، رقم: ۶۴۰)

''حضرت کثیر بن مرۃ کہتے ہیں کہ میں ستر سال تک رمضان میں (آسمان پر ظاہر ہونے والی) نشانیوں کا انتظار کرتا رہا''۔

حضرت مہدی کے ظہور سے قبل کی چھٹی نشانی

سفیانی کے لشکر سے مقابلے اور مہدی کی تلاش میں خراسان سے کالے جھنڈوں کا پھر سے برآمد ہونا

جب سفیانی کا لشکر مجاہدین کے پیچھے خراسان کی طرف آنے لگے گا تو اہل خراسان بھی سفیانی کے مقابلے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں گے اور اس سے مقابلے اور اہل ایمان کی نصرت کے لیے عراق کی جانب روانہ ہونے شروع ہو جائیں گے تاکہ وہاں کے مسلمانوں کی مدد کی جا سکے اور مہدی کو بھی تلاش کی جا سکے۔

حدثنا سعید أبو عثمان عن جابر عن أبی جعفر قال یخرج شاب من بنی ھاشم بکفہ الیمنی خال من خراسان برایات سود بین یدیہ شعیب بن صالح یقاتل أصحاب السفیانی فیھزمھم(الفتن نعیم بن حماد، ص۲۴۶، رقم:۹۰۸)

''حضرت ابو جعفر رضی اللہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ جس کے دائیں ہتھیلی پر تل ہو گا، خراسان سے کالے جھنڈوں کے ساتھ نکلے گا، اس کے آگے آگے شعیب بن صالح نامی ایک آدمی ہو گا، سفیانی کے لشکر کے ساتھ لڑائی کرے گا اور اس کو شکست دے گا''۔

حدثنا الولید بن مسلم ورشدین بن سعد عن ابن لھیعۃ عن أبی قبیل عن أبی رومان عن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ قال إذا خرجت خیل السفیانی إلی الکوفۃ بعث فی طلب أھل خراسان ویخرج أھل خراسان فی طلب المھدی فیلتقی ھو والھاشمی برایات سود علی مقدمتہ شعیب بن صالح فیلتقی ھو وأصحاب السفیانی بباب اصطخر فتکون بینھم ملحمۃ عظیمۃ فتظھر الرایات السود وتھرب خیل السفیانی فعند ذلك یتمنی الناس المھدی ویطلبونہ(الفتن نعیم بن حماد، ص۲۴۹، رقم:۹۲۱)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سفیانی کا لشکر کوفہ پہنچ جائے گا تو خراسان والوں کے خلاف ایک لشکر بھیجے گا اور خراسان والے مہدی کی تلاش میں نکلیں گے تو سفیانی اور (خراسان کے لشکر کا امیر جو کہ) ہاشمی ہوگا جس کے ساتھ کالے جھنڈوں والا لشکر ہوگا اور اس کے لشکر کے مقدمے کے کمانڈر کا نام شعیب بن صالح ہوگا۔ تو ہاشمی اور سفیانی ”اصطخر“ نامی شہر کے دروازے کے آمنے سامنے ہوں گے تو دونوں کے درمیان زبردست جنگ ہوگی تو کالے جھنڈے والے غالب آجائیں گے اور سفیانی کا لشکر بھاگ جائیں گا۔ پھر اس وقت لوگ مہدی کی تمنا کریں گے اور اس کو تلاش کریں گے“۔

اصطخر ایران میں شیراز شہر کے قریب واقع ہے۔

سفیانی یہ لشکر کیوں بھیجے گا؟

وجہ اس کی یہ ہوگی کہ عراق میں سے کچھ لوگ سفیانی سے شکست کھا کر خراسان کی طرف چلے جائیں گے جن کو پکڑنے کے لیے سفیانی خراسان کی طرف لشکر بھیجے گا۔

فترجع طائفة منهم إلى خراسان فتقبل خيل السفياني(الفتن نعیم بن حماد، ص ۲۴۴، رقم: ۹۰۰)

”بس لوٹ جائے گا ایک گروہ خراسان کی طرف تو سفیانی ان کی طرف لشکر بھیجے گا“۔

بس یہ موقع ہوگا جب ایک قوم نکلے گی مہدی کی تلاش میں:

ويظهر بخراسان قوم يدعون إلى المهدی(الفتن نعیم بن حماد، ص ۲۴۴، رقم: ۹۰۰)

”اور ایک قوم نکلے گی خراسان سے مہدی کی تلاش میں“۔

ويخرج أهل خراسان في طلب المهدی فيدعون له وينصرونه(الفتن نعیم بن حماد، ص ۲۴۰، رقم: ۸۸۸)

”اور خراسان والے مہدی کو ڈھونڈنے نکلیں گے اور اس کے لیے دعا کریں گے اور اس کی مدد کریں گے“۔

پھر احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت مہدی کو سفیانی ملعون کے مقابلے میں جو اصل نصرت ملے گی وہ سرزمین خراسان سے ملے گی۔ چنانچہ مہدی کی نصرت کے لیے دوبارہ خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے جنہیں کوئی طاقت نہ روک سکے گی اور نہ ہی کوئی ان کو شکست دے سکے گا بلکہ وہ ہر کفر کی طاقت کو روندتے ہوئے اور اہل ایمان کو ان سے چھٹکارا دلاتے ہوئے مہدی کی بیعت کے لیے حرم مکہ تک پہنچ جائیں گے۔

حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزَّبِيدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّئُونَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِي سُلْطَانَهُ(سنن ابن ماجہ، ج ۱۲، ص ۱۰۶، رقم: ۴۰۷۸)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرق کی جانب سے ایسے لوگ برآمد ہوں گے جو علاقوں کے علاقے فتح کرتے ہوئے ”مہدی“ کی مدد یعنی ان کی حکومت کو مستحکم کرنے کے لیے پہنچیں گے“۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُودٌ لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتَّى تُنْصَبَ بِإِيلِيَاءَ (مسند احمد، ج ۱۷، ص ۴۶۲، رقم: ۸۴۲۰)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب کالے جھنڈے مشرق سے نکلیں گے تو ان کو کوئی چیز روک نہ سکے گی حتیٰ کہ وہ ایلیا (یعنی بیت المقدس) میں نصب کردیے جائیں گے“۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُودٌ لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتَّى تُنْصَبَ بِإِيلِيَاءَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ(جامع ترمذی، ج ۸، ص ۲۲۴، رقم: ۲۱۹۵)۔

”خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے اور انہیں کوئی طاقت واپس نہیں پھیر سکے گی یہاں تک کہ وہ ایلیاء (یعنی بیت المقدس) میں نصب کردیئے جائیں“۔

وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلَاءً وَتَشْرِيدًا وَتَطْرِيدًا حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ فَيَسْأَلُونَ الْخَيْرَ فَلَا يُعْطَوْنَهُ فَيُقَاتِلُونَ فَيُنْصَرُونَ فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوا فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَدْفَعُوهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي(ابن ماجہ، ج ۱۲ ص ۱۰۰ رقم الحدیث: ۴۰۷۲)

”اور یقیناً میرے اہل بیت کو آزمائشوں، جلاوطنی اور بے بسی کا سامنا ہو گا، یہاں تک کہ مشرق سے کچھ لوگ آئیں گے جن کے ہاتھ میں کالے جھنڈے ہوں گے، چنانچہ وہ امارت کا سوال کریں گے لیکن (بنو ہاشم) ان کو امارت نہیں دیں گے سو وہ جنگ کریں گے اور ان کی مدد کی جائے گی پھر

(بنوہاشم)ان کو امارت دیں گے لیکن اب وہ اس کو قبول نہ کریں گے اور میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو امارت دیں گے''۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمُ ابْنُ خَلِيفَةٍ ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يُقْتَلْهُ قَوْمٌ ... فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ (ابن ماجہ، ج۱۲ص۱۰۲ رقم الحدیث ۴۰۷۴)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خزانے کے پاس تین شخص جنگ کریں گے یہ تینوں بادشاہ کے لڑکے ہوں گے پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کے ہاتھوں نہیں آئے گا اس کے بعد مشرق سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس شدت کے ساتھ جنگ نہ کی ہو گی۔(یہاں تک کہ مہدی کا خروج ہو گا)جب تم لوگ انہیں دیکھو تو ان سے بیعت لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے تمہیں برف پر سے گھسٹ کر آنا پڑے وہ اللہ کے مہدی خلیفہ ہوں گے''۔

سفیانی کے خروج کے بعد مہدی کا ظہور کب ہو گا؟

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ الْمِعْوَلِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ بَشِيرٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُبَشِّرُكُمْ بِالْمَهْدِيِّ يُبْعَثُ فِي أُمَّتِي عَلَى اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ وَزَلَازِلَ فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا (مسند احمد، ج۲۳، ص۱۰۶، رقم: ۱۱۰۶۱)

''حضرت سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کی بشارت ہے مہدی کی، ان کا ظہور اس وقت ہو گا جب کہ لوگوں میں اختلاف ہو گا اور زمین پر زلزلوں کی کثرت، پس وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی''۔

حدثنا أبو إسحق الأقرع حدثني أبو الحكم المدني قال حدثني يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب قال تكون فرقه واختلاف حتى يطلع كف من السماء وينادي مناد ألا أن أميركم فلان (الفتن نعیم بن حماد، ص ۲٦٦، رقم: ۹۹۰)

''سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے اتفاقی اور اختلاف ہو گا، یہاں تک کہ آسمان سے ایک ہتھیلی ظاہر ہو گی اور آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دے گا: جان لو! تم لوگوں کا امیر فلاں شخص ہے''۔

حدثنا عبد الله بن مروان عن العلاء بن عتبة عن الحسن أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر بلاء يلقاه أهل بيته حتى يبعث الله راية من المشرق سوداء من نصرها نصره الله ومن خذلها خذله الله حتى يأتوا رجلا اسمه كاسمي فيولیه أمرهم فيؤيده الله وينصره (الفتن نعیم بن حماد، ص۲۴۷، رقم: ۹۱۲)

''حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مصیبت کا ذکر کیا۔ جو ان کے اہل بیت (خاندان) والوں کو پہنچ جائیں گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مشرق کی طرف سے کالے جھنڈوں کا ایک لشکر بھیج دے گا جو اس کے لشکر کی نصرت و مدد کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرے گا اور جو اس لشکر کی نصرت نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد نہیں کرے گا یہاں تک کہ یہ لشکر ایک آدمی تک پہنچ جائے گا جس کا نام میرے نام کی طرح ہو گا تو یہ لشکر والے اس کو اپنا امیر بنائیں گے پھر اللہ تعالیٰ اس کی تائید اور اس کی نصرت کریں گے''۔

وتبعث الرايات السود بالبيعة إلى المهدي (الفتن نعیم بن حماد، ص۲۴۴، رقم: ۹۰۰)

''اور بالآخر کالے جھنڈوں والے مہدی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے''۔

☆☆☆☆☆

''میں امریکہ کو یہ پیغام دینا چاہوں گا کہ تمہارے یہ جرائم و مظالم محض آنسو بہا کر برداشت نہیں کیے جائیں گے، بلکہ خراسان سے لے کر شام تک بہنے والے مسلم لہو کے ہر ہر قطرے کا تمہیں حساب دینا ہو گا۔ تمہارا خیال تھا کہ تم ۲۰۱۴ء کے اختتام تک اس خطے میں اپنے اہداف مکمل کر کے اپنی جنگ سمیٹ لو گے... ہر گز نہیں! ابھی تو برصغیر کے مجاہدین نے تمہارے خلاف جنگ کا آغاز کیا ہے... اللہ رب العزت کی توفیق سے جلد ہی خراسان کے پہاڑوں سے لے کر برما و بنگال کے ساحلوں تک پھیلے مسلمانوں کو تم امارتِ اسلامیہ افغانستان کے جھنڈے تلے اپنے خلاف صف آرا پاؤ گے... اور تم اور تمہارے اتحادی اور ٹوڈی سبھی میدان سے بھاگنے پر مجبور ہوں گے۔ اللہ کے اذن سے نہ تو برصغیر کی زمین پر اور نہ بحرِ ہند کے پانیوں میں تمہیں جگہ ملے گی، بلکہ وہ وقت بھی باذن اللہ اب دور نہیں جب تمہارے یہودی آقاؤں کو غرقد کے درخت کے سوا کوئی شے پناہ نہیں دے گی اور درخت و پتھر تک پکار اٹھیں گے کہ: 'اے مسلم، اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے، آؤ اور اسے قتل کرو'!''

استاد احمد فاروق رحمۃ اللہ علیہ

دورِ فتن کے تقاضے

مولانا زبیر احمد علوی

اِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ (متفق علیہ)

''بے شک میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں کی جگہوں میں فتنے ایسے گر یں گے جیسے بارش کے قطرات گرتے ہیں''۔

عن کعب رضی اللہ عنہ قال أظلتکم فتنة کقطع اللیل المظلم لایبقی بیت من بیوت المسلمین بین المشرق والمغرب الا دخلته (الفتن لنعیم بن حماد)

''حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اندھیری رات کے مانند تم پر ایسا فتنہ آئے گا جو نہیں چھوڑے گا کوئی گھر مسلمانوں کے گھروں میں سے مشرق و مغرب کے درمیان مگر یہ کہ وہ اس میں داخل ہو جائے گا''۔

ہر صاحب بصیرت جس کو اللہ تعالیٰ نے قلب سلیم اور اپنے دین کے صحیح فہم سے نوازا ہو، وہ اس بات سے انکار نہیں کرے گا کہ موجودہ حالات اس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ آنے والے دنوں میں ایسے گونگے اور بہرے، گھٹا ٹوپ اور تیرہ و تاریک فتنے ظہور پذیر ہوں گے جو ایسے رگڑ دیں گے جیسے چمڑے کو زمین پر پٹخا اور رگڑا جاتا ہے، جو ایسے ادھیڑ کر رکھ دیں گے جیسے بالوں کو ادھیڑا اور رگڑا جاتا ہے، جو ایسے ریزہ ریزہ کر دیں گے جیسے خشک اور سوکھی مینگنی کو ریزہ ریزہ کر دیا جاتا ہے یا جیسے روٹی کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ثرید میں ڈالا جاتا ہے، جو ایسی چوٹیں لگائیں گے جن کی تاب کوئی نہ لا سکے گا، اور ان فتنوں میں سب سے بدترین فتنہ جس سے ہر نبی نے اپنی قوم کو ڈرایا وہ ہے ''دجال اکبر'' کا فتنہ اور اس فتنے کو دنیا میں ہونے والے ہر فتنے کا موجب اور منبع قرار دیا:

وَمَا صُنِعَتْ فِتْنَةٌ مُنْذُ كَانَتْ الدُّنْيَا صَغِيرَةٌ وَلَا كَبِيرَةٌ إِلَّا لِفِتْنَةِ الدَّجَّالِ (مسند احمد)

''اور آج تک دنیا میں جو کوئی چھوٹا بڑا فتنہ رونما ہوتا ہے وہ دجال کے فتنے کی وجہ سے ہے''۔

لیس من فتنة صغیرة، ولا کبیرة الا تضع لفتنة الدجال فمن نجا من فتنة ما قبلها نجا منها (مسند البزار)

''آج تک دنیا میں کوئی بھی چھوٹا بڑا فتنہ ظاہر نہیں ہوا مگر یہ کہ وہ دجال کے فتنے کی وجہ سے ہے، سو جو کوئی اس کے فتنے سے پہلے، فتنوں سے بچ گیا وہ دجال کے فتنے سے بھی بچ جائے گا''۔

فتنہ چھوٹا ہو یا بڑا وہ دجال کے فتنے پر ہی منتج ہو گا۔ سو جو اس کے فتنے سے پہلے فتنوں سے بچ گیا وہ دجال کے فتنوں سے بھی بچ جائے گا۔

اس افسوس ناک صورتحال سے زیادہ کرب کی بات یہ ہے کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم جو دنیا کا واحد گروہ ہے جسے ماضی، حال اور مستقبل کا قرآن و سنت کی صورت میں کافی علم دیا گیا ہے، آج حیران اور ناواقف راہ میں بھٹک رہی ہے اور دنیا کی تاریکیوں سے روشنی کی بھیک مانگ رہی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بعد اب ان فتنوں کے ظہور کی رفتار تیز ہوتی محسوس ہو رہی ہے گویا:

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ (محمد: ۱۸)

''تو کیا یہ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان کے پاس اچانک آ جائے، یقیناً اس کی نشانیاں تو ظاہر ہو ہی چکی ہیں۔ پھر جب ان کے پاس قیامت آ جائے تو انہیں نصیحت کرنا کہاں ہو گا''۔

خروج الآیات بعضها علی اثر بعض، یتتابعن کما تتتابع الخرز فی النظام

''نشانیوں کا خروج یکے بعد دیگرے ہو گا، اس طرح پے در پے آئیں گی جس طرح لڑی (کٹنے کے بعد) پروئے ہوئے دانے آتے ہیں''۔ (طبرانی الاوسط)

ان حالات کا تقاضا ہے کہ قرآن و احادیث مبارکہ کی روشنی میں اس صورتحال کا گہرائی سے جائزہ لیا جائے، موجودہ حالات کی تبدیلی کو صحیح زاویہ سے دیکھا جائے اور آئندہ کے لیے صحیح خطوط کار کی نشاندہی کی جائے تاکہ امت اپنے فرضِ منصبی کو پیش آنے والے عظیم معرکۂ خیر و شر میں کماحقہ سرانجام دے کر پوری انسانیت کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔

☆☆☆☆☆

''روس اور امریکہ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم انتہا پسند ہیں، حالانکہ ہم تو اوسط امت ہیں اور اسلام ہمیں اعتدال کا درس دیتا ہے۔ اسلام تو کسی افراط و تفریق کا قائل نہیں، البتہ اعتدال کیا ہے اس کا تعین وہی شخص کرے گا جو دین اسلام کے احکامات کا علم رکھتا ہو، یہ کفار کون ہوتے ہیں ہمیں اعتدال کا معنی بتلانے والے؟''

امیر المومنین ملا محمد عمر رحمہ اللہ

ضرب کذب کی شکست اور مفسدین کا نیا وار 'ردالفساد'!

عبد القدوس مدنی

جب شیطانی قوتیں افغانستان میں اپنی بے بسی اور لاچاری ظاہر کر کے اپنی شکست کا اعتراف کر رہیں تھیں اور ساتھ ہی امریکہ کی طرف سے یہ واضح علان کیا جا رہا تھا کہ ''افغانستان میں وہ طالبان کو ختم نہیں کر سکتے''... گویا زبانِ حال سے اپنی شکست کا اعتراف کیا جا رہا تھا، ایسے میں کچھ عقل سے پیدل لوگ ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' کو اپنی جنگ قرار دے کر انہی مجاہدین کے خلاف آپریشن ''ضرب عضب'' کی تیاریاں کر رہے تھے۔ پاکستان فوج 'ایک عرصہ سے مجاہدین کے خلاف برسرِپیکار تھی، لیکن ہر محاذ میں اس کو منہ کی کھانی پڑ رہی تھی۔

فوجی قیادت کے نزدیک مجاہدین کے مقابلے میں بار بار شکست کی وجہ پاکستانی عوام کی حمایت حاصل نہ ہونا تھی،اس جنگ میں پاکستانی عوام کی حمایت حاصل کرنے کے لیے ذرائع ابلاغ کے ذریعے مجاہدین کے خلاف زہر ناک پروپیگنڈہ کیا گیا۔ مذہبی قیادت کو ڈرا دھمکا کر اُن سے بھی زبردستی اس آپریشن پر حمایت حاصل کی گئی۔ نیشنل ایکشن پلان بنا۔ ۱۵جون ۲۰۱۴ء کو پاکستانی فوج نے شمالی وزیرستان میں آپریشن کا آغاز کر دیا۔

شمالی وزیرستان کی سرزمین 'افغانستان کے جنوب مشرقی صوبوں میں جاری تحریک جہاد کے لیے بالخصوص اور پورے افغانستان میں جاری جہادی تحریک کے لیئے بالعموم ''لاجسٹک سپورٹ'' فراہم کرنے کا اہم مرکز تھا۔اسی لیے یہ خطہ موجودہ صلیبی جنگ کے آغاز سے ہی کفار کی آنکھوں میں بری طرح کھٹک رہا تھا۔ امریکیوں پر افغان مجاہدین نے اس قدر اعصاب شکن حملے کیے کہ وہ یہاں پر براہ راست اپنی فوجیں اتارنے کے قابل نہیں رہے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے اپنے اس درد سر کو اپنے آلہ کاروں کے ذمہ لگایا تاکہ وہ حق نمک ادا کرتے ہوئے اپنے آقا کو اس دردسے نجات دلائیں!!!

اللہ تعالیٰ پوری انسانیت کو دو گروہوں میں تقسیم کرتے ہیں ایک حزب اللہ (اللہ کا لشکر) اور دوسرے حزب الشیطان (شیطان کا لشکر)۔ان دونوں کے درمیان ازل سے معرکہ چلا آرہا ہے اور ابد تک جاری رہے گا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کی مدد و تائید حزب اللہ کے ساتھ ہے، باطل والوں کو ہمیشہ منہ کی کھانی پڑی ہے اور فتح یاب ہمیشہ حق والے ہی ہوئے ہیں۔ موجودہ دور میں حق و باطل کا یہ معرکہ خراسان کی سرزمین پر جاری ہے، خراسان میں جہاد ایمان و مادیت کے درمیان فیصلہ کرنے والا ہے، حق پرستوں کی غیبی تائید کا مظہر ہے، نافرمانوں اور خدا فراموشوں کے لیے خدائی انتباہ ہے کہ اسباب و وسائل کی کثرت، مال و دولت کی وسعت، خدا کی تدبیر اور منصوبے کے آگے کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور مخلص ایمان والوں کی جدوجہد، اطاعت و وفا شعاری' باطل طاقتوں کی ہوا اکھاڑ کر رکھ دیتی ہے۔ لیکن اس مادہ پرست فوج نے افغان جہاد سے کچھ سبق حاصل نہ کیا اور طاقت کے غرور اور اپنے آقا (امریکہ) کی خوشی کے لیے حق پرستوں کے خلاف جنگ میں کود پڑے۔ شیطانی جنگ کو اسلامی رنگ دینے کے لیے آپریشن کا نام ضرب عضب رکھا گیا۔ تقریباً تین سال تک یہ آپریشن جاری رہا۔ اس دوران میں فوج کی طرف سے بڑے بڑے دعوے کیے گئے کہ ہم نے دہشت گردوں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے، قبائلی علاقوں سے دہشت گردوں کا مکمل صفایا کر دیا گیا ہے! حقیقت اس کے برعکس ہے، قبائلی علاقوں میں اس فوج کو اب گوریلا کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جس کی وجہ سے فوج کو بہت زیادہ جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑھ رہا ہے۔

یہ وہ جنگ ہے جس میں امریکہ ۸۵۰ارب ڈالر جھونک چکا ہے اور اس کے اتحادیوں کا سرمایہ شامل کیا جائے تو حجم ایک ہزار ارب ڈالر سے بڑھ جاتا ہے۔ اس کا اندازہ پاکستان کے ۷۰ سال کے کل بیرونی قرضوں کے موازنہ سے ہو سکتا ہے، جواب بھی ۷۸ارب ڈالر کے لگ بھگ ہیں۔ اگر اتنی مضبوط معیشت والے ملک 'اللہ کے ان بندوں کے خلاف فتح نہ حاصل کر سکے تو پھر بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ سے بغاوت کرنے والی یہ پھسپھسی فوج اللہ کے بندوں کے خلاف کامیاب ہو جب کہ یہ معاشی لحاظ سے امریکہ سے بھی کمزور ہیں۔

اب صورت حال تو یہ ہے اس جنگ کی وجہ سے پاکستان کی معیشت کا پورا انحصار امریکہ پر ہو گیا ہے، اگر امریکہ اس جنگ میں پاکستان کو تنہا چھوڑتا ہے تو یہ جنگ بہت تیزی سے پاکستان کے اندر بھی پھیل جائے گی۔ دوسری طرف امریکہ اپنے غلاموں کی اس کمزوری سے اچھی طرح واقف ہے، لہٰذا وہ اسی بنیاد پر ''ڈو مور اینڈ مور'' کا مطالبہ کرتا چلا جارہا ہے۔ اس خطہ میں امریکہ کی ڈو مور کی پالیسی سے اُس کے غلاموں کے چہروں سے نقاب اتر رہے ہیں۔

کچھ دن قبل ایک دفعہ پھر پاکستانی فوج کے شعبہ تعلقاتِ عامہ نے دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے نئے فوجی آپریشن ''ردالفساد'' کا اعلان کیا ہے۔ تاہم لاحاصل مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ایک نئے فوجی آپریشن کے آغاز پر یہی کہا جاسکتا ہے کہ سابقہ فوجی آپریشن اپنے اہداف حاصل کرنے میں بری طرح ناکام ہوئے ہیں۔

لگ بھگ تین سال کے طویل آپریشن کے بعد بھی نہ تو مجاہدین کمزور ہوئے ہیں اور نہ ہی مایوس ہوئے ہیں، آج بھی مجاہدین کے انصار موجود ہیں، آج بھی مجاہدین کے تربیتی کیمپ پہلے جیسے منظم طریقے سے چل رہے ہیں، بلکہ اس آپریشن کی وجہ سے پوری قوم کی توجہ مجاہدین کی طرف مبذول ہوئی ہے جس کی وجہ سے کتنے ہی لوگوں نے حق و باطل کے اس معرکہ کو پہچاننے کے بعد محاذوں کی طرف رخ کیا اور مجاہدین کے ساتھ مل کر امت کے کی دفاع کی اس جنگ میں شامل ہوئے ہیں، اب وہ وقت دور نہیں جب کفر کے ان آلہ کاروں پر مجاہدین ہر جگہ اللہ کا عذاب بن کر جھپٹیں گے۔ ان شاءاللہ

☆☆☆☆☆

فلسفۂ اصلاح و فساد

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

جسٹس شوکت صدیقی نے سوشل میڈیا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مقدس شخصیات کی گستاخی پر مبنی مواد ہٹانے کا حکم دیا ہے۔ دبنگ ایمانی لب و لہجے کا یہ حکم بہار کا ایک خوش گوار جھونکا ہے۔

؎ تری آواز مکے اور مدینے!

دریدہ دہنی کا یہ عالم ہو چکا ہے کہ اللہ رب العالمین، امہات المومنینؓ، اصحابِ رسول، قرآن پاک تک کی توہین پر مواد موجود ہے۔ نام نہاد مسلمان یہ کام دیدہ دلیری سے کر رہے ہیں۔ جس پر عدالت نے بجاطور پر نوٹس لیتے ہوئے کہا کہ بد قسمتی سے ملک میں سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین کے حامیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ ایسے افراد کے خلاف قانونی کارروائی کو یقینی بنانے کا حکم دیا۔ یہ جذبات مجروح کرنے کا سامان ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر ملک میں اسلام دشمنی کو کھلی چھوٹ دی گئی ہے۔ گستاخ بلاگرز کی پراسرار گمشدگی اور بااہتمام و انصرام واپسی بھی ایک معمہ ہے۔ نام نہاد اعلیٰ تعلیم یافتہ، انگریزی پر عبور یافتگان کی اخلاق سڑاند سوشل میڈیا پر اگلی نظر آتی ہے۔ فکری جوئیں اور کلبلاتے اخلاق کیڑے... تاہم آفتاب پر تھوکا منہ پر آیا کے مصداق 'لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ' کی تصویر وہ خود بن جاتے ہیں۔

کیا یہ نفرت انگیز مواد (Hate Speech) کے زمرے میں نہیں آتا؟ یا قانون کے سارے کوڑے 'اسلام اور شعائر اسلام، محبان اسلام پر ہی برسنے کو ہیں؟ یہ گستاخ طبقہ قوم کی ترقی میں کون سی خدمت انجام دے رہا ہے؟ سوائے ٹرمپ انتظامیہ کو خوش کر کے مراعات مفادات کی حرص کے! جس طبقے نے اس ملک کو کچھ دیا...ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ سے لے کر ڈاکٹر عبدالقدیر خان تک...وہ باوجود تمام تر مغربی تعلیم کے پختہ دینی فہم اور ذوق کے حامل رہے۔ اقبالؒ قرآن فہمی، دین پسندی، جذبۂ حریت اور عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے مالا مال تھے۔ سارا کلام قرآن، حدیث، تاریخ اسلامی اور امت کے درد میں ڈوبا ہوا ہے۔ (اور یہ گستاخ نوجوان! مغرب کے پس خوردہ کی جگالی کر کے زبان کے پھاگ اڑانے والے!)۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے مطابق اُن کی تعلیم میں قرآن، حدیث اور سیرت نبوی نصاب کا حصہ تھی۔ دینی فرائض کی پابندی اور تلاوت قرآن اُن کے معمولات کا حصہ ہمیشہ رہا۔ پاکستان کا سرمایۂ فخر کل اور آج یہی فکر و نظر رہی ہے اور رہے گی ان شاء اللہ۔ دہشت گردی کو اسلام سے نتھی کر کے ملک سے اسلام اور اسلام پسندوں کا صفایا کرنے کے مغربی مطالبات اور گھگھیائے ہوئے غلامانہ رویے پنپ نہ پائیں گے۔

عوام کی اسلام سے وابستگی بدیہی حقیقت ہے۔ بدھ کے روز جب اسلام آباد ای سی او کانفرنس کے لیے بند کر رکھا تھا۔ مقامی چھٹی، سڑکیں بند، جابجا ناکے تھے۔ سیل (Seal) شدہ شہر سے بہارہ کہو میں حیرت انگیز طور پر ممتاز قادریؒ کے یوم شہادت کے لیے رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق (ڈان: ۲ مارچ) ہزاروں لوگ اکٹھے ہوئے۔ پرامن جلوس، پرجوش نعرے قادریؒ کی عظمت اور پاکستان کو اسلامی ریاست بنانے کے مطالبے پر مبنی تھے!

سوشل میڈیا پر چھپ کر پاکستان کے اسلامی تشخص میں چھرا گھونپنے والے، عاشقانِ رسولؐ کا مقابلہ نہیں کر سکتے! جسٹس شوکت صدیقی کو ایک نوٹس دینی مواد/لٹریچر کے خلاف مہم پر بھی لینا چاہیے۔ جہاد 'ارکان دین میں سے ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی طرح۔ اسے دہشت گردی سے خلط ملط کر کے مہمات کیونکر چلائی جا سکتی ہیں؟ اس سے کفر کی ٹانگیں کانپنا تو فطری ہے لیکن اسلامی جمہوریہ پاکستان 'دین میں قطع و برید کیونکر کر سکتی ہے؟ ملک میں 'ردالفساد' آپریشن کیا جا رہا ہے۔ اصطلاح اسلامی ہے سوا سے قرآن حدیث ہی سے سمجھا جائے گا۔ شرعاً 'فساد' کسے کہتے ہیں۔ یہ اصطلاح قرآن میں مسلسل مستعمل ہے۔ اسے انسائیکلو پیڈیا بریٹانکا یا چاچا گوگل سے نہیں پوچھیں سمجھیں گے۔ نام رکھا ہے تو قرآن سے رجوع کرنا ہو گا۔ قرآن کے سارے مفاہیم ایک نکتے پر مرتکز ہیں کہ اسلام 'اصلاح' ہے اور کفر 'فساد'۔

کفر ایک فساد ہے۔ (النحل:۸۸) ، غلبۂ کفر فساد ہے (انفال:۷۳) ، اللہ کے راستے سے روکنا فساد ہے (النحل:۸۸)، فواحش کا ارتکاب فساد ہے۔ (العنکبوت:۳۰)

فساد کے سدباب کے لیے تو ہمہ گیر درستگی لازم ہے۔ قبلہ بھی درست نہیں! ہمارا قبلہ مغرب کی جانب تھا اب عین مغرب ہو گیا! کرپشن فساد ہے۔ اللہ کی بندگی سے آزاد حکمرانی فساد ہے۔ عریانی فحاشی فساد ہے۔ عدل و انصاف کی عدم فراہمی فساد ہے۔ (ملزم بارہ، سولہ سال گزار کر مر گیا تو باعزت بری کر دیا گیا!) عوام کا خون نچوڑتا یہ استحصالی نظام فساد ہے۔

قیادتوں کے فارم ہاؤسز اور ایک کمرے کے ڈربے میں جانوروں کے باڑے کی طرح ٹھسے غرباء...یہ اصلاح ہے یا فساد؟

فحش لٹریچر، ٹیلی ویژن پر دن دہاڑے چلتے برہنہ/نیم برہنہ رقص اصلاح ہے یا فساد؟

دفاتر، ہوٹل، کوچز، شاپنگ مالز ہر جگہ سجی سنوری لڑکیاں مردوں کے 'شانہ بہ شانہ'! جو گھر بیٹھی بچے پالتی، آٹا گوندھتی، کپڑے دھوتی عفت مآب بیوی کو دو ٹکے کا کر دیں...اصلاح ہے یا فساد؟

گدھے کا گوشت، مردار، جعلی ادویہ اصلاح ہے یا فساد؟

تھیٹروں میں ہوتے مجروں اور آئین پاکستان کے منافی بے راہ روی کے تمام مظاہر کو کھلی چھوٹ ہو اور عزت مآب پاکیزہ خواتین کے دروس ہائے قرآن کی سُن گُن لیتے، ہراساں کرتے سرکاری اہل کار؟ اصلاح ہے یا فساد؟

(بقیہ صفحہ ۶۷ پر)

آپریشن رد الفساد یا شر الفساد

عبداللہ مفکر عباسی

پاکستان کے انٹیلی جنس ادارے اور افواج، مجاہدین کے تابڑ توڑ حملوں سے بوکھلاہٹ کا شکار ہو چکی ہیں اور اسی بوکھلاہٹ اور خجالت کے نتیجے میں ''آپریشن رد الفساد'' کا اعلان کیا گیا ہے...اس اپریشن کے اعلان کے بعد پاکستان کی خفیہ ایجنسیوں اور فوج نے جو شر و فساد برپا کیا اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی...غریب، بے کس، لاچار و مفلوک الحال افغان مہاجرین، جو گزشتہ کئی دہائیوں سے پاکستان میں دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں، انہیں پکڑ پکڑ کر جیلوں میں بند کیا جا رہا ہے... سڑکوں اور چوراہوں پر بے بس غریب پاکستانیوں کو گھسیٹا جا رہا ہے...یہ وہ لوگ ہیں جو محض دو وقت کی روزی روٹی کمانے کے لیے دن رات اپنا خون پسینا ایک کر دیتے ہیں...یہ وہ لوگ ہیں جنہیں پاکستان کی حکومت 'فسادی اور طالبان کے سہولت کار' کے طور پر پیش کر رہی ہے اور اس پر بس نہیں بلکہ ان مظلومین کو جعلی پولیس مقابلوں میں شہید کر کے بڑے فخر کے ساتھ پاکستانی پیشہ ور قاتل تصویریں بنواتے ہیں اور ہر وقت یہ ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں کہ ہم نے طالبان کی کمر توڑ دی...اب سوال یہ ہے کہ فسادی کون؟؟؟ مجاہدین یا پاکستان کے پیشہ ور قاتل؟؟؟

جواب یہ ہے مجاہدین، پاکستان کے کفری نظام کے خلاف لڑ رہے ہیں اور اسلامی شرعی حکومت کے لیے مسلح جدوجہد کر رہے ہیں... مجاہدین نے اپنی جدوجہد کے اول روز سے لے کر آج تک نہ کسی مسلمان کو کسی کفری ملک کے حوالے کیا گیا اور نہ ہی کسی مسلمان یا غیر مسلم خاتون کو کسی طالب نے بے آبرو کیا، نہ ہی کوئی ریڈ لائٹ ایریا بنایا، نہ ہی کسی بازارِ حسن کی بنیاد رکھی، نہ ہی کوئی نائٹ کلب بنایا، نہ ہی مری بروری اور اس جیسے ہزاروں شراب سازی کے کارخانوں کی بنیاد رکھی، نہ ہی معاشرے میں اخلاق باختگی کو فروغ دیا، نہ ہی کوئی سرے محل بنایا، نہ ہی پاناما میں ملکی سرمایا لے جا کر چھپایا اور نہ ہی پاناما لیکس جسے ہزاروں مقدمات میں کسی مجاہد کا نام شامل ہے...

پاکستان میں قائم ظالمانہ سرمایہ داری نظام کے محافظ کون ہیں؟ اس گندے کفری جمہوری نظام کے علمبردار کون ہیں؟ کرپشن کون کرتا ہے؟ عوام کا پیسہ لوٹ کر امریکہ اور یورپ کون منتقل کرتا ہے؟ منی لانڈرنگ کون کر رہا ہے؟ ان کاموں کے بارے میں کوئی ایک ثبوت پیش کیا جا سکتا ہے کہ مجاہدین یا ان کے کسی بھی قائد کے بارے میں کہ وہ مذکورہ بالا جرائم کے مرتکب ہوئے ہوں؟

امریکہ کا فرنٹ لائن اتحادی کون ہے طالبان یا پاکستانی حکومت؟ کولیشن سپورٹ فنڈ کی مد میں ڈالر کس کو ملتے ہیں مولانا فضل اللہ (حفظہ اللہ) کو یا پیشہ ور قاتلوں کو؟ DO MORE کا مطالبہ امریکہ کس سے کرتا ہے طالبان سے یا پیشہ ور قاتلوں سے؟ کیری لوگر بل کی مد میں پیسہ کس کو ملا طالبان کو یا پاکستانی افواج کو؟ ہمارے بلوچ مسلمان بھائیوں کی نسل کشی تسلسل سے جاری ہے...یہ کام کون کر رہا ہے طالبان یا پیشہ ور قاتل؟ لال مسجد کو کس نے خاک و خون میں نہلایا...ذمہ دار کون طالبان یا پیشہ ور قاتل؟ ملک میں لسانیت، قومیت اور عصبیت کو کون فروغ دے رہا ہے طالبان یا پیشہ ور قاتل؟ فاٹا اور پشتون خوا میں ہمارے مسلمان بھائیوں کا قاتل کون ہے، فاٹا میں کارپٹ بم باریاں کر کے ہزاروں مسلمانوں کو بے گھر اور بچوں کو یتیم کرنے والا کون ہے؟ جیٹ فائٹر اور توپ خانہ کس کے پاس ہے طالبان کے پاس یا پیشہ ور قاتلوں کے پاس؟

تاریخ میں کچھ سفر کرتے ہیں... تین لاکھ بنگالی مسلمان عورتوں کو بے آبرو کس نے کیا؟ بنگالیوں کا قتل عام کس نے کیا؟ ایک لاکھ پیشہ ور قاتل اپنے قائد کی سربراہی میں جنرل اروڑہ سنگھ کے آگے تسلیم ہوئے...ذمہ دار کون؟ بے غیرت کون اور غیرت مند کون طالبان یا پیشہ ور قاتل؟ برما میں روہنگیا مسلمان جس ذلت کا شکار ہیں اس کا ذمہ دار کون ہے؟ شاہ اردن کے ایما پر فلسطینیوں کے خون سے کس نے ہولی کھیلی تھی؟ فسادی کون؟ قاتل کون؟ طالبان یا پیشہ ور قاتل؟

افغانستان میں طالبان کی اسلامی شرعی حکومت کو سقوط سے دوچار کرنے میں کس نے بنیادی کردار ادا کیا لاجسٹک سپورٹ کس نے فراہم کی ہوائی اڈے اور راہداری کس کی استعمال ہوئی؟ عافیہ صدیقی اور ان جیسی سیکڑوں عفت مآب مسلمان خواتین کا سودا کس نے کیا؟ ہزاروں مسلمان مجاہدین کو امریکہ کے ہاتھ بیچ کر ملکی زر مبادلہ میں اضافے کی بات جنرل مشرف اپنی کتاب میں کیا نہیں لکھ چکا؟

اب فیصلہ کیجیے کہ فسادی کون؟ قاتل کون؟ طالبان یا پیشہ ور قاتل؟؟؟

☆☆☆☆☆

آپریشن رد الفساد

ابو معاویہ خالد غازی

شنید ہے کہ آرمی چیف نے سیکورٹی اداروں کے سربراہان اور اعلیٰ حکومتی حکام کے بھرپور اجلاس میں آپریشن ردالفساد شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔

اس اعلان کے بعد میرا دل و دماغ سناٹے میں آ گیا کہ آپریشن کے عنوان کے اعتبار سے فساد ختم کرنا مقصود ہے اور فسادیوں سے اب کیا مراد لی جائے گی۔

ماضی کے اوراق پلٹوں تو محسوس ہو رہا ہے یہ کوئی نیا ٹاسک دیا گیا ہے۔

آپریشن سائلنس (لال مسجد) جنرل پرویز مشرف

آپریشن راہ نجات جنرل اشفاق پرویز کیانی

آپریشن ضرب عضب جنرل راحیل شریف

آپریشن ردالفساد جنرل قمر جاوید باجوہ

پہلے تینوں آپریشن دہشت گردوں فتنہ پروروں، وطن کے غداروں سرزمین پاکستان کو چند ٹکوں کے عوض فراہم کرنے والوں یا ریمنڈ ڈیوس جوئیل کاکس جیسے دہشت گردوں کے خلاف نہیں بلکہ قال اللہ و قال الرسول کی صدا بلند کرنے والوں، شریعت کے نظام کے نفاذ کی بات کرنے والوں اور بالخصوص ایسے طبقے کے خلاف کیے گئے جو ۲۰۰۳ء سے پہلے تو پاکستان کے بیٹے اور مجاہد تھے۔ ۲۰۰۳ء جولائی کے بعد وہ دہشت گرد اور باغی کہلانے لگے۔

مختصر یہ کہ پہلے تینوں آپریشن اسلام پسندوں اور پاکستان کی نظریاتی اساس کے امینوں کے خلاف تھے۔

جس میں پاکستان کے ایوانوں میں بیٹھی ہوئی مقتدر شخصیات کو امریکہ اسرائیل ایران برطانیہ بھارت اور ان کے باقی حواریوں کی آشیر باد حاصل رہی ہے۔ جس بنا پر اندھا دھند سرحدی علاقوں میں جیٹ طیاروں کے ذریعے گن شپ ہیلی کاپٹروں، بموں اور ڈرون طیاروں کے ذریعے اپنے ہی خون سے ہاتھوں کو رنگین کیا گیا اور غیروں کی خوشنودی کے لیے اپنے ہی وطن کو اجاڑا گیا۔ گولیوں کی تڑتڑاہٹ بموں کے دھماکوں جیٹ طیاروں کے میزائلوں سے اپنی ہی بستیوں کو خون سے نہلایا گیا اور بیرونی آقاؤں سے شاباش وصول کی گئی۔

ایک ہزار یا دو ہزار کی بات نہیں بلکہ ہزاروں بے گناہ اور بے قصور باریش نوجوانوں کو لاپتہ کرنے کے بعد جعلی پولیس مقابلوں میں مارا گیا۔ یہ ریاست کی طرف سے سراسر ظلم ہے۔ بیرونی آقاؤں کی خوشنودی اور نئی بننے والی امریکہ کی قیادت اور مزید ایڈ لینے کے لیے اب نیا آپریشن لانچ کیا جا رہا ہے۔ معصوموں کا خون جس طرف بھی بہے گا وہ ظالم کا ظلم ہو گا۔ خواہ لاہور کی سڑکوں پر بہے، خواہ چارسدہ کی عدالتوں کے باہر بہے، خواہ سیہون شریف یا پشاور کوئٹہ میں بہے۔ ظلم ظلم ہے

بے گناہوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ ظالم سے ظلم کا بدلا لیا جائے لیکن اگر لال مسجد میں یہ خون بہے، باجوڑ کے مدرسے میں بہے یا کئی کئی عرصہ سے لاپتہ اسلام پسند نوجوانوں کو کال کوٹھڑیوں سے نکال کر جعلی پولیس مقابلوں میں مار کر بہے، مدرسوں اور مسجدوں کے اماموں اور خطبا کو رات کے اندھیروں میں اٹھا کر اور پھر کچھ دنوں بعد ان کی لاشیں چوکوں چوراہوں میں پڑی ہوئی ملیں تو کیا یہ ظلم نہیں ہو گا؟

کیا اس ظالم سے ظلم کا بدلا لینے والے ریاست کی غلط اور ظالمانہ پالیسیوں کے سامنے کھڑے نہیں ہوں گے؟ آپریشن ردالفساد کتنی ماؤں کے بے گناہ جگر گوشوں کو موت کی نیند سلانے والا ہے۔

آپریشن ردالفساد کتنے اسلام پسندوں اور باریش نوجوانوں کو کچلنے والا ہے۔ آپریشن ردالفساد حقیقتاً! فساد کے خاتمے کا باعث ہو گا یا......... مدارس مساجد اور پاکستان کے نظریاتی سرحدوں کے محافظوں کے لیے ایک نئی آزمائش؟

یہ آنے والا وقت بتائے گا۔

اللہ پاک اسلامیان پاکستان کے چپے چپے کی حفاظت فرمائے اور اللہ اہل حق مدارس و مساجد علما و طلبا پر اپنی حفاظت کے پہرے بٹھائے آمین یا رب العالمین۔

☆☆☆☆☆

”خلافت کی دعوت دینے والوں کو اس انسانی مزاج کا خیال رکھنا ہو گا۔ جو آج نئی دعوت آپ دے رہے ہیں، اسے اس انداز میں کھول کھول کر بیان کیجیے کہ لوگوں پر واضح ہو جائے کہ خلافت قائم ہونے کی صورت میں عام مسلمان کو آخرت سے پہلے خود اس دنیا میں کیا ملے گا؟ اس میں تاجروں کے لیے کیا کشش ہے؟ کسان کیوں آپ کا ساتھ دے؟ ایک مزدور مفلوک الحال مسلمان کیونکر آپ کی تحریک کا حصہ بنے؟ ظلم، ناانصافی، مہنگائی اور کرپشن کی ماری یہ قوم کس بنیاد پر آپ کی دعوت کی طرف متوجہ ہو؟ کیا صرف اس لیے کہ آپ کی دعوت حق کی دعوت ہے؟ نہیں، ہر گز نہیں! اگر انسانوں کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس دعوت کو الفاظ اور جملے بدل بدل کر جگہ جگہ مختلف انداز سے، مختلف پیرائیوں میں نہ بیان فرماتے۔ بس اتنا ہی اعلان کر دیا جاتا کہ یہ حق کی دعوت ہے، جو مان لے اس کو جنت ملے گی اور جو نہ مانے اس کو جہنم!“

مولانا عاصم عمر دامت برکاتہم العالیہ

کرکٹ کے جنون میں گمشدہ اذان

معراج اطہر خان

خبر ہے کہ ''اسلامی جمہوریہ پاکستان''، جس کا آئین ''قرآن وسنت کی بالادستی'' کی زبانی ضمانت دیتا ہے'، میں کرکٹ میچ کی خاطر قذافی اسٹیڈیم کے گردونواح میں اذانوں کا گلا گھونٹنا گیا...اللہ کے گھر کو تالا لگایا گیا...اسلامی ملک میں سبز ہلالی پرچم کے سائے میں ایک لایعنی خرافاتی بے ہودہ بے ہنگم فضول ایونٹ کی خاطر یوں گرا جائے گا...سب ابھی میچ دیکھ کر فارغ ہوئے ہوں گے...

مسلمانو! جانتے ہو اذان کے تسلسل پر دنیا قائم ہے...انڈونیشیا کے جزائر سے جو فجر کی آذان شروع ہوتی ہے نو گھنٹوں کا سفر طے کر کے افریقہ پہنچتی ہے...۲۴ گھنٹے میں ایسا کوئی لمحہ نہیں آتا جب کسی نا کسی جگہ اذان نہ ہوتی ہو...آپ کے ملک میں یہ انہونی بھی ہوگئی! اللہ اللہ یہ کیسے دن دیکھنے نصیب ہو رہے...

زلمی جیت گئے لیکن اذان کا کیا ہوا؟؟؟ ہر چھکے چوکے پر عورت کو نچایا لیکن نماز پر پابندی لگائی! پختون ہائے رے وہ پختون جس کا کاروبار تو چھوٹ سکتا ہے پر نماز نہیں! مسلمان جس کے کفر اور اسلام کے مابین فرق نماز ہے...انہوں نے ایک کھیل تماشے کے لیے چند اللہ کے گھروں کو چار دنوں کے لیے ویران کیا!!!

عزیز ہم وطنو! اپنا ایک گراونڈ آباد کرنے کے لیے اللہ کے گھر ویران کیے... چھکوں پر ہوٹنگ سننے کمنٹری کی بازگشت کی ساعت کی خاطر اذان کو چپ کرادیا...رقص نسواں خاطر 'مچلتے سجدوں کو پامال کر دیا...

پیارو! لال مسجد تعلیم القرآن کی اذانوں کو ریاستی جبر پر روکنے جانے پر چوں چرا کی ہوتی تو آج کرکٹ کی خاطر یوں اذان کا گلا نہ گھونٹا جاتا... لیکن مجھے تو زلمی کی جیت کی سرشاری ہے مجھے تو نشہ سا ہے کہ کامران اکمل نے سینچری بنائی...مسجد کا مرثیہ کیسے سنوں؟ دقیانوسیت کو کیسے جگہ دوں؟ مجھے تو آفریدی کے ہاتھ کی فکر کھا رہی کے وہ زخمی ہوگیا! میناروں کے دکھڑے کے لیے دل ناتواں میں اتنی گنجائش نہیں!... ملاّ تو ہوں لیکن کرکٹ کی رنگینی میں کھویا مسجد کی فریاد کہاں کان پڑتی ہے؟! پاکستانی کرکٹ کے کریز کا شکار ہوں...اذان کی بندش کیسے جھنجھوڑے گی؟

آج پاکستان میں کرکٹ جیت گئی چند مساجد ہار گی... لیکن نہیں اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے وہ تو چلے گی... لیکن میری اور آپ کی غیرت کا امتحان ہے...مساجد کے تالوں کے ساتھ میچ کروانا ہے یا میچ نہیں مسجد کی آبادی دیکھنی ہے؟ کیا مسلمان قوم ایسے ہر فضول ایونٹ کا بائیکاٹ کرے گی جس کی وجہ سے مسجد کو تالے لگانے پڑے؟ شہید گنج مسجد پر تو تحریک چل پڑی تھی... بابری مسجد پر جلوس نکلے تھے لیکن کیا لاہور کی ان مساجد پر پابندی کسی صاحب دل کو متوجہ کر سکے گی؟

پی ایس ایل کے فضول تماشے کے لیے مساجد کو تین دن کے لیے بند کرنے کا فیصلہ! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان لوگوں کو ایک واضح پیغام دیا گیا ہے کہ جو پاکستان کو اسلامی ریاست سمجھتے ہیں یا یہ سمجھتے ہیں کہ اب بھی پاکستان میں اسلام کی کچھ باقیات موجود ہیں کہ کان کھول کر سن لو اور آنکھیں پھاڑ کر دیکھ لو! کہ اسلام کا اور اس ملک کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم یہ نام (اسلامی جمہوریہ) صرف ان سر پھروں کو دھوکے میں رکھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں جو اس سرزمین سے اس لیے محبت کرتے ہیں کیونکہ اس کو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا...یا جو یہ سمجھتے ہیں کہ آج بھی یہاں اسلام موجود ہے۔

تاکہ ایسے غیرت مند مسلمان ریاست کے خلاف بغاوت ہی نہ کردیں لیکن اب حالات مختلف ہیں...اب وہ واضح پیغام دے رہے ہیں کہ ہم تم کو کئی طریقوں سے آزما چکے ہیں...آج تم بھی ہماری طرح دنیا کی عیش و عشرت کے متمنی ہو کیونکہ جب ہم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گستاخوں (بلاگرز) کو رہا کرتے ہیں اور تم خاموش رہتے ہو...جب ہم باوجود نام نہاد سائبر لا کی موجودگی میں سوشل میڈیا پر بڑھتی ہوئی اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیوں پر کوئی ایکشن نہیں لیتے اور تم سکون سے بیٹھے رہتے ہو...تو دو دن کے لیے مساجد بند کر دینے سے بھی تم پر کوئی فرق نہیں پڑھنے والا، ویسے بھی تم نے میچ دیکھنے کے دوران کون سا مسجد جانا تھا، اب تم بھی ہم سے ہو، اس لیے ایسے اقدامات اور فیصلے کوئی بڑی بات نہیں!

اچھے بچے بنو، محبِ وطن بنو!

کراچی والو لاہور کی ٹیم کے لیے بغض رکھو!

پشاور والو کوئٹہ کے لیے عناد رکھو!

اسلام آباد والو تم دیگر کو بد دعائیں دو!

اور اپنی اپنی ٹیم کی جیت کی دعائیں کرو!

چل مارو، میچ انجوائے کرو!

مساجد وغیرہ کا ٹھیکہ کوئی تم نے تھوڑی لے رکھا ہے، یہ تو مولویوں کا مسئلہ ہے!

جسٹ فارگیٹ دِس، آل از ویل!!!

☆☆☆☆☆

جہادِ شام کی صورت حال

سعود میمن

حلب کے نئے معرکے:

چند دنوں سے اسدی افواج نے حلب سے ادلب کی جانب پیش قدمی کے منصوبے کے تحت شدید حملے شروع کیے مگر مجاہدین ھیئۃ تحریر الشام نے دیگر مجاہدین کے ساتھ مل کر ان حملوں کو پسپا کر دیا۔ اسدی افواج کا مقصد کفریہ اور الفوعہ کے شیعہ علاقوں تک راستہ بنانا ہے مگر مجاہدین کے شدید دفاع اور جوابی کارروائیوں کی وجہ سے اسدی و ایرانی ملیشیات اپنی تمام تر کوشش کے باوجود ناکام رہی ہیں اور مجاہدین نے منہ توڑ جواب دیتے ہوئے ان کے درجنوں فوجی ہلاک اور زخمی کر دیے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ روزانہ کی بنیاد پر جاری مختلف نوعیت کی کارروائیاں میں ہلاکتوں اور مشینری کی تباہی کا سلسلہ بھی جاری و ساری ہے۔ ان کارروائیوں میں مارٹر حملے، تاؤ میزائیل عملیات، عسکری چھاپے و دیگر عملیات شامل ہیں۔

لواء الاقصیٰ کا قضیہ:

سابقہ جندالاقصیٰ میں شامل داعشی عناصر کافی عرصے سے جہادِ شام میں رخنہ ڈالنے کی مذموم کوششوں میں مصروف رہے ہیں۔ ۲۰۱۶ء میں جب احرار الشام اور دیگر مزاحمتی گروہوں کی جند الاقصیٰ کے ساتھ شدید جھڑپیں شروع ہوئیں تو مجاہدینِ جبہۃ فتح الشام (موجودہ تحریر الشام) نے طرفین میں جنگ بندی کرانے میں اہم کردار ادا کیا، اس کے بعد جندالاقصیٰ کے امیر نے جبہۃ فتح الشام کی بیعت کا اعلان کر دیا۔

مجاہدینِ فتح الشام نے اس جماعت میں سے مخلص مجاہدین کو علیحدہ کرنے کے لیے جندالاقصیٰ کی بیعت قبول کرنے کا اعلان کر لیا۔ اس بیعت کے بعد جندالاقصیٰ میں موجود خارجی عناصر نے اپنے امیر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے فتح الشام کی اطاعت میں آنے کی بجائے اپنی ہٹ دھرمی جاری رکھی اور لواء الاقصیٰ کے نام سے نئے گروپ کی بنیاد رکھی۔ اس نئے گروہ لواء الاقصیٰ کی قیادت نے داعش سے رابطے کے بعد ان کی ایماپر حماہ کے محاذ پر موجود مزاحمتی تنظیموں کے خلاف کریک ڈاؤن شروع کر دیا اور بیش تر علاقوں پر قبضہ کر کے داعشی جھنڈے لہرا دیے۔ جب لواء الاقصیٰ نے داعش سے بیعت کے اعلان کے ساتھ ہی مجاہدین کی تکفیر اور قتل و غارت شروع کی تو مجاہدینِ ھیئۃ تحریر الشام نے ریف حماہ (حماہ کے دیہاتی علاقوں) میں اس خارجی گروہ لواء الاقصیٰ کا اثر و رسوخ ختم کرنے کے لیے ان کے خلاف شدید آپریشن شروع کر دیا۔ اس آپریشن کا ہدف مورک اور خان شیخون جیسے شہروں کو بھی لواء الاقصیٰ کے قبضے سے چھڑوانا تھا۔ اس لڑائی کے دوران میں لواء الاقصیٰ نے کئی خود کش حملہ آور بھیجے جو مجاہدین کی مستعدی کی وجہ سے ناکام رہے۔ اس لڑائی میں دیگر مزاحمتی تنظیموں کے قید مجاہدین کے علاوہ ھیئۃ تحریر الشام کے متعدد مجاہدین بھی شہید ہوئے۔

مجاہدین نے تمام دیہاتی علاقوں پر قبضے اور چند شہری علاقے آزاد کرنے کے بعد لواء الاقصیٰ کو دو شہروں مورک اور خان شیخون میں محصور کر دیا تھا، مگر مجاہدین نے اسدی افواج کے خلاف لڑائی کے لیے اپنی قوت کو بچانے کی غرض سے لواء الاقصیٰ کو ہلکے ہتھیاروں کے ساتھ محاصرے سے نکلنے کا محفوظ راستہ دے دیا۔

فروری کے آخری عشرے کے وسط میں شمالی حماہ میں لواء الاقصی کے خلاف لڑائی اختتام پذیر ہو چکی تھی۔ لواء الاقصی ۱۵۰۰ کے قریب جنگ جوؤں کو الرقہ جانے کے لیے محفوظ راستہ دیا گیا۔ لواء الاقصیٰ کے علاقے خان شیخون اور مورک سے مزاحمتی تنظیموں کے لواء الاقصیٰ کے ہاتھوں قتل ہونے والے ۱۴۳ افراد کے اجسام برآمد کیے گئے۔ جن میں صرف جیش النصر کے ۷۰ کے قریب مجاہدین شامل تھے۔ یہ تمام مجاہدین شمالی حماہ میں روافض کے خلاف مورچوں میں رباط میں مصروف تھے کہ لواالاقصیٰ نے پیچھے سے وار کر کے اغوا کرنے کے بعد ارتداد کا فتویٰ لگا کر ان سب کو شہید کر دیا۔ حماہ میں مجاہدین کو چند دنوں میں جو نقصان لواء الاقصیٰ کے ان غالیوں نے پہنچایا وہ مہینوں سے جاری لڑائی میں روافض بھی نہ پہنچا سکے۔

الباب:

ترکی نے شدید لڑائیوں کے بعد بالآخر داعش سے الباب چھین لیا ہے۔ داعش مسلسل پسپا ہوتی جا رہی ہے مگر اب ترکی کی پیش قدمی رک چکی ہے اور اسدی و ایرانی افواج و ملیشیات روسیوں کی قیادت میں داعش کے خلاف جنگ کر رہی ہیں۔ ادھر کرد بھی امریکی تعاون و آشیرباد سے المنبج اور الرقہ کے مضافات سے داعش پر حملہ آور ہیں۔ اس سب کے دوران میں دلچسپ مرحلہ تب آیا جب الباب چھیننے کے بعد ترکی کا راستہ رافضی افواج نے روک لیا۔ اب داعش اور ترکی کے درمیان روس کی چہیتی ایرانی و اسدی ملیشیات حائل ہیں مگر ترکی کے زیرِ سایہ چلنے والی شامی مزاحمتی تنظیمیں اسدی افواج پر ایک گولی تک چلانے سے قاصر ہیں اور اس کی واحد وجہ ترکی اور روسی مفاہمت ہی ہے۔

ادھر جب داعش سے دوری پا کر ترکی نے المنبج پر قبضے کے ارادے سے کردوں پر حملہ کیا تو کردوں نے ایک معاہدے کے تحت ترکی اور فری سیرین آرمی کے ساتھ لگنے والے بیش تر سرحدی علاقے روس اور رافضی ملیشیات کے حوالے کر دیے اور باقی متصل علاقے امریکی افواج کے زیر کنٹرول ہیں۔ اب ترکی اور فری سیرین آرمی بے بسی سے یہ سب طرفہ تماشہ دیکھ رہی ہیں اور عالمی قوتیں اپنے پالتو کرد اور رافضی ملیشیات کو بچانے کے لیے مکمل طور پر میدان میں آ چکی ہیں۔ ترکی کی شام میں آمد تب تک عالمی قوتیں کے لیے قابل قبول رہے گی جب تک کہ یہ ان تمام عالمی و مقامی طواغیت کے مشترکہ دشمنوں کے خلاف کام کرے اس سے آگے ترکی کو بھی بڑھنے کی اجازت نہیں ملی۔ اب دنیا بھی ان عالمی منافقوں کا طرزِ

عمل دیکھ کر حیران ہے کہ چند کلو میٹر کے ریڈیس میں ایک دوسرے کے حریف کے طور پر مشہور امریکہ، روس، ایران، بشار اور کرد صرف اسلام اور اسلام پسندوں کے خطروں سے نمٹنے کے لیے ایک ساتھ ڈیرہ لگا کر ہی نہیں بیٹھے بلکہ ''مشترکہ دشمنوں'' کے خلاف عملی اقدامات بھی لیے جارہے ہیں۔

عالمی اور مقامی طاغوتی، صلیبی و رافضی قوتیں اپنے مشترکہ دشمنوں کے خلاف کس طرح متحد ہو کر لڑ رہی ہیں...اس بات کا ثبوت الباب و المنبج کے گرد و نواح میں داعش کے خلاف جاری عسکری مہم، مشترکہ کوششوں کے ذریعے پالمیرا شہر پر قبضہ اور ادلب میں سابقہ فتح الشام اور حالیہ ھیئۃ تحریر الشام کی قیادت پر امریکی، روسی و رافضی فضائیہ کے فضائی حملے ہیں۔

پالمیرہ شہر کا چھن جانا بھی اپنے اندر بہت سے اسباق رکھتی ہے۔ پالمیرہ کی حالیہ لڑائیوں میں داعش سے مذکورہ شہر چھیننے کے لیے زمینی طور پر ایرانی و اسدی ملیشیات و افواج نے داعش پر حملہ کیا جب کہ روس اور امریکہ 'داعش کے عسکری مقامات پر مسلسل فضائی بمباری میں مصروف رہے۔ داعش کے تمام تر غلو اور عام مسلمانوں اور مجاہدین کے خلاف ان کے شدت پسندانہ اقدامات و نظریات کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ داعش 'امریکہ، روس، ایران و روافض کو بھی اپنا دشمن گردانتی ہے اس لیے اس کے خلاف مشترکہ کارروائی میں کوئی حرج نہیں سمجھا گیا۔ مگر دوسری جانب مزاحمتی تنظیمیں انہی عالمی بہروپیوں کے پھیلائے شکنجوں میں پھنس کر حقیقی اسلامی اتحاد و وحدت کے ذریعے عامۃ المسلمین کو خوشی پہنچانے کی بجائے نام نہاد اسلامی ملکوں، فوجوں اور حکمرانوں کی جلو میں چلنا چاہتی ہیں۔ حالانکہ یہی حکمران اپنے مفادات کے لیے ان تنظیموں کو استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ کفریہ قوتوں سے بھی معاہدوں میں مصروف ہوتے ہیں۔

حمص آپریشن:

۲۵ فروری کو ھیئۃ تحریر الشام کے ۵ انغماسی مجاہدین نے حمص میں نیشنل سیکورٹی اور ملٹری سیکورٹی کی عمارتوں پر کامیاب فدائی حملے کیے جس کے نتیجے میں ۵۰ رافضی بشمول چیف آف ملٹری سیکورٹی برانچ 'حسن دعبول' بھی مارا گیا، جب کہ ۵۰ سے زائد اہل کار زخمی بھی ہوئے۔ حمص میں ہلاک ہونے والا یہ رافضی عسکری سربراہ حسن دعبول '۳ہزار سے زائد اہل السنہ قیدیوں کو تشدد اور بھوک کے ذریعے قتل کرنے کا مجرم تھا۔ اس عظیم کارروائی کی ھیئۃ تحریر الشام کے عسکری امیر شیخ فاتح ابو محمد الجولانی حفظہ اللہ نے ذمہ داری قبول کرتے ہوئے ویڈیو بیان جاری کیا۔ قائد شیخ فاتح ابو محمد الجولانی حفظہ اللہ کی طرف سے دیے گئے بیان کے اہم نکات کا خلاصہ ذیل میں دیا جارہا ہے۔

''طویل مشاہدے اور منصوبہ بندی کے بعد، حمص میں دشمن کی صفوں کے پیچھے انٹیلی جنس کمپلیکس میں ایک منظم آپریشن کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس آپریشن میں تحریر الشام کے پانچ مجاہدین شہید ہوئے۔ ھیئۃ تحریر الشام کے پانچ بہادر جوانوں کو تربیت مکمل کرنے کے بعد اس کارروائی کے لیے بھیجا گیا اور وہ مجاہدین 'دشمن کے محفوظ ٹھکانوں تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔ یہ مجاہدین نے لڑائی میں ۵۰ فوجی، پولیس اہل کاروں اور ان کے سربراہ جنرل دعبول کو قتل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

یہ کارروائی ان تمام مظلومین کی خاطر کی گئی جن پر حکومت کی جانب سے مختلف اقسام کے مظالم توڑے گئے، جو بشار قصائی کے حملوں سے متاثر ہوئے اور جن کو بشار حکومت نے ان کے گھروں سے جلاوطن کیا۔

ہم اس کارروائی کے ضمن میں مندرجہ ذیل باتوں کی یاد دہانی کروائیں گے :

اس میں سبق ہے اُن رہ نماؤں کے لیے جنیوا اور اس سے پہلے آستانہ (قزاقستان کے دارالحکومت) میں (بشار اور روس سے مذاکرات کرنے کے لیے) گئے۔ کیا وقت نے ان پر یہ واضح نہیں کر دیا کہ یہ ممالک ان کو بے وقوف بنانے اور ان کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہیں۔ جب کہ حقیقتاً بشار اور ڈی مستورا کا ساتھ دے رہے ہیں؟ کیا یہ واضح نہیں کہ طاقت اور اللہ تعالیٰ کی خاطر خون پیش کرنے کے سوا کچھ بھی نہیں جو اس ظالم حکومت کے لیے مناسب ہو۔

تاریخ نے بارہا یہ ثابت کیا ہے کہ فاتح اپنی شرائط پیش کرتا ہے اور شکست خوردہ کو وہ شرائط ماننا پڑتی ہیں۔ لہٰذا وہ رہ نما اب جس مقصد کی خاطر مذاکرات کر رہے ہیں وہ اس چیز کی قیمت ادا کر رہے ہیں جسے وہ حاصل نہیں کر سکتے۔

ہماری اس کارروائی میں بشاری حکومت کے حمایتیوں کے لیے بھی عبرت ہے کہ اب وہ محفوظ مقامات میں بھی خود کو محفوظ ہرگز نہ سمجھیں! یہ کارروائی ان بہت سے کارروائیوں میں سے ایک ہے جن کو باذن اللہ مستقبل میں سرانجام دیا جائے گا

سرزمین شام میں موجود مجاہدین کے نام پیغام:

اس حکومت کے ساتھ ہم لڑائی میں مختلف جنگی حربوں کو آزماتے ہیں بعض اوقات دوبدو اور زبردست لڑائی، انغماسی حملوں، فدائی حملوں، چھاپہ مار کارروائیوں اور تیکنیکی انداز میں کی گئی کارروائیوں پر انحصار کیا جاتا ہے۔ یاد رکھیے ہر کام کا ایک وقت اور مقام ہوتا ہے، اس لیے اے مجاہدو! تیاری کرو تاکہ سرزمین شام کو عزت و وقار سے بھر سکو۔ تیاری کرو اس سرزمین کو

آزاد کرانے کی اور عزت و ناموس اور اموال کی حفاظت کی اور اللہ تعالیٰ کے کلمہ کو سربلند کرنے کی!

اے اللہ! ہمارے شہدا پر رحم کیجیے، ہمارے بیماروں اور زخمیوں کو شفا عطا فرمائیے اور ہمیں ظالموں پر فتح عطا کیجیے، آمین''۔

درعا کی فتوحات:

درعا میں مجاہدین نے ضلع المنشیہ کو آزاد کرانے کے لیے ''الموت ولا مذلہ'' کے نام سے عسکری آپریشن کا آغاز کیا جس میں ھیئۃ تحریر الشام کے مجاہدین کے فدائی حملوں اور تمام مخلص جہادی مجموعوں کی قربانیوں سے ضلع المنشیہ کا ایک تہائی حصہ آزاد کرا لیا گیا۔ الحمدللہ اب بھی آپریشن جاری ہے اور شہری علاقہ ہونے کی وجہ سے مجاہدین کی پیش قدمی سست روی سے جاری ہے۔ اس لڑائی کی سست روی میں دو قوتوں نے اہم ترین کردار ادا کیا، ایک اردن اور دوسرا داعش۔

اردن کا بشار سے معاہدہ ہے اور اپنے زیرِ اثر فری سیرین آرمی کی طرح کے اتحاد جبهة الجنوبیه (جنوبی محاذ) کو ایک سال سے زائد عرصے سے روافض کے خلاف کارروائی سے روکا ہوا ہے۔ اردن نے روافض کے خلاف عسکری آپریشن شروع ہوتے ہی آپریشن میں حصہ لینے والی جماعتوں اور اردن کے پناہ گزین کیمپوں میں موجود ان کے اہلِ خانہ پر سختیاں شروع کر دیں اور ادھر موک کیمپ کے قریب علاقوں میں مورچے خالی کر کے داعش کو ڈھیل دے دی۔ داعش نے مجاہدین کو روافض کے خلاف مصروف پا کر موقع غنیمت سمجھتے ہوئے پیچھے سے حملہ کیا اور متعدد علاقے پر قبضہ کر لیا۔

درعا میں مجاہدینِ ھیئۃ تحریر الشام زیادہ مضبوط نہ ہونے کے باوجود اسدی افواج کے خلاف عسکری آپریشنز میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔ تمام تر مشکلات کے باوجود روافض کے خلاف لڑائی میں مجاہدین ھیئۃ تحریر الشام اور ان کے اتحادی بشمول حرکت احرار الشام وغیرہ مسلسل ثابت قدمی دکھا رہے ہیں اور المنشیہ کی مرکزی جامع مسجد تک پہنچ چکے ہیں۔ اس عسکری آپریشنز کے آغاز سے اب تک سیکڑوں رافضی ملیشیا اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے ہیں۔

صیدنایا جیل:

حقوق انسانی کی عالمی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطابق شام کی ایک جیل میں خفیہ طور پر ۱۳ ہزار کے قریب لوگوں کو پھانسی دی گئی۔ ایمنسٹی کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ صیدنایا نامی جیل میں ستمبر ۲۰۱۱ء سے دسمبر ۲۰۱۵ء تک ہر ہفتے اجتماعی پھانسی دی جاتی رہی۔ دوسری اخباری رپورٹس کے مطابق اسدی افواج نے ہزاروں سنی خواتین کو بنا کسی شک و شبہ کے جیلوں میں بند کیا، ان کی عزتیں پامال کی گئیں بلکہ شدید تشدد بھی کیا گیا۔ آج بھی بیس ہزار سے زائد ہماری عزت مآب سنی مائیں بہنیں دنیا کے غلیظ ترین زنادقہ کی قید میں ہیں جہاں وہ ہر قسمی اذیت و ظلم و ستم سے دوچار ہیں۔

مجاہدین، خدام المسلمین:

ان حالات و واقعات سے مجاہدین بھی ہر گز غافل نہیں ہیں۔ ۷ فروری کو ھیئۃ تحریر الشام کے مجاہدین نے روافض کے قیدی فوجیوں کے بدلے بشار کی قید میں موجود ۵۵ عزت مآب خواتین اور بچوں کو چھڑوا لیا۔ یہ اس نوعیت کی پہلی اور آخری کوشش نہیں ہے بلکہ اس سے قبل بھی صرف شام ہی میں درجنوں نہیں سیکڑوں خواتین اور بچوں کو قیدیوں کے تبادلے میں چھڑوایا گیا ہے اسی طرح چند جیلوں کو توڑ کر بھی بڑی تعداد میں مسلم خواتین کو اس تکلیفوں بھری زندگی سے بچا کر عزت و عفت کے ساتھ اپنے پیاروں سے ملایا ہے۔

☆☆☆☆☆

''مغربیت کو اپنا کر مغرب کا مقابلہ کرنا اور ''مادہ پرستانہ طریقے اور ذرائع اختیار کر کے جاہلیت جدیدہ کو شکست دینا'' ایک ایسا خواب ہے کہ دجل کے سوا اس کی کوئی حیثیت نہیں اور جو فرد و جماعت بھی اس اصول کو اپنائے گی' اپنے ظاہر کو داغ دار کرے گی اور باطن کو زخمائے گی۔ مغربی (فلسفہ و) لٹریچر کے رد کی خواہش میں ''تجدد پسندانہ اسلامی لٹریچر''...رومانوی ناول کے مقابل ''اسلامی ناول''... مونٹیسوری اور پبلک اسکولوں کے مقابلے میں ''اسلامی پبلک اسکول''... مغربی بنک کاری کے سدباب کے لیے ''اسلامی بنک کاری'' ... جمہوریت کے توڑ کی خاطر ''اسلامی جمہوریت''... ''غیر اسلامی'' ٹی وی چینل کی جگہ ''اسلامی ٹی وی چینل''، سے یہ سب کچھ اس دور کے ظہور علاماتِ قیامت...اور عہد قبل مسیح دجال کا ایسا مذاق اور عہد قبل مسیح دجال کا ایسا مذاق اور خود فریبی ہے کہ العیاذ باللہ۔

اجمالاً یہاں اتنا کہنا کافی ہے کہ ان ساری مہمات کے نتیجے میں اسلامی صفوں میں سرمایہ دارانہ نظام کی جڑیں مضبوط ہوئیں، مسلم معاشروں میں جدیدیت کے بیج بوئے گئے، دنیا کی محبت دلوں میں پیوست ہوئی، فقہی مسلمات پر سے نئی نسلوں کا اعتماد متزلزل ہوا اور لوگ تجدد کی عینک سے ہر چیز کو دیکھنے لگے... مغربی انداز فکر، جدید اطوار کو اختیار کرنے کا ہر قدم اور تجدد کی راہ کا ہر مرحلہ فقہ اسلامی کی (سدا بہار) فصل کو (معنوی طور پر) روندکے آگے بڑھتا ہے''۔

انجینئر احسن عزیز رحمہ اللہ

عالمی تحریکِ جہاد کے مختلف محاذ

سعود میمن

صحرائے صحارا:

صحرائے صحارا میں شیخ ایاد ابو الفضل حفظہ اللہ نے انصار الدین، جماعۃ المرابطین، اور جماعت قاعدۃ الجہاد ببلاد المغربِ اسلامی کے صحرائے صحارا میں موجود مجموعات کے مجاہدین کے مابین اتحاد و وحدت کا اعلان کرتے ہوئے صحرائے صحارا میں نئی جماعت 'نصرت الاسلام والمسلمین (صحرائے صحارا)'' کی تاسیس کا اعلان کیا ہے۔اس اعلان کے وقت آپ کے ساتھ صحرائے صحارا میں مجاہدینِ قاعدۃ الجہاد ببلاد المغربِ اسلامی کے امیر القاعد یحییٰ ابوالھمام حفظہ اللہ، المرابطین کے نائب امیر القائد حسن الانصاری حفظہ اللہ اور دیگر دو شیوخ میں سے شیخ عبد الرحمٰن الصنھاجی اور شیخ محمد کوفا حفظہ اللہ بھی موجود تھے۔ شیخ ایاد ابو الفضل حفظہ اللہ کی امارت میں جماعت نصرت الاسلام والمسلمین نے قاعدۃ الجہاد ببلاد المغرب الاسلامی کے امیر شیخ مصعب عبد الودود حفظہ اللہ توسط سے جماعت قاعدۃ الجہاد کے مرکزی امیر شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ اور ان کے واسطے سے امارتِ اسلامیہ افغانستان اور امیر المومنین شیخ ھبۃ اللہ اخند زادہ حفظہ اللہ کی بیعت کا اعلان بھی کیا ہے۔

انصار الدین، مالی کے وسیع ترین علاقے پر شریعت کی حکمرانی کو قائم کرنے اور اس کے بعد صلیبی فرانس کی جارحیت کے بعد مالی میں صلیبی فرانس اور اس کے مقامی حواریوں کے خلاف انصار و مجاہدین کی قیادت کرتے ہوئے جہاد میں مصروف رہی ہے۔المرابطون کے مجاہدین 'عظیم صحرائے صحارا اور اس کے قریبی ممالک میں صلیبیوں اور ان کے مقامی آلہ کاروں کے خلاف مسلسل جہادی عملیات کی وجہ سے اپنی منفرد پہچان رکھتے ہیں۔

لیبیا کے معرکے:

بن غازی میں مجاہدین کے کئی مجموعات جو شوریٰ کونسل بن غازی کے تحت مصروف جہاد ہیں، کافی عرصے سے امریکی آلہ کار طاغوت حفتر کی افواج کی جانب سے ایک بڑے علاقے میں محصور ہیں۔اس علاقے میں متحدہ عرب امارات اور مصر وغیرہ کی افواج بھی مجاہدین پر بم باریوں میں مصروف رہی ہیں۔کچھ عرصے سے طاغوت حفتر کی افواج نے اپنی عسکری کارروائیاں تیز کر دی ہیں۔مگر ایک طرف یہ طواغیت اپنی چالیں چلتے ہیں اور دوسری طرف اللہ بھی اپنی تدبیر چلاتے ہیں جو یقیناً کامیاب ہوتی ہے۔

سرایا دفاعِ بن غازی کے مجاہدین نے ۳ مارچ کو بن غازی کے محصور علاقے کو ملانے کے لیے باہر سے حملہ کر دیا۔پہلے دن کی شدید لڑائی میں طاغوت حفتر کی افواج کافی علاقے سے پسپا ہو گئیں۔مجاہدین نے پہلے دن کی ہی لڑائی میں متعدد ساحلی شہروں سمیت ۴ مختلف جگہوں کو آزاد کرا لیا۔آزاد ہونے والوں علاقوں میں ایک ایئر پورٹ بھی شامل ہے۔آزاد ہونے والے شہروں میں السدرہ، بن جواد، راس لانوف اور النوفلیہ شامل ہیں جب کہ آزاد ہونے والی ساحلی پٹی کا کل رقبہ ۱۲۰ مربع کلو میٹر سے زیادہ ہے۔اس لڑائی میں مجاہدین نے ۱۰ فوجی گاڑیوں، ایک ٹینک، ایک میزائیل لانچر ٹرک، دیگر کثیر اسلحہ ذخائر سمیت ایک ہیلی کاپٹر کو بھی غنیمت میں حاصل کیا۔مجاہدین نے اس لڑائی میں طاغوت حفتر کے ۲۷ فوجیوں کو ہلاک اور ۲۵ اہل کاروں کو زخمی کر دیا جب کہ اس لڑائی میں ۷ فوجی اہل کار مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔

۵ مارچ کو مجاہدین آگے بڑھ کر العقیلیہ تک پہنچ چکے تھے اور اس روز مجاہدین نے ۱۵ اہل کاروں کو ہلاک جب کہ ۲۲ اہل کاروں کو زخمی کر دیا۔۵ مارچ کی لڑائی میں طاغوت حفتر کے ۱۷ قیدی بھی مجاہدین کے ہاتھ لگے۔اس لڑائی میں بھی مجاہدین کو ۶ ٹینک، ۲ بکتر بند فوجی گاڑیاں اور ایک اینٹی ایئر کرافٹ گن کی حامل گاڑی مال غنیمت میں ملی۔

سرایا دفاع بن غازی کی لڑائی ابھی جاری ہے اور العقیلیہ سمیت دیگر چند شہر بھی مجاہدین کے قبضے میں آ چکے ہیں۔مجاہدین تیزی سے بن غازی کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں۔تازہ لڑائیوں میں بھی بہت سامالِ غنیمت مجاہدین کے ہاتھ لگا ہے جن میں متعدد بکتر بند گاڑیاں بھی شامل ہیں۔اہل ایمان سے لیبیا و دیگر اسلامی خطوں میں جاری جہاد کے لیے دعاؤں کی اپیل ہے۔

سرزمین ایمان و حکمت 'یمن:

قاعدۃ الجہاد فی جزیرہ عرب (انصار الشریعہ یمن) کے امیر شیخ قاسم الریمی حفظہ اللہ نے اپنے نئے بیان میں کہا کہ قیفہ واقعے کے دوران قبائلی مجاہدین نے شدید مزاحمت کرتے ہوئے لڑائی میں امریکہ کے دو فوجی ہیلی کاپٹروں کو مار گرایا تھا۔اس معرکے میں ہلاک ہونے والے صلیبی فوجیوں کی تعداد درجنوں میں تھی اور زخمی اس کے علاوہ تھے۔مجاہدین کے مطابق اس غلطی کے بعد امریکہ اب آسانی سے دوبارہ ایسی کارروائی کرنے سے محتاط رہے گا۔امریکیوں کی توقع کے برعکس امریکہ کے سپیشل فورسز کے دستوں کو چند عام قبائلی مسلمانوں نے تگنی کا ناچ نچا دیا اور قلیل تعداد، محدود اسلحے اور عسکری لحاظ سے کمزور ہونے کے باوجود درجنوں امریکیوں کی ہلاک کر دیا۔

قیفہ کے سانحے کے بعد عامۃ المسلمین میں امریکہ اور اس کے مقامی اتحادیوں کے خلاف سخت اشتعال پھیل گیا اور قبائلی مجاہدین نے مجاہدینِ انصار الشریعہ کے ساتھ مل کر یمنی کٹھ پتلی افواج پر حملہ کر کے کئی علاقوں پر قبضہ کر لیا۔یمنی حکومت نے کٹھ پتلی ہونے کے باوجود امریکی آپریشن کے یہ خوف ناک نتائج دیکھتے ہوئے امریکہ کو آئندہ ایسے عسکری آپریشنز کی نہ کرنے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔قبائلی مسلمانوں کی ان شہادتوں کے بعد عامۃ المسلمین کے جذبات بلند ہو چکے ہیں اور امریکہ اور حوثی مخالف اس مزاحمت کو مزید تقویت پہنچ رہی ہے۔حالیہ کچھ عرصے میں امریکی کٹھ پتلی یمنی افواج اور ایرانی کٹھ پتلی حوثی ملیشیات پر

مجاہدینِ انصار الشریعہ کے حملوں میں تیزی دیکھنے کو ملی ہے۔ان شاءاللہ آئندہ شمارے میں ان کارروائیوں کے احوال سے بھی قارئین کو مطلع کیا جائے گا۔

صومالیہ:

۱۳فروری:

جوہر شہر میں قلامو علاقے میں مجاہدین نے حملہ کر کے ۴ ملیشیا اہل کاروں کو ہلاک کر دیا،اسلحہ بھی غنیمت میں حاصل ہوا۔

۱۴فروری:

حکومتی ملیشیا کے ۵ اہل کار مدوگ ریجن میں ہلاک،اسلحہ غنیمت میں حاصل ہوا۔

۱۵فروری:

زیریں شبیلے ریجن میں دو قصبوں میں مجاہدین نے دو منفرد ریموٹ کنٹرول بم کارروائیوں میں صومالی فوجیوں کو نشانہ بنایا جس میں ۲ اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہو گئے۔

وسطی صومالیہ کے صوبہ ھیران میں بلادوین شہر میں ایتھوپین فورسز کی فوجی گاڑی مجاہدین کے حملے میں سواروں سمیت تباہ ہو گئی۔

۱۷فروری:

بلادوین شہر کے مضافات میں بم حملے میں ۲ فوجی ہلاک تین زخمی ہو گئے

۱۸فروری:

مقدیشو میں فوجی کانوائے پر مجاہدین کے ایک حملے میں کئی فوجی اہل کار مارے گئے۔

۲۰فروری:

کسمایو شہر میں مجاہدین کے بم حملے میں ۴ اہل کار ہلاک متعدد زخمی ہو گئے جب کہ ایک فوجی گاڑی بھی تباہ ہوئی۔

بلادوین شہر میں ایک ہدفی کارروائی میں ایک فوجی اہل کار ہلاک ہوا اور اس کا اسلحہ مجاہدین نے غنیمت میں حاصل کیا۔

اسی طرح شالنبود شہر میں بھی مجاہدین کے حملے میں ایک اہل کار ہلاک دوسرا زخمی ہو گیا جب کہ ان کی موٹر سائیکل مجاہدین اپنے ساتھ لے گئے۔

۲۱فروری:

مجاہدین نے مُدوگ ریجن کے امارہ نامی قصبے کو آزاد کرا لیا۔

۲۲فروری:

کسمایو شہر کے مضافات میں مجاہدین نے امریکی اور کینیائی متحدہ صلیبی افواج کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ایک عسکری گاڑی تباہ جب کہ کئی صلیبی ہلاک و زخمی ہو گئے۔

مجاہدین نے بغیر کسی لڑائی کے افگوئے شہر پر قبضہ کر لیا۔یہ شہر مقدیشو سے صرف ۳۰ کلومیٹر جنوب میں واقع ہے۔

۲۳فروری:

صوبہ جوبا میں مجاہدین نے تبتو کے مقام پر ایک کینین فوجی گاڑی کو سواروں سمیت بم دھماکے سے تباہ کر دیا۔

مُدوگ ریجن میں مجاہدین نے ایل۔ھور قصبے کو آزاد کرا لیا۔

ھوبار شہر میں مجاہدین کے دستی بم حملے میں کئی صومالی فوجی ہلاک،متعدد زخمی ہو گئے۔

۲۴فروری:

پنٹ لینڈ کی ریاستی افواج کے فوجیوں پر مجاہدین کا بوساسو شہر میں گرنیڈوں سے حملہ،کئی ہلاک و زخمی ہو گئے۔

۲۵فروری:

دارالحکومت مقدیشو میں ایک صومالی انٹیلی جنس افسر کو مجاہدین نے ہدفی کارروائی میں ہلاک کر دیا۔

۲۶فروری:

مقدیشو،سابقہ پارلیمنٹیرین اور موجودہ سپیکرِ پارلیمنٹ کے دفتر میں کام کرنے والے حکومتی عہدے دار ہدفی کارروائی میں مارا گیا۔

۲۷فروری:

وسطی صومالیہ میں مجاہدین کی جانب سے قائم کی گئی شرعی کورٹ نے ۲ فوجی اہل کاروں کو قصاص میں قتل کر دیا۔

وسطی صومالیہ ہی کے ایک علاقے میں جبوتی کی صلیبی افواج کے ملٹری بیس پر مجاہدین کے حملے میں کئی فوجی اہل کار ہلاک و زخمی ہوئے۔

مقدیشو میں مجاہدین نے ایک ہدفی کارروائی میں ایک اعلیٰ حکومتی چیف مار دیا جب کہ دوسری ریموٹ بم کارروائی میں متعدد فوجی اہل کاروں کو نشانہ بنایا۔

۲۸فروری:

مقدیشو میں ایک صومالی آفیسر ہدفی بم حملے میں ہلاک ہو گیا۔

بے اور باکول ریجن میں مجاہدین نے صومالی فوجی قافلے پر کمین لگا کر حملہ کیا جس میں متعدد فوجیوں کی ہلاکتوں اور زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔

مقدیشو کے دھار کینلے شہر میں ایک صومالی فوجی ہدفی کارروائی میں ہلاک ہو گیا جب کہ اس کا اسلحہ غنیمت میں حاصل ہوا۔

☆☆☆☆☆

افغان امن کے لیے امریکی انخلا لازم ہے

سید نور اللہ شاہ

فیصلہ کن معرکوں کی تیاری: سخت سرد موسم میں صلیبی و طاغوتی جارحیت کے دفاع میں مصروف مجاہدین نے کابل انتظامیہ کو مسلسل نقصانات پہنچائے رکھے یہاں تک کہ امریکی بھی یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے کہ کابل انتظامیہ کے پاس اب ملک کے نصف سے بھی کم علاقے کا کنٹرول باقی بچا ہے۔ اگرچہ مجاہدین کی شبانہ روز محنتوں سے افغانستان کے بیش تر حصے پر مجاہدین کا قبضہ چند سالوں قبل ہی ہو چکا ہے مگر امریکی انتظامیہ اب آہستہ آہستہ حقائق کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے ڈونلڈ ٹرمپ نے عبداللہ عبداللہ کو یقین دہانی کروائی ہے کہ ۲۰۲۴ء تک امریکہ اور افغان حکومت کا سٹریٹجک معاہدہ برقرار رکھا جائے گا جب کہ اس عرصے میں چھوٹے بڑے سترہ (۱۷) فوجی اڈے بھی امریکہ کے زیرِ اہتمام رہیں گے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے ضرورت پڑنے پر افغانستان میں امریکی فوج کی تعداد ایک لاکھ تک بڑھانے کا عندیہ بھی دیا ہے۔ نفسیاتی و عسکری طور پر امریکہ یہ جنگ ہارنے کے باوجود اپنی ہار تسلیم کرتا نظر نہیں آرہا مگر مجاہدین پر اعتماد ہیں کہ اگر امریکہ نے مزید فوجی بھی بھجوائے تو امریکہ ہی کا نقصان ہے۔ مجاہدین تو چاہتے ہی یہی ہیں کہ امریکہ کے ساتھ فیصلہ کن معرکہ ہو تاکہ مزید عسکری ضربوں کے بعد امریکی معیشت کی تباہی کا ساتھ ساتھ مسلم خطوں سے امریکی تسلط اور زور کو ہمیشہ کے لیے توڑ کر رکھ دیا جائے۔ امریکہ میں متعصب صدارتی انتظامیہ کی آمد غالباً اسی فتح مبین کی طرف اشارہ ہے جو ٹرمپ انتظامیہ کے کسی بے وقوفانہ فیصلے کی صورت میں ظہور پذیر ہو سکتی ہے۔

مذاکرات کے حوالے سے اپنی حجت تمام کرنے کے بعد اب مجاہدین کا ایک ہی فیصلہ ہے کہ ''فیصلہ میز پر نہیں، میدان میں ہو گا''۔ ہزاروں مجاہدین بھی ''شریعت یا شہادت'' کا نصب العین دل میں بسائے فدائی حملوں کے لیے تیار ہیں۔ امارتِ اسلامیہ کے تمام مجاہدین اور ذمہ داران کو فیصلہ کن جنگ کے لیے تیار رہنے کے احکامات جاری ہونے کی اطلاعات ہیں۔ اس جنگ کے لیے دونوں صفوف اپنی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ امارتِ اسلامیہ کے ماتحت تمام پاکستانی، ترکستانی، بلوچ، عرب و دیگر مجموعات بھی فیصلہ کن معرکوں میں اپنا کردار ادا کرنے کو تیار ہیں۔ ادھر عالمی طواغیت کے اتحاد میں شامل ممالک بھی اپنے نت نئے حربوں کے ساتھ پوری طرح اپنا وزن باطل کے پلڑے میں ڈال رہے ہیں۔

افغانستان میں سیاسی جوڑ توڑ: ادھر اقوام ملحدہ کی سلامتی کونسل نے افغانستان کے سابق وزیرِ اعظم اور حزبِ اسلامی کے سربراہ گلبدین حکمت یار پر سے تمام پابندیاں اٹھالی ہیں جس کا افغان حکومت کی جانب سے خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اطلاع یہ ہے کہ گلبدین حکمت یار کو کابل واپس لانے کے لیے ضروری افہام و تفہیم مکمل ہو چکی ہے اور جلد ہی حزبِ اسلامی 'افغان ''سیاسی دھارے''میں شامل ہو کر ''قیامِ امن'' کے حوالے سے اپنا کردار ادا کرتی نظر آئے گی۔ اس حوالے سے حزبِ اسلامی کے ۴۸۸ سیاسی قیدیوں کی رہائی کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔ کابل انتظامیہ افغانستان کے بیش تر علاقے سے کنٹرول کھونے کے بعد ملک میں امریکی نمائندے اور وار لارڈز کا کردار ادا کر رہی ہے۔ حالیہ تمام سیاسی جوڑ توڑ کے دو اہم ترین مقصد یہی ہیں کہ کس طرح افغانستان میں مجاہدینِ طالبان کی بڑھتی ہوئی پیش قدمی کو روکا جائے اور کابل میں امریکی سرپرستی میں ایک علامتی حکومت قائم رہے۔ دوسری طرف حزبِ اسلامی بھی اپنی سابقہ مقبولیت کے زعم میں حکومتی گیم میں اپنا حصہ وصولنا چاہتی ہے تاکہ مزاحمت میں خاطر خواہ کردار ادا نہ کرنے اور مجاہدینِ امارت اسلامیہ سے افہام و تفہیم نہ کرنے کی وجہ سے ''تنظیم'' کو اس کی ممکنہ موت سے دوچار ہونے سے بچایا جائے۔ لیکن حزب اسلامی کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ نوے کی دہائی نہیں ہے اور اب پلوں کے نیچے سے بہت سا پانی گزر چکا ہے، جو کہ اپنے ساتھ حزب اسلامی کی مقبولیت اور اثر پذیری کو بھی بہالے جا چکا ہے!

نیا تعمیر ہوتا افغانستان: امیر المومنین شیخ الحدیث ملا ھبۃ اللہ اخند حفظہ اللہ نے ۲۶ فروری کو جاری ایک پیغام میں افغان عوام کو شجر کاری کے موسم کی آمد کے موقع پر زیادہ سے زیادہ میوہ دار اور سایہ دار درخت لگانے کی ترغیب دی۔ امیر المومنین نے شجر کاری کی اسلام میں اہمیت کو بیان کرتے ہوئے اسے سنتِ رسول اللہ قرار دیا۔ مزید بر آں انہوں نے عوام الناس کے نفع کی نیت سے لگائے گئے میوہ دار و سایہ دار درختوں اور زراعت کے کاموں کو دنیوں فلاح کے ساتھ ساتھ اخروی اجر کا ذریعہ بتلایا۔ امیر المومنین نے واضح طور پر کہا کہ

> ''امارت اسلامیہ جس طرح وطن عزیز میں حقیقی اور ہمہ پہلو امن و سلامتی کے مقصد سے بیرونی غاصبوں اور ان کے کٹھ پتلیوں سے مزاحمت میں مصروف ہے، اسی طرح عزیز ہم وطنوں کی سلامتی، معاشی بہتری، ترقی اور معاشی حالت میں خود کفیل ہونے کے متعلق اپنے تمام امکانات کے دائرے میں خصوصی توجہ رکھتی ہے۔''

الحمدللہ اس ترغیب کا فوری اثر ملک بھر میں دیکھنے کو ملا جب مختلف علاقوں میں مجاہدین اور عامۃ الناس نے شجر کاری کی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں نئے پودے لگائے۔ زابل، کنڑ اور ننگرہار سمیت ملک کے مختلف صوبوں میں جاری شجر کاری مہم کی تصاویر اور ویڈیوز بھی سوشل میڈیا پر پھیلائی جا رہی ہیں۔ واضح رہے کہ امارتِ اسلامیہ افغانستان جہاں عسکری و دعوتی شعبوں پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے، وہیں مجاہدین کی جانب سے عوام الناس کی فلاح و بہبود کے لیے تعلیمی، تربیتی، تعمیراتی اور صحت و زراعت کمیشنوں کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔ امارت اسلامیہ کا زرعی کمیشن عرصے سے مختلف زرعی اصلاحات کے ذریعے افغان عوام کی معاونت سے خدمت میں مشغول ہے۔

مجاہدینِ افغانستان کی نئی تعمیراتی کاوشوں کی خبریں بھی آئے روز سوشل میڈیا کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ تازہ ترین خبر کے مطابق مجاہدین نے صوبہ قندوز کے ضلع خان آباد میں ۴ کلو میٹر

طویل سڑک کی تعمیر شروع کر دی ہے۔ اسی طرح پکتیا اور فاریاب میں بھی نئی سڑکوں کی تعمیر اور پرانی سڑکوں کی مرمت کا کام شروع کیا گیا۔ فاریاب کے کسار ضلع میں مختلف علاقوں کو ملانے کے لیے نئے روڈ کی تعمیر جاری ہے جو ان شاءاللہ جلد ہی مکمل کر کے عوام الناس کی سہولت کے لیے کھول دیا جائے گا۔ پکتیا کے ضلع زرمت میں بھی ایک روڈ کی تعمیر جاری ہے جب کہ اس کے دیگر اضلاع سمیت ملک بھر کے مختلف علاقوں میں جہاں نئی نہریں کھودی جا رہی ہیں وہیں نئے پلوں، سڑکوں اور دیگر تعمیراتی منصوبہ جات کا آغاز کیا گیا ہے۔ صوبہ بادغیس کے ضلع خرماچ میں امریکی بمباری سے تباہ شدہ تیس (۳۰) کلومیٹر طویل سڑک اور مزید دو پلوں کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا ہے جس میں افغان عوام بھی مجاہدین کے شانہ بشانہ حصہ لے رہے ہیں۔ اسی طرح زابل کے شاہ جوئی ضلع کے شوبر نامی علاقے میں بھی نئے روڈ کی تعمیر جاری ہے اور ساتھ ساتھ مقامی عوام بھی مجاہدین کے ساتھ ساتھ نئے تعمیراتی کاموں اور شجر کاری کی مہم میں بھی حصہ لے رہے ہیں۔

علاوہ ازیں امارتِ اسلامیہ کی جانب سے یہ خبر آئی ہے کہ مجاہدین نے ''غزنی زابل شاہراہ'' پر ۶۰۰ سے زائد مسافروں کی جان بچائی۔ ۵،۴ مارچ کو برف باری اور بارش کی وجہ سے قومی شاہراہ پر پھنسے ہوئے سیکڑوں افراد شدید سردی اور خوراک کی عدم دستیابی کے باعث خطرناک صورت حال سے دوچار تھے۔ مجاہدین نے اطلاع ملتے ہی فوری طور پر وہاں پہنچ کر مقامی افراد کی مدد سے پھنسے ہوئے تمام افراد کو کامیاب ریسکیو آپریشن کر کے محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا۔ کابل کٹھ پتلی حکومت کی ہمہ قسم وسائل سے لیس ٹیم نمائشی طور پر تب پہنچی، جب مجاہدین مسافروں کو بچا کر انہیں محفوظ مقام پر منتقل کر چکے تھے۔

اسی طرح کابل قندھار ہائی وے میں صوبہ غزنی ضلع گیلان اور قرہ باغ کے مختلف مقامات پر برف باری میں پھنسے ۳۰۰ سے زائد افراد کو مجاہدین مقامیوں کے ہمراہ باہر نکالنے اور محفوظ مقامات تک پہنچا کر خوراک، ادویات و دیگر سہولیات فراہم کرنے میں کامیاب ہوئے۔ برف باری میں پھنسے ان مسافر افراد میں بچے، بوڑھے اور خواتین بھی شامل تھیں۔

عسکری، سیاسی، عدالتی نظام سنبھالنے کے بعد مجاہدین نے آگے بڑھتے ہوئے افغانستان میں ٹرانسپورٹ نظام کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے نئے اصول وضوابط اور عوام دوست اصلاحات نافذ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس سلسلے میں تمام ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے سربراہوں کو طلب کیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ ملک کے مختلف حصوں میں ٹرانسپورٹ کمپنیوں کی غفلت اور کوتاہی کے سبب رونما ہونے والے متعدد حادثوں میں درجنوں عام شہریوں کی اموات کے فوری بعد کیا گیا۔ چند ٹرانسپورٹ کمپنیاں، افغان حکومت یا اس کے عہدے داروں کی ملکیت ہیں۔ افغان حکومت کے زیرِ ملکی ٹرانسپورٹ کمپنی بھی متعدد حادثوں کی ذمہ دار ہے۔ مجاہدین کے ٹرانسپورٹ کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ ٹرانسپورٹ کمپنی اور اس کے عہدے داروں کی غفلت، نااہلی اور ٹرانسپورٹ مشینری کی فنی خرابیوں کے باوجود ان کے استعمال سے ہونے والے کسی حادثے کی صورت میں ذمہ داران کو سزا دی جائے گی۔ حالیہ حادثات میں متاثرین ولواحقین کو زرِ تلافی نہ ملنے پر متاثرین نے امارتِ اسلامیہ سے رجوع کیا ہے۔

پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کے نئے وار: پاکستان میں ہونے والی حالیہ کارروائیوں اور دھماکوں وغیرہ کے بعد پاکستانی فوجی کی جانب سے شروع کیے گئے متعدد آپریشنز کی کامیابی پر سوالیہ نشان کھڑا ہو گیا ہے۔ پاکستانی حکومت نے اپنی مسلسل ناکامیوں کو چھپانے کے لیے نئے آپریشن ''رد الفساد'' کا آغاز کیا ہے۔ رد الفساد آپریشن کے لانچ ہونے کے بعد پاکستانی فوج نے نئے آرمی چیف قمر باجوہ کے حکم پر افغانستان میں بھی حملے شروع کر دیے ہیں۔ حملوں کی ابتدا ننگرہار میں جماعت الاحرار کے مراکز پر بمباری سے کی گئی مگر چند دنوں بعد ہی افغانستان کے صوبہ کنڑ کے دو اضلاع میں محسود مجاہدین کی موجودگی کا بہانہ بنا کر امارتِ اسلامیہ کے ماتحت علاقوں میں افغان عوام پر بمباری کی گئی۔ فوجی ہیلی کاپٹر کنڑ کے مختلف ضلعی مرکزی مقامات پر بھی آزادانہ طور پر گھومتے رہے۔ ان حملوں میں متعدد عام آبادی کے جان ومال کو کثیر نقصان پہنچنے کی اطلاعات ملی ہیں۔ دوسری جانب پاکستانی حکومت اور اسٹیبلشمنٹ کی جانب سے طورخم بارڈر کو بھی چند ہفتوں سے بند کیا گیا ہے جس کی وجہ سے پاکستانی حکومت ہی کی جانب سے بے دخل کیے گئے ہزاروں معصوم افغان مہاجرین سرحدی علاقوں میں پھنس کر رہ گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ملک کے مختلف حصوں میں حالیہ دنوں میں کثیر تعداد میں افغان مہاجریں کو نا صرف جیلوں میں بند کیا گیا بلکہ رشوت خور اور ظالم پولیس اور سیکورٹی اداروں کی جانب سے افغان مہاجرین کو تشدد اور ان کی عزت واملاک کو بھی نقصان پہنچایا گیا ہے۔

افغان مہاجرین کے خلاف بڑھتے حالیہ اقدامات اور افغانستان میں پاکستانی فوج کے تازہ حملوں کا ایک مقصد تو اسٹیبلشمنٹ کا اپنی ناکامیوں پر پردہ ڈالنا ہے جب کہ دوسری وجہ امریکی آقاؤں کی جانب سے ڈالا جانے والا دباؤ ہے۔ پاکستان میں مختلف عسکری تنظیموں کے حالیہ حملوں کے بعد پاکستانی ریاست پشتونوں کو بالخصوص نشانہ بنانے پر اتر آئی ہے اور اس ظالمانہ پالیسی کے مختلف طریقوں سے اظہار کے بعد ملک بھر میں بے چینی پائی گئی ہے۔

کابل حملے اور دیگر فتوحات: یکم مارچ کو امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہدین نے کابل شہر میں دشمن کے اہم مراکز پر منظم استشہادی عملیات سرانجام دیں۔ یہ حملہ تین اہم اہداف یعنی کابل شہر کے وسط میں واقع تین اہم مراکز، ارزان قیمت میں انٹیلی جنس سروس مرکز، حلقہ نمبر ۶ میں پولیس اسٹیشن اور اس سے متصل طواغیت کے دعوتی ابلاغی سینٹر پر کیا گیا جس میں کل سات (۷) فدائی مجاہدین نے حصہ لیا۔ یہ شدید ترین فدائی آپریشن تقریباً چھ گھنٹے تک جاری رہا جو بعد میں حملہ آور مجاہدین کی شہادت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس حملے میں کٹھ پتلی دشمن کے ۴۷ سے زائد اہم فوجی، انٹیلی جنس و پولیس افسران اور عام اہل کار ہلاک ہوئے جب کہ ۱۰۰ کے قریب اہل کار وافسران شدید زخمی ہو گئے۔

صرف ایک دن میں کابل شہر میں تین مربوط حملوں نے امریکہ و کٹھ پتلی انتظامیہ کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔۔ تجزیہ نگار کہہ رہے ہیں کہ ابھی "آپریشن بہار" کا اعلان بھی نہیں ہوا تو یہ صورت حال ہے، اس سے آگے کے حالات کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

ایسے وقت میں جب دنیا کی نظریں کابل پر لگی ہوئی تھیں یکم مارچ ہی کو مجاہدین نے صوبہ بغلان کے ضلع تالا و برفک کو فتح کر لیا اور قندوز کا ضلع خان آباد بھی درجنوں پولیس اہل کاروں اور متعدد افسران کے ہتھیار ڈالنے کے بعد مجاہدین کی جھولی میں آ گرا۔ لغمان کا صوبائی دارالحکومت "مہترلام" اور قندھار کا ضلع "نیش" بھی مجاہدین کے محاصرے کی زد میں ہے۔ یہ وہ اضلاع ہیں جو نئے نئے محاصرے میں آئے ہیں جب کہ پہلے سے محصور ضلعی و صوبائی مراکز کی تعداد درجنوں میں ہے۔ افغان ذرائع ابلاغ کے مطابق پچھلے کئی سالوں کا معمول ہے کہ موسم سرما میں مجاہدین کے حملوں اور کاروائیوں کی شدت میں نسبتاً کمی آ جاتی ہے اور بعض اوقات چند مفتوحہ علاقے بھی مجاہدین کو چھوڑنے پڑتے تھے مگر اس سال نا صرف تمام مفتوحہ علاقے مجاہدین کے زیرِ کنٹرول رہے بلکہ موسم بہار شروع ہونے سے پہلے ہی چند نئے اضلاع مجاہدین کی جانب سے مفتوح اور محصور ہوئے ہیں۔ اسی طرح موسم سرما میں مزید پیش قدمی اور بڑی عسکری کارروائیاں بھی سرانجام دی گئیں۔ ادھر یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ ۲۳ فروری کو صرف ایک ہی روز میں مجاہدینِ طالبان نے قندوز اور تخار میں دو افغان فوجی ہیلی کاپٹر مار گرائے۔

شہدائے امارتِ اسلامیہ: امارت اسلامیہ کے صوبہ قندوز کے دلیر و شجاع گورنر اور مخلص مجاہد الحاج ملا عبدالسلام اخند رحمہ اللہ ۲۶ فروری ۲۰۱۷ کو صوبہ قندوز ضلع دشت آرچی کے مضافاتی علاقے میں امریکی فضائی حملے میں شہادت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔ شمال مغربی افغانستان میں امارتِ اسلامیہ کی بڑھتی قوت میں ملا عبدالسلام شہیدؒ کا اہم ترین کردار تھا۔ آپؒ کی قیادت میں مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ نے دو مرتبہ صوبہ قندوز پر قبضہ کیا۔ آپ کا وجود مجاہدین و مسلمین کے لیے ایک نعمت تھا۔ یہی وجہ تھی کہ طواغیت اس سے پہلے درجنوں مرتبہ شہید قائد ملا عبدالسلامؒ کی شہادت کا دعویٰ کرتے رہے مگر شہادت کا یہ متلاشی بالآخر پچھلے ماہ امریکی حملے میں اپنی منزل تک پہنچ گیا۔ ادھر امریکی فوجی بر گڈال کے ایام اسارت کے نگران اور ساتھی، کمان دان ملا عبداللہ معراج بھی امریکی ڈرون حملے کے نتیجے میں شہید ہو گئے، اللہ امارتِ اسلامیہ کے شہداء کی شہادت کو قبول فرمائے، آمین۔ امارت اسلامیہ افغانستان نے ملا عبدالسلام رحمہ اللہ کی شہادت پر مندرجہ ذیل اعلامیہ جاری کیا:

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا (الاحزاب: ۲۳)

"مؤمنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے اللہ سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا پھر ان میں بعض ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نذر پوری کر دی (یعنی جان دے دی) اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے قول کو ذرا بھی نہیں بدلا"۔

امارت اسلامیہ کے صوبہ قندوز کے شجاع گورنر اور مخلص شخصیت الحاج ملا عبدالسلام اخند اتوار کے روز ۲۹ جمادی الاول ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۶ فروری ۲۰۱۷ء کو صوبہ قندوز ضلع دشت آرچی کے مربوطہ علاقے میں جارح امریکی کافروں کی فضائی حملے میں شہادت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعونَ

جیسا کہ شہادت وہ عظیم مقام اور مرتبہ ہے جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمنا کی تھی اور حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہم کی مانند عظیم شخصیات اسی راہ پر چل پڑے۔ شہید ملا عبدالسلام اخند کو اس مقام اور منزلت کا حاصل ہونا، آپ کی سعادت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت کی نشانی سمجھتے ہیں۔

شہید ملا عبدالسلام اخند کی شہادت کے مناسبت سے موصوف کے معزز اور باعزم خاندان، غیور ساتھیوں، عزیز و اقارب، امارت اسلامیہ کے تمام مجاہدین اور ہم وطنوں کو دل کی گہرائیوں سے تعزیت پیش کرتے ہیں۔ شہید کے مقام کے بارے میں جس طرح امام بخاری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں:

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لأم حارثة بنت النعمان، وقد قتل ابنها معه یوم بدر، فسألته أین هو؟ قال: إنه في الفردوس الأعلی.

شہید ملا عبدالسلام اخند کی شہادت کو اللہ تعالی قبول فرما کر انہیں جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائیں اور اللہ تعالی ان کے خاندان، عزیز و اقارب اور امارت اسلامیہ کے مجاہدین کو صبر جمیل، اجر جزیل اور نعم البدل نصیب فرمائیں۔ آمین

فاتح قندوز شہید ملا عبدالسلام اخند شہادت کو ایک بڑی آرزو سمجھتے، ان کی شہادت سے نہ صرف یہ کہ امارت اسلامیہ کمزور پڑ جائے گی، بلکہ سیکڑوں نوجوان قربانی اور اسلام سے فداکاری کے میدان میں کود پڑیں گے، الحاج ملا عبدالسلام نے اپنی مدبرانہ قیادت میں ہزاروں ایسے مجاہدین کو تربیت دی ہے، جو ان شاءاللہ ہر ایک ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دشمن کے خلاف ایک مضبوط ڈھال کے طور پر اپنے دین، ملک اور آزادی سے دفاع کریں گے۔

شہید ملا عبدالسلام اخند نے امارت اسلامیہ کی صف میں بہت اخلاص، صداقت، فرماں برداری اور ہمدردی سے خدمات سے انجام دی۔ قید و بند کی صعوبتیں، تکالیف اور مصائب جھیلے اور اسلامی نظام کے نفاذ میں آخری

حد تک اپنی ذمہ داری نبھائی۔ امارت اسلامیہ ان باہمت اور عظیم انسان کی خدمات کو کبھی بھی فراموش نہیں کرے گی، بلکہ اپنے ہر مجاہد کو شہید ملا عبدالسلام اخند کے نقش قدم پر چلنے کی سفارش اور رہنمائی کرے گی''۔

لہو لہو افغانستان: ٹرمپ انتظامیہ کے آنے کے بعد امریکہ کی مسلم سرزمینوں پر جارحیت کی پالیسی نہ صرف پورے زور و شور سے جاری ہے بلکہ اس کی شدت میں اضافہ دیکھنے کو مل رہی ہے۔ افغانستان میں فوجی دستوں کی تعداد بڑھانے اور یمن میں قیفہ سانحے کی طرح افغانستان میں بھی ہر چند روز بعد صلیبی جارحیت پسندوں کی جانب سے مسلم عوام پر کیے گئے ایسے کئی سانحے وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ صلیبی امریکی افواج کی سفاکیت کا اندازہ اس خبر سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف ۳ مارچ کو مجاہدین کے اعلان کے مطابق ۲۴ گھنٹوں میں ملک بھر کے چار مختلف علاقوں کو امریکی فضائی بمباریوں کا نشانہ بنایا گیا کہ جس میں ۶۶ عام شہری شہید اور زخمی ہو گئے۔ ان فضائی حملوں میں بدنام زمانہ ڈرون پریڈیٹرز اور بی باون طیاروں کا استعمال کیا گیا۔ ان حملوں میں زابل، میدان، تخار فراہ کے صوبوں میں عام آبادی کو نشانہ بنایا گیا۔

مہذب دنیا کے علم برداروں نے حملوں کے لیے جن اہداف کو چنا' ان میں، عوام کی گاڑیوں، بازاروں، سکولوں، مسجدوں، عام آبادی حتیٰ کہ شکار کھیلتے نوجوانوں کو بھی میزائلوں کے ذریعے نشانہ بنایا گیا۔ واضح رہے کہ ان حملوں میں شہید اور زخمی ہونے والوں میں سے ایک بڑی تعداد خواتین اور بچوں کی ہے۔ خواتین اور بچوں کے حقوق کے عالمی دن منانے والے جب مسلم سرزمینوں پر اپنے ناپاک منصوبوں کے ساتھ اترتے ہیں تو اپنی ساری ظاہری تہذیب و اخلاقی بھاشنوں کو ایک طرف رکھ کر اپنے خبثِ باطن کا اظہار ضروری سمجھتے ہیں۔ درحقیقت معاشرے کے مظلوم طبقات کے ساتھ ان کی کوئی ہمدردی نہیں بلکہ ان مخصوص دنوں کو منانے کے ذریعے ان طبقات پر جاری اپنے ظلم چھپانا اور دیگر اقوام کے مظلوم طبقات کو دھوکہ و لالچ دے کر استعمال کرنا ان کے پیشِ نظر ہوتا ہے۔ ایک ہی دن اتنی سفاکیت کا مظاہرہ کرنے کے بعد کابل انتظامیہ عامۃ الناس کے ان شہدا کو طالبان قرار دے کر فخر کے ساتھ ملک کے عوام کے سامنے اپنی کامیابی بنا کر پیش کرتی ہے۔ اس سارے کھیل تماشے میں ''آزاد و خود مختار اور غیر جانبدار میڈیا'' بھی ان کا ہم جولی و ہمنوا ہوتا ہے۔

ان حملوں سے قبل ننگرہار، ہلمند و قندوز سمیت ملک کے مختلف علاقوں میں بھی امریکیوں نے اپنی سفاکیت کا مظاہرہ کیا۔ ۹ فروری کو صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں امریکی طیاروں نے رات کو عام آبادی پر وحشیانہ بمباری جس کے نتیجے میں ۳۱ سے زائد عام شہری، جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل ہیں، شہید اور زخمی ہوئے ہیں۔ ایک خاندان کے ۱۵ اور دوسرے خاندان کے ۹ افراد جب کہ دیگر دو افراد مسجد میں شہید ہوئے ہیں۔

ہلمند کے پارلیمانی ارکان نے بھی اس واقعے میں عام شہریوں کو نشانہ بننے کی تصدیق کی جب کہ ہلمند کے گورنر اور وزارت دفاع امریکی ایما پر اس سے مسلسل انکار کرتے رہے۔ اس سانحے کے دو دن بعد ایک بار پھر حیوانیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرعونِ عصر امریکہ نے سنگین ہی میں رات کے وقت بمباری کی، جس میں ایک مسجد کے پیش امام کے اہل خانہ سمیت متعدد عام مسلمان شہید و زخمی ہو گئے۔ کٹھ پتلی انتظامیہ کی امریکی آقاؤں کے ساتھ ملی بھگت کی وجہ سے عوام میں شدید اشتعال میں تھے جب کہ علما نے بھی ان حملوں کی شدید مذمت کی۔ مجاہدین نے اس سانحے کا بدلہ لیتے ہوئے کٹھ پتلی انتظامیہ کے قافلے پر ایک کار سوار استشہادی کارروائی سرانجام دی جس میں درجنوں فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ عوام کے دل میں موجزن انتقامی و غیرت مندانہ جذبات کی وجہ سے افغان صحافیوں کا کہنا ہے کہ اس حملے سے مجاہدین و عوام کے درمیان پہلے سے موجود تعلق میں مزید استحکام اور مزاحمت کو مزید تقویت ملے گی۔

دعوت الی الحق: مجاہدینِ امارت اسلامیہ کے دعوتی کمیشن کی محنتوں کی بدولت جنوری کے مہینے میں افغانستان کے ۱۷۹ فوجی اہل کاروں نے دعوتِ حق کو قبول کرتے ہوئے طاغوتی ملازمت چھوڑتے ہوئے مجاہدین کی صفوں میں شمولیت یا پرامن زندگی کی جانب قدم رکھنے کا فیصلہ کیا۔ ماہِ فروری میں مجاہدین کی دعوت قبول کرنے والے فوجی اہل کاروں کی تعداد ۳۱۵ ہے۔ الحمدللہ ملک کے طول و عرض میں دعوتی سرگرمیاں پوری شدت کے ساتھ جاری ہیں اور کٹھ پتلی افواج کو پیغام دیا گیا ہے کہ تسلیم ہونے والوں کو مکمل تحفظ دیا جائے گا اور ان کو کوئی بھی دوسرا پرامن پیشہ اختیار کرنے کا مکمل اختیار ہوگا۔

صلیبی صہیونی دشمن کی اخلاقی حالت: مجاہدین کے بالمقابل افواج کی اخلاقی حالت تو پہلے سے ہی تمام دنیا پر عیاں ہے مگر چند دن قبل ایک نئے سکینڈل نے پھر سے شہ سرخیوں میں جگہ لی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق سوشل میڈیا پر امریکی فوجیوں کی جانب سے قائم کیے گئے مخصوص پیجز پر امریکی فوجیوں نے اپنی اور اپنی ساتھی خواتین و مرد فوجی اہل کاروں کی لاکھوں برہنہ تصاویر نشر کی ہیں۔ اس بے حیا مہم میں ہزاروں کی تعداد میں فوجیوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ان پیجز پر برہنہ تصاویر نشر کروانے والے فوجی امریکی فوج کے ہر شعبے اور ہر برانچ سے تعلق رکھتے تھے۔ اس سکینڈل کے منظر عام پر آنے کے بعد اگرچہ ان پیجز کو بند کر دیا گیا ہے مگر تمام عارضی اقدامات کے باوجود امریکی فوج کی اخلاقی پستی کے مظاہر ہر کچھ عرصے بعد منظرِ عام پر آتے ہیں اور ان کی حیوانیت پر مہر تصدیق ثبت کر جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ امریکی فوج میں موجود اکثر خواتین اور تقریباً نصف سے زائد مرد فوجی اہل کار جنسی حملوں کا نشانہ بنتے ہیں اور دن بدن یہ سلسلہ مزید شدید ہونے کے باوجود امریکی حکومت اس کو بند کرنے میں ناکام ہے۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ان اخلاقی جرائم اور نفسیاتی و ذہنی بیماریوں کے حامل یہ فوجی جو اپنے ساتھی اہل کاروں تک کا پاس کرنے سے محروم ہیں یہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ میں کیا بھیانک کردار ادا کرتے ہوں گے۔

☆☆☆☆☆

طالبان اور آئی ایس آئی

محمد منصور یوسف زئی

زیر نظر تحریر صحافت کے مروجہ اور پیشہ ورانہ انداز میں لکھی گئی ہے... جس میں مصنف نے امارت اسلامیہ افغانستان اور آئی ایس آئی کے "دوستانہ افسانوں" کی حقیقت واضح کی ہے [ادارہ]

طالبان تحریک کی ابتدا:

افغانستان سے روس کے انخلا کے بعد افغانستان میں مختلف جہادی تنظیموں اور جنگ جو گروہوں نے اقتدار و قبضے کے لیے آپسی لڑائی شروع کر دی... ان باہمی لڑائیوں میں اکثر وہی جہادی تنظیمیں ملوث تھیں جو روس کے خلاف لڑائی کے دوران میں مختلف خفیہ ایجنسیوں سے مکمل رابطے میں رہیں... ایجنسیوں نے اپنے مفادات کی خاطر ان تنظیموں کو آپس میں لڑوا دیا... اس خانہ جنگی کے ماحول میں جہادیوں کے بڑی تعداد ان سب سے بے زار ہو کر واپس اپنے گھروں میں لوٹ گئی... حالات دن بدن خراب ہوتے گئے...

ملا عمر بھی انہی جنگ جوؤں میں سے تھے جنہوں نے آپسی خانہ جنگی کے باعث میدان جنگ سے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی اور ایک مدرسہ کھول لیا جہاں درس و تدریس شروع کر دی... مقامی جنگ جو کمان دانوں نے آپس میں علاقے بانٹے ہوئے تھے... اور ان علاقوں میں عوام پر ہر قسم کا ظلم و ستم جاری رکھے ہوئے تھے... جب ظلم حد سے بڑھ گیا تو ملا عمر نے اپنے مدرسے کو بند کر دیا اور اپنے ساتھی کو لے کر مختلف مدارس میں دورے شروع کر دیے تاکہ طلبا کو ان جنگ جو کمانڈرز کے خلاف لڑنے کے لیے تیار کیا جا سکے... کئی طلبا تیار ہو گئے... مشاورت کے بعد گاڑیاں اور اسلحہ اکٹھا کیا گیا اور ۲۴ جون ۱۹۹۴ء بروز جمعۃ المبارک صوبہ قندھار میں ضلع ڈنڈ اور پنجوائی کے درمیان سڑک پر موجود ایک چیک پوسٹ پر ۱۲ مسلح طالبان نے حملہ کر دیا... مقامی کمانڈر پکڑا گیا اور اس کے ۲۰ جنگ جو مارے گئے...

ایسی چیک پوسٹس پورے افغانستان میں تھیں... ان جیسے مختلف عسکری مواقع یعنی چیک پوائنٹس، تھانوں اور چھاؤنیوں کی فتح سے ہی طالبان کو مختلف قسم کا اسلحہ و سازوسامان ملا (طالبان کو ملنے والا اکثر اسلحہ ان عسکری فتوحات سے ہی ملتا ہے اور آج تک یہی صورت حال ہے باقی کا اسلحہ یا تو خود بنایا جاتا ہے یا پھر مختلف ذرائع یا سمگلرز سے خریدا جاتا ہے لیکن بہر حال ان سب معاملات میں کوئی ملک یا ایجنسی براہ راست مددگار نہیں ہے) جن سے آگے کی کارروائیاں آسان ہوتی رہیں...

۱۱ نومبر کو پہلا شہر سپین بولدک فتح ہوا... ۱۳ نومبر ۱۹۹۴ء کو قندھار فتح ہوا اور تحریک کامیابی سے جاری رہی روس دور کے پرانے جہادی جنگ جو اور طلبا ساتھ شامل ہوتے رہے مسلسل مختلف صوبے فتح ہوتے گئے... ۲۷ ستمبر ۱۹۹۶ء کو کابل بھی فتح ہو گیا اور سابق صدر نجیب اللہ کو بھی قتل کر دیا گیا... یعنی طالبان تحریک کسی ایجنسی کی سرپرستی سے نہیں شروع ہوئی بلکہ یہ افغانستان کے داخلی مسائل کا ردعمل تھی جو کہ اسلامی نظام کے بزورِ قوت نفاذ کا نعرہ لگا کر کھڑی ہوئی اور پورے افغانستان میں پھیل گئی...

طالبان تحریک کے تمام سربراہ، روس کے خلاف جہاد میں بھی نمایاں حیثیت نہیں رکھتے تھے اور نہ ہی بڑے مناصب پر فائز نہیں رہے بلکہ تمام یہ افراد ان آپسی لڑائیوں، دولت اور شہرت سے بے نیاز رہنے والے سادہ و درویش صفت جنگ جو یا درمیانے درجے کے کمان دان تھے، سوائے جلال الدین حقانی کے جو کہ خود بہت بڑے کمان دان تھے اور روس کے خلاف لڑائی کے ابتدائی دور سے ہی لڑ رہے تھے... جب خفیہ ایجنسیوں نے افغانستان کا رخ ہی نہیں کیا تھا (بعد میں ۱۹۸۵ء کے قریب جب افغانستان میں روس کی شکست کے آثار نظر آنے لگے تو عالمی انٹیلی جنس اداروں نے اپنے مفادات کی خاطر افغانستان کا رخ کر لیا... جو افغانستان سے روس کے انخلا کے بعد جہادی تنظیموں اور گروہوں کی آپسی لڑائی پر منتج ہوا)...

طالبان تحریک جب شروع ہوئی تو پاکستانی انٹیلی جنس اداروں کو (پہلے چند ماہ تک) علم ہی نہیں تھا کہ یہ کون لوگ ہیں... بریگیڈیئر ریٹائرڈ اسد منیر کے مطابق اس وقت تک آئی ایس آئی "طالب" لفظ کا معنی بھی نہیں جانتی تھی اور پاکستانی ایجنسیاں انہیں امریکہ کا ایجنٹ سمجھ رہی تھیں... پھر چند ماہ بعد معلومات حاصل کرنے کے لیے کرنل ریٹائرڈ امام کو افغانستان میں بھیجا گیا... اس وقت تک پاکستانی ایجنسیاں اور حکومت، افغانستان کے سابقہ کمانڈروں کے درمیان جوڑ توڑ میں مصروف تھیں... جب طالبان نے افغانستان کے ایک بڑے حصے پر قبضہ کر لیا تو پاکستان نے ان سے اچھے تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی تاکہ افغانستان کے عسکری و سیاسی منظر نامے میں طالبان کو اپنا مہرہ بنایا جا سکے... طالبان اگرچہ سادہ لوگ سمجھے جاتے تھے اور پاکستان کے حوالے سے (خاص طور پر پاکستانی عوام کے حوالے سے) برادرانہ جذبات رکھتے تھے مگر کسی کا کارندہ اور آلہ کار بننا بھی ان کے لیے قابل قبول نہیں تھا اور یہ سب اس لیے تھا کہ طالبان پیسہ، شہرت اور اقتدار کو اہمیت نہیں دیتے تھے بلکہ مخصوص اسلامی نظریات ہی ان کے لیے اپنی جان سے بھی زیادہ اہمیت رکھتے تھے...

طالبان تحریک کے آغاز اور نائن الیون سے پہلے تک کے حالات:

طالبان تحریک کی کامیابی سے پہلے پاکستان (پاکستان سے مراد یہاں پاکستانی اسٹیبلشمنٹ اور حکومت ہے) گلبدین حکمت یار کو افغانستان کا حاکم بنانا چاہتے تھے، مگر بھارت نواز شمالی اتحاد اور گلبدین حکمت یار کی آپسی لڑائی اور دونوں طرف سے عوام پر کیا جانے والا ظلم (رپورٹوں کے مطابق ۱۹۹۴ء میں کابل میں ہونے والی آپسی لڑائی اور بم باری کی وجہ سے پچیس ہزار سے زائد افراد مارے گئے) کی وجہ سے گلبدین حکمت یار مطلوبہ عوامی حمایت کھو چکا تھا...

اس خانہ جنگی کے ماحول میں جب طالبان حکومت کامیاب ہوئی تو پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کو طالبان 'افغانستان میں اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے مناسب نظر آئے...اس لیے مختلف طریقوں سے تعلقات بڑھائے گئے...طالبان خود بھی پاکستان کے ساتھ اچھے اور برادرانہ تعلقات چاہتے تھے...طالبان میں جنگ جوؤں کی تعداد کے لحاظ سے افغانیوں کے بعد سب سے زیادہ تعداد پاکستانیوں (قبائلی اور پنجابی) کی ہی رہی...پاکستان کے ساتھ برادرانہ تعلقات کا یہ دورانیہ نائن الیون تک رہا... واضح رہے کہ پاکستان میں طالبان کو سب سے زیادہ مالی یا جانی سپورٹ اسلامی مدارس، پاکستانی علما، مختلف جہادی تنظیموں اور قبائلیوں وغیرہ سے ملی ناکہ پاکستانی حکومت سے اور جہاں تک پاکستانی سرزمین استعمال کرنے کا سوال ہے تو اسے طالبان سے زیادہ پاکستانی عوام (یعنی پاکستانی جہادی تنظیموں وغیرہ) نے ہی طالبان کی مدد کے لیے استعمال کیا اور اس کے بدلے میں یقیناً طالبان نے افغانستان میں پاکستان دشمن اور بھارت نواز عسکری اتحاد کو شکست دے کر پاکستانی مفادات کا تحفظ کر کے معاملات کو برابر کر دیا...

ایسے میں چند واقعات ہوئے جس سے طالبان اور پاکستان کے تعلقات کی نوعیت واضح ہو جاتی ہے...القاعدہ کے امیر اسامہ بن لادن اپنے ساتھیوں سمیت افغانستان آچکے تھے... امریکہ کے خلاف جہاد کے اعلان کی وجہ سے امریکہ نے اسامہ بن لادن پر کئی حملے کرائے... ۲۰ اگست ۱۹۹۸ء کو رات کے وقت امریکی بحری بیڑے نے بحیرہ عرب میں پاکستانی سمندری حدود سے افغانستان میں عرب، افغان اور پاکستانی جہادیوں کے تربیتی مراکز پر کروز میزائل حملے کیے(خوست میں ۹۰ میزائل اور جلال آباد میں ۶۰ میزائل داغے گئے)... یہ حملے پاکستانی حکام کی رضامندی سے ہوئے... حملوں سے چند گھنٹے قبل ہی میران شاہ بارڈر بند کر دیا تھا...زخمی جنگ جوؤں کو میران شاہ کے راستے پاکستان بھجوانے کی کوشش کی گئی مگر بارڈر صبح نو بجے کے بعد کھولا گیا اور یہ سب امریکی ہدایات کے عین مطابق تھا...اس کے باوجود جب پاکستانی اور چینی حکام نے نہ پھٹ سکنے والے کروز میزائلوں کو منہ مانگی قیمت کے تحت طالبان سے خریدنا چاہا تو طالبان نے وہ میزائل مفت ہی دے دیے...اس سے واضح ہوتا ہے کہ طالبان اپنے ہمسایہ ممالک سے برابری کی سطح پر تعلقات چاہتے تھے لیکن امریکہ کی خطے میں بڑھتی سرگرمیوں کی وجہ سے یہ تعلقات جو پوری طرح قائم بھی نہیں ہوئے تھے، آہستہ آہستہ اپنے اختتام کو پہنچنے لگے... بامیان میں بدھا کے مجسمے کی تباہی ہو یا یونوکال گیس پائپ لائن کا معاملہ، اسامہ بن لادن کی حوالگی کا معاملہ ہو یا امریکی جارحیت ان سب معاملات میں پاکستان نے امریکہ کا ساتھ دیا ناکہ طالبان کا... کہیں لالچ سے (سابق صدر پرویز مشرف نے ملا عمر کو مرسیڈیز گاڑی بھی تحفے میں دی تھی جسے ملا عمر نے واپس بھجوا دیا تھا) اور کہیں امریکہ کا خوف دلا کر امریکہ اور عالمی قوتوں کے مفادات کے مطابق کام کرنے کی تحریص دلائی گئی...جو یقیناً طالبان جیسے غیرت مندوں کے لیے قابل قبول نہیں تھی...

اسی طرح جہاں طالبان کے ساتھ تعلقات قائم کیے گئے، وہیں بیک وقت شمالی اتحاد کے بعض کمانڈروں سے بھی درپردہ تعلقات رکھے گئے... جہاں طالبان اور ان کی حامی جہادی تنظیموں کی پاکستان میں رسائی تھی، وہیں طالبان مخالف، امریکہ نواز کمانڈروں اور رہنماؤں حامد کرزئی، گل آغا شیرزئی، ملا ملنگ، کمانڈر عبدالحق وغیرہ بھی اپنی سرگرمیاں پاکستان سے جاری رکھے ہوئے تھے...بلکہ نائن الیون کے فوراً بعد ان کمانڈروں کو امریکہ کی ایما پر طالبان کے خلاف حملوں کے لیے مدد بھی فراہم کی گئی...پاکستان نے طالبان سے تعلقات کے دوران سب سے بڑی غلطی یہ کی کہ جب طالبان 'پاکستان کو برادر اسلامی ملک سمجھ رہے تھے تو بیک وقت پاکستانی حکام 'طالبان کو ایک عام جنگ جو ملیشیا کے طور پر ڈیل کر رہے تھے اور اس پر مزید معاملہ تب خراب ہوا جب امریکہ اور طالبان کی براہ راست مخاصمت شروع ہوئی تو پاکستانی حکام نے اپنے پرانے اتحادی امریکہ کا ساتھ دیا...

نائن الیون کے بعد امریکہ اور نیٹو اتحاد نے افغانستان پر بھرپور حملہ کر دیا...پاکستان اس جنگ میں امریکہ کا فرنٹ لائن اتحادی بنا...امریکہ کو انٹیلی جنس اور لاجسٹک سپورٹ مہیا کی گئی... پاکستان نے اپنی زمین اور فضا امریکہ کے حوالے کر دی...پاکستانی ایئر بیسز سے اڑے والے امریکی طیاروں کی بمباری کے ذریعے ہزاروں عام افغان شہریوں کا قتل عام کیا گیا...عوام کو بھاری جانی نقصان سے بچانے اور لمبی گوریلا لڑائی کی حکمت عملی کے تحت طالبان نے شہروں سے سقوط کر لیا...افغان، ازبک، عرب اور پاکستانی جنگ جوؤں کی اکثریت نے پاکستانی قبائلی علاقوں کا رخ کیا... کئی اندرون پاکستان مختلف شہروں میں منتقل ہو گئے... طالبان حکومت کے پاکستان میں سفیر ملا عبدالسلام ضعیف کو پاکستان نے امریکیوں کے حوالے کر دیا...

پھر القاعدہ، طالبان رہنماؤں، جنگ جوؤں اور ان سے منسلک لوگوں کی پکڑ دھکڑ کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع کیا گیا جو اب تک جاری ہے...ملا عمر کے نائب ملا برادر، ملا برادر کے نائب ملا عبید، شعبہ تعلیم و تربیت اور شعبہ ثقافت کے وزیر استاد یاسر، ملا عمر کے مشیر و معاون ملا جہانگیر وال زابلی، روس دور کے مشہور جہادی رہنما یونس خالص کے بیٹے اور طالبان رہنما ملا انور الحق مجاہد، قندوز کے گورنر ملا عبدالسلام، بغلان کے گورنر ملا محمد، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے وزیر ملا ترابی، طالبان کے سابق ملٹری چیف ملا داد اللہ کے بھائی ملا منصور داد اللہ کو پاکستان نے گرفتار کر کے جیلوں میں قید کر دیا...طالبان کے سابق وزیر دفاع ملا عبید اللہ اخوند پاکستانی سیکورٹی اداروں کی قید کے دوران کراچی جیل میں وفات پا گئے، جس پر طالبان کی طرف سے مذمتی بیان جاری کیا گیا...اسی طرح پاکستان میں دو دفعہ گرفتار کیے جانے والے مشہور طالبان رہنما (سابق وزیر طالبان حکومت) استاد یاسر بھی

پاکستانی جیل میں وفات پاگئے...جلال الدین حقانی کے بیٹے نصیر الدین حقانی کو بارہ کہو اسلام آباد میں ٹارگٹ کلنگ کی کارروائی میں قتل کر دیا گیا(بعض طالبان ذرائع نے اسے افغانی و پاکستانی انٹیلی جنس کی مشترکہ کارروائی قرار دیا)...پچھلے کچھ عرصے میں تواتر سے مختلف طالبان رہنماؤں کو کوئٹہ اور دوسرے شہروں میں ٹارگٹ کلنگ کارروائیوں میں قتل کیا گیا (طالبان اسے بھی پاکستانی انٹیلی جنس ایجنسیوں کی کارروائی سمجھتے ہیں)...

نیٹو سپلائی بھی پاکستان کی سرزمین سے گزر کر جاتی رہی...پاکستان میں طالبان، القاعدہ، ازبک، اور چینی جہادیوں کی اکثریت وزیرستان اور اس سے ملحقہ قبائلی علاقوں میں منتقل ہو گئی اور وہاں عسکری و تربیتی مراکز قائم کر دیے...گویا وزیرستان و گردونواح پوری دنیا کی جہادی تنظیموں (بشمول القاعدہ و طالبان) کا مرکز اور امریکی و نیٹو اتحاد کے خلاف ایک بیس کا کام کر رہا تھا...

انتہائی مختصر سے وقفے کے بعد طالبان، القاعدہ اور دوسرے معاون گروہوں نے افغانستان میں امریکہ پر حملے شروع کر دیے...اور پیچھے سے پاکستان افواج نے امریکہ کے کہنے پر قبائلی علاقوں میں ازبک اور القاعدہ جنگ جوؤں کے خلاف آپریشن شروع کر دیے...جو درحقیقت امریکہ کو افغانستان میں محفوظ بنانے کی پالیسی تھی...پاکستانی انٹیلی جنس کی مدد سے طالبان و القاعدہ رہنماؤں کے خلاف ڈرون حملے بھی شروع کیے گئے جو تاحال جاری ہیں... وزیرستان و قبائل میں افغان طالبان کے میزبان اور مددگار قبائلی جنگ جوؤں نے وزیرستان و قبائل میں امریکی مخالف طالبان و القاعدہ جنگ جوؤں کو پشت سے حفاظت فراہم کرنے کے لیے تحریک طالبان پاکستان کے نام سے اتحاد بنالیا...

وزیرستان میں تحریک طالبان پاکستان اور افغان طالبان کے مراکز ایک ساتھ رہے ہیں(افغان طالبان کے سب سے زیادہ قریب پاکستانی طالبان کا حلقہ محسود ہے) کئی طالبان رہنماؤں بشمول استاد یاسر، حقانی نیٹ ورک کے اہم کمانڈر ملا سنگین اور طالبان دور کے ملٹری چیف ملا داد اللہ کی پاکستانی طالبان رہنماؤں کے ساتھ کئی تصاویر اور ویڈیوز منظر عام پر آچکی ہیں...تحریک طالبان پاکستان نے پاکستانی افواج کے مسلسل فوجی آپریشنز کا دفاع شروع کر دیا اور اس دوران القاعدہ و طالبان کا میابی سے افغانستان میں امریکی و نیٹو اتحاد پر تباہ کن عسکری حملے شروع کر دیے...

لال مسجد آپریشن کے بعد القاعدہ سربراہ اسامہ بن لادن اور ایمن الظواہری نے پاکستان سیکورٹی اداروں کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا(یہاں یہ یاد رہنا چاہیے کہ القاعدہ ۱۹۹۶ء سے لے کر تاحال افغان طالبان کی زیر سرپرستی کام کر رہی ہے جس کا بین ثبوت ملا عمر کی وفات کے بعد طالبان کے سربراہ بننے والے ملا منصور کا ایمن الظواہری کی بیعت قبول کرنا ہے)اور پاکستان میں امریکی اور پاکستانی عسکری اہداف کو نشانہ بنانا شروع کر دیا لیکن زیادہ توجہ افغانستان میں امریکہ پر مرکوز رکھی گئی...

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ افغان طالبان نے پاکستان کے خلاف آج تک کوئی کارروائی کیوں نہیں کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ طالبان اور القاعدہ اصل اور حقیقی دشمن امریکہ کو سمجھتے ہیں اور باقی تمام نیٹو اور نان نیٹو اتحادی بشمول پاکستان و افغانستان کی حکومتوں اور افواج کو امریکہ کا آلہ کار سمجھتی ہیں...ان کے خیال کے مطابق جب تک امریکہ کو مکمل طور پر زیر نہیں کر لیا جاتا تب تک دوسری جنگوں میں اپنے آپ کو پھنسانا دانش مندی نہیں اس لیے القاعدہ و طالبان رہنماؤں نے پے درپے آپریشنز سے بچنے کے لیے پاکستانی افواج کے خلاف صرف دفاع کے لیے ہی پاکستانی طالبان کا اتحاد تشکیل دیا تھا(یہاں یہ دھیان میں رہنا ضروری ہے کہ تحریک طالبان پاکستان کے چند گروہوں کی چند مخصوص شدت پسندانہ کارروائیوں بشمول، واہگہ بارڈر، پشاور سکول وغیرہ کو القاعدہ اور افغان طالبان رہنماؤں اور خود پاکستانی طالبان کے چند رہنماؤں نے بھی سخت ناپسند کیا اور اس کی شدید مذمت کی گئی)...ضرب عضب آپریشن میں شمالی وزیرستان میں جہاں دوسری جہادی تنظیموں گروہوں کے مراکز کو نشانہ بنایا گیا، وہیں افغان طالبان کے مراکز کو بھی بالخصوص نشانہ بنایا گیا، بلکہ اس سے کچھ عرصہ قبل شروع ہونے والے ڈرون حملوں کے نئے سلسلے میں افغان طالبان رہنماؤں اور مراکز کو خصوصی طور پر نشانہ بنایا گیا اور شروع سے ہی ڈرون حملوں کی ساری کمپین کا زیادہ تر انحصار پاکستانی انٹیلی جنس معلومات پر ہی رہا ہے...

پاکستانی میڈیا اور حکومتی عہدیداروں کی جانب سے ہر کچھ عرصے بعد اٹھایا جانے والا طالبان مذاکرات کا شوشہ بھی صرف یہ ثابت کرنے کے لیے ہوتا ہے کہ گویا افغان طالبان، پاکستانی حکومت و فوج سے اٹھائے جانے والے اتنے صریح نقصانات کے باوجود پاکستان کے ایجنٹ یا کم از کم دوست ہی ہیں، حالانکہ افغان طالبان اپنی آفیشل ویب سائٹ پر مذاکرات کے ان دعووں کی پرزور تردید کر چکے ہیں...

آخر پر دو باتیں کہنا چاہوں گا کہ جو تعلق پاکستان کا امریکہ سے ہے وہی القاعدہ یا پاکستانی طالبان کا افغان طالبان سے ہے...اور چونکہ امریکہ اور پاکستانی اسٹیبلشمنٹ و حکومت آپس میں دوست و اتحادی ہیں اور امریکہ و طالبان آپس میں دشمن ہیں اور دشمن کا دوست دشمن ہی ہوتا ہے اس لیے امریکہ سے دوستی کی پینگیں بڑھائی ہیں تو امریکہ کے دشمنوں کی طرف سے کیے جانے والے ''سلوک'' کے لیے بھی تیار رہیں!

☆☆☆☆☆

''تبلیغ کو موثر بنانے کے لیے مبلغ پر ضروری ہے کہ تبلیغ کی پشت پر شان وشوکت بھی کھڑی کر دی جائے تاکہ شوکت پسندوں کو بھی اس کی طرف جھکنے سے چارۂ کار نہ رہے''۔

حکیم الاسلام قاری محمد طیب نور اللہ مرقدہ

مولوی محمد ولی شہید کی زندگی پر ایک نظر

عبدالرؤف حکمت

اسلامی نظام کی بنیادوں پر قائم ایک نظام کی ذمہ داریوں میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ کی مخلوق کو خیر کی جانب بلائے اور شر سے بچائے۔ اسی لیے اللہ تعالی نے مسلمانوں کے درمیان ایک ایسی جماعت کا وجود ضروری قرار دیا ہے، جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری سنبھالے۔ اللہ تعالی کا پاک ارشاد ہے:

ولتكن منكم امة يدعون الى الخير و يأمرون بالمعروف و ينهون عن المنكر و اولئك هم المفلحون

''اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو، جو خیر کی طرف بلائے اور نیکیوں کا حکم کرے اور برائی سے منع کریں اور یہی لوگ کامیاب ہیں''۔

قرآن کریم کے اسی حکم کی بنیاد پر جب امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی قیادت میں امارت اسلامیہ کے قیام کا اعلان ہوا تو قندھار کی فتح کے کچھ عرصہ بعد امیر المؤمنین رحمہ اللہ کے خصوصی فرمان پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا۔ قندھار کے ایک پرہیزگار اور بااستعداد عالم اور مجاہد مولوی محمد ولی صاحب رحمہ اللہ اس کے سربراہ بنا دیے گئے۔

جب کابل فتح ہوا تو اسی نام سے باقاعدہ وزارت تشکیل دی گئی۔ امریکی جارحیت کے دور تک انہوں نے یہ خدمت سنبھالے رکھی۔ ذیل کی تحریر میں مولوی محمد ولی رحمہ اللہ کی زندگی پر ایک نظر ڈالی گئی ہے:

زندگی کے ابتدائی مراحل:

مولوی محمد ولی حنفیؒ، ملا محمد عوض کے صاحبزادے اور ملا عبدالواحد کے پوتے تھے۔ قوم کے پشتون علی زئی تھے۔ قندھار کے سیاچوی نامی علاقے میں پیدا ہوئے۔ یاد رہے سیاچوی تب پنجوائی کا مضافاتی علاقہ سمجھا جاتا تھا، مگر نئی انتظامی تقسیم کی بنیاد پر اب اسے ضلع ژڑی کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ مولوی محمد ولی صاحب کا خاندان ہمیشہ سے علم و دیانت کا حامل خاندان رہا ہے۔ والد اور بھائیوں نے بھی دینی علم حاصل کر رکھا تھا۔ انہوں نے بچپن میں ہی دینی علم حاصل کر لیا تھا۔

تعلیمی سلسلہ:

مولوی محمد ولی صاحب کے والد ایک علم دوست شخص تھے۔ انہوں نے اپنے بچوں کو ہر کام سے مستثنیٰ کر کے علم کے حصول کے لیے فارغ رکھا۔ ان کے ایک بھائی کا کہنا ہے کہ ایک بار والد صاحب نے ہم سے کہا: ''اگر میری جان اور جسم پر آگ بھی جل رہی ہو تو بھی اپنا تعلیمی سلسلہ ترک نہیں کرنا''۔ مولوی محمد ولی صاحب اپنے بھائیوں میں خاص قابلیت کے مالک تھے۔ والد کی ان پر خاص نظر تھی اور ان کا خاص خیال رکھتے تھے کہ اچھے عالم بن جائیں۔

مولوی محمد ولی صاحب کے بڑے بھائی قاری عبدالباری صاحب پاکستان کے مشہور جامعہ 'دارالعلوم حقانیہ' میں حصول علم میں مصروف تھے۔ وہ انقلاب ثور کے بعد اپنے چھوٹے بھائی ۱۱ سالہ عبدالولی کو اپنے ساتھ لے گئے۔ وہاں اس معروف علمی مرکز میں دینی علوم کے حصول کا سلسلہ جاری رکھا۔ مولوی محمد ولی صاحب نے دارالعلوم حقانیہ میں دو سال گزارے۔ اس کے بعد بلوچستان گئے اور وہاں مختلف مشہور مدارس اور مشہور اساتذہ سے استفادہ کیا۔

مولوی عبدالغنی صاحب نے زمانہ طالب علمی کا زیادہ وقت مولوی محمد ولی صاحب کے ساتھ گزارا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ''مولوی محمد ولی صاحب ہر لحاظ سے ایک مخلص، تقویٰ دار اور علم سے محبت رکھنے والے انسان تھے۔ شریعت مخالف کوئی کام بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔''

جب کمیونسٹوں کے خلاف جہاد کامیابی سے ہم کنار ہو رہا تھا، مولوی محمد ولی صاحب ایک بار پھر دارالعلوم حقانیہ گئے۔ وہاں دو سالوں میں درسِ نظامی کی آخری دو سالہ تعلیم مکمل کی۔ وقت کے عظیم عالمِ دین شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ سے حدیث نبوی کی اجازت حاصل کی۔

جہادی زندگی:

روسی جارحیت پسندوں کے خلاف جہاد کے دور میں مولوی محمد ولی صاحب نوجوان تھے۔ سال کے اکثر حصہ دینی مدارس میں پڑھتے رہے۔ البتہ سالانہ تعطیلات میں قندھار جاتے اور وہاں روس کے خلاف جہاد میں حصہ لیتے۔ ان کے بڑے بھائی قاری عبدالباری صاحب کہتے ہیں کہ مولوی محمد ولی صاحب نے روس مخالف جہاد کے دوران زیادہ عرصہ قندہار کے معروف اور مشہور مجاہد شہید لالا ملنگ کے محاذ پر گزارا۔ اکثر یہ محاذ ارغنداب، پنجوائی اور قندھار شہر کے مضافات میں کارروائیاں کرتا تھا۔ یہ گروپ قندھار کے ان محاذوں میں سے تھا، جنہوں نے جہاد کے دوران کلیدی کردار ادا کیا تھا اور بہت سے کارناموں کا اعزاز اپنے نام کیا تھا۔ کمیونسٹ دورِ حکومت کے آخری سال مولوی محمد ولی صاحب شہید جہاد کے لیے زابل بھی گئے، جہاں جبار ملیشیا کے تحت کمیونسٹوں کے خلاف شدید جنگیں لڑیں۔ مولوی صاحب اس جنگ میں شدید زخمی بھی ہوئے۔ جہاد کی کامیابی کے بعد مولوی محمد ولی صاحب پنجوائی میں دینی علوم کی تدریس کے لیے کمربستہ ہو گئے۔ اور تحریک اسلامی طالبان کے ظہور تک تدریس ہی میں مصروف رہے۔

امارت اسلامیہ میں شمولیت اور خدمت:

ان کے بھتیجے حافظ محمد صاحب کہتے ہیں: جب تحریک کے آغاز میں ایک مرتبہ ہم مولوی محمد ولی صاحب کے ساتھ مدرسہ میں پڑھ رہے تھے، ہم نے فائرنگ کی آواز سنی۔ لوگوں

نے کہا کہ طالبان (طالب علموں) نے ایک جنگجو کمانڈر اور ڈاکو 'صالح' پر حملہ کر دیا ہے۔ مولوی محمد ولی صاحب نے اسی دن تدریس چھوڑ دی اور اپنے طلبا کو لے کر جنگ کے لیے نکل پڑے۔ یہ طالبان تحریک کی پہلی لڑائی تھی اور مولوی محمد ولی صاحب یہیں سے تحریک کے ساتھ مل گئے۔

قندھار کی فتح کے کچھ عرصہ بعد امیر المؤمنین ملا عمر مجاہد رحمہ اللہ کے فرمان کے مطابق امر بالمعروف کا ادارہ بنایا گیا اور مولوی محمد ولی صاحب اس کے سربراہ کی حیثیت سے متعین کیے گئے۔ انہوں نے اس ادارے میں اپنی ذمہ داری بہت اخلاص اور خوبی سے نبھائی۔ امارت اسلامیہ کی ایک سب سے بڑی خصوصیت یعنی اسلامی نظام کا نفاذ، اس کے اکثر امور اسی ادارے کے ذریعے انجام پائے۔ جب کابل فتح ہوا، افغانستان کی تاریخ میں پہلی بار امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے نام سے باقاعدہ وزارت بنائی گئی۔ اس وزارت کے تمام صوبوں میں دفاتر قائم تھے۔ اس کے اہم کاموں میں دینی شعائر کا احیا، نماز، روزہ، زکوۃ اور تمام اعمال حسنہ پر لوگوں کو عمل کروانا، ناجائز کاموں، بدعات اور غیر شرعی امور کا خاتمہ، موسیقی، فحاشی اور بے دینی کے اسباب کا خاتمہ، شرعی حجاب اور پردہ کی جانب خواتین کو مائل کرنا، مسلمانوں کی سیرت اور صورت شرعی طریقے پر بنوانا، منشیات، شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کے استعمال کا خاتمہ اور اس طرح کے دیگر شرعی امور ادارے کی اہم ذمہ داریوں میں شامل تھے۔

مولوی محمد ولی صاحب اس وزارت کے امور میں بہت دلچسپی، پوری توجہ اور دیانت داری سے کام کرتے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ایک مرتبہ ایک شخص کو کسی ناجائز امر کی وجہ سے قید کرنے کا حکم دیا تھا۔ جسے آپ کے بڑے بھائی نے بلا اجازت رہا کر دیا۔ آپ کو پتا چلا تو حکم دیا کہ ہمارے بڑے بھائی کو قید کر دیا جائے۔ ان کا بھائی قید کے خوف سے شہر چھوڑ کر چلے گئے۔

امریکہ کے خلاف جہاد اور شہادت:

جب امریکی جارحیت کے بعد امارت اسلامیہ کے مجاہدین افغانستان کے بڑے شہروں سے نکل گئے۔ مولوی محمد ولی صاحب نے بھی روپوشی اختیار کر لی۔ کچھ عرصہ خفیہ رہنے کے بعد ایک بار پھر جہادی امور سنبھالنے کے لیے آگے آئے اور عملی محاذ کا رخ کیا۔ حافظ محمد صاحب کہتے ہیں: مولوی صاحب کو جہاد سے بے انتہا محبت تھی۔ جب وہ ۲۰۰۶ء میں پہلی بار محاذ پر جا رہے تھے تو بہت خوش تھے اور کہہ رہے تھے کہ بیت اللہ شریف جانے کو بھی اتنی خوشی سے جانے کو دل کر رہا جتنی خوشی (قندھار کے جہادی علاقے) پاشمول کے محاذ پر جانے سے ہو رہی ہے۔ راہِ جہاد میں شہادت ان کی سب سے بڑی خواہش تھی۔
شہادت سے کچھ عرصہ قبل ضلع ژڑی کے علاقے سیاچوی میں اپنے بھتیجوں کے ہاں گئے۔ انہوں نے بتایا کہ یہاں حالات خراب ہیں۔ امریکی فوجی حملے کرتے ہیں۔ ہمارا مشورہ یہی ہے کہ آپ اپنے گھر چلے جائیں۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ میں جہاد اور شہادت کے لیے گھر سے نکلا ہوں اور دل چاہتا ہے کہ اللہ کی راہ میں میرا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ عجیب بات یہ تھی کہ کچھ دن بعد اللہ تعالی نے مولوی محمد ولی صاحب کی یہ خواہش پوری کر دی۔ ضلع ژڑی کے علاقے پاشمول میں راز محمد خان نامی گاؤں میں مجاہدین کے مرکز پر امریکی ہیلی کاپٹروں نے بمباری کر دی، جس کے نتیجے میں ۲۵ دیگر مجاہدین کے ساتھ ساتھ ۲۴ ذی قعدہ ۱۴۲۷ھ کو مولوی محمد ولی صاحب بھی شہید ہو گئے۔ اس بمباری میں بہت سے مجاہدین کے جسد صحیح سالم تھے۔ جب کہ مولوی محمد ولی صاحب کے جسم کو بم آ کر لگا تھا، اس لیے ان کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا۔ اس طرح ان کی شہادت کی خواہش پوری ہو گئی۔

مولوی محمد ولی صاحب اپنے ساتھیوں کے درمیان بہت تقوی دار اور دیانت دار مشہور تھے۔ ان کے ساتھی مولوی حمد اللہ مطیع صاحب کہتے ہیں: مولوی محمد ولی صاحب ایک پرہیزگار اور مخلص آدمی تھے۔ انہیں فقر کی زندگی پسند تھی۔ جہاد اور اسلامی نظام کی راہ میں بہت اخلاص سے خدمات انجام دیں اور اسی راہ میں شہادت کے مقام پر فائز ہو گئے۔
ان کے بھائی قاری عبدالباری صاحب کہتے ہیں: مولوی صاحب بچپن اور نوجوانی سے ہی تقوی اور دیانت کا نمونہ تھے۔ یہاں تک کہ جوانی میں بھی ہم نے انہیں عیش پرستی، بے جا ہنسی، مذاق اور وقت ضایع کرتے نہ دیکھا۔ ان کا تقوی طبعی تھا۔ ذکر واذکار بہت زیادہ کرتے تھے اور تصوف کے نقشبندیہ سلسلے کے مرید تھے۔ وزارت کے دور میں امارت اسلامیہ کی جانب سے انہیں جو تنخواہ دی جاتی تھی، وہ بھی سب اپنے گھر میں خرچ نہیں کرتے تھے، بلکہ آدھی واپس کر دیتے تھے اور گھر کے اخراجات ذاتی ذرائع سے پورے کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنا سارا وقت امارت کے کام کو نہیں دیا، بلکہ آدھا وقت دیا ہے۔ اس لیے سارے مصارف امارت کی تنخواہ سے بھی نہیں پورا کرنا چاہتا۔
حافظ صاحب کہتے ہیں کہ مولوی صاحب باوجود اس کے کہ وفاقی وزیر تھے، مگر زندگی میں آسائش کے لحاظ سے کوئی تغیر نہ تھا۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ وزارت سے پہلے میرے پاس 13 ہزار روپے تھے، مگر جب امارت کا سقوط ہوا اور میں ہجرت کرنے لگا تھا تو میرے پاس 7 ہزار روپے تھے۔ وہ اس پر شکر ادا کرتے تھے کہ بیت المال کے پیسوں سے ذاتی سرمایہ نہیں بنایا۔
قاری عبدالباری صاحب کہتے ہیں: مولوی صاحب میرے بھائی اور مجھ سے چھوٹے تھے۔ میں امارت اسلامیہ کے دور میں صوبہ خوست میں کام کر رہا تھا۔ میں جب چھٹیوں میں قندھار آتا تو شکار کے لیے بھی جاتا۔ ایک بار مولوی محمد ولی صاحب نے مجھ سے کہا کہ جب شکار کے لیے جاؤ تو امارت کا تیل خرچ نہ کرو اور اگر گاڑی خراب ہو جائے تو اپنے جیب سے

ٹھیک کرواؤ۔ کیوں کہ گاڑی تمہیں سرکاری امور کے لیے دی گئی ہے، شکار کے لیے نہیں دی گئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد ولی صاحب بیت المال کے مصارف میں انتہائی محتاط تھے اور اس شعبے میں کسی رشتہ داری کا لحاظ نہ کرتے تھے۔

ان کے قریبی ساتھی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عام ڈرائیور کی گاڑی کی ٹکر سے مولوی صاحب زخمی ہوگئے۔ جب گاڑی کے مالک کو پتا چلا کہ گاڑی کی ٹکر سے زخمی ہو کر بے ہوش ہونے والا کوئی اور نہیں، حکومت کا وفاقی وزیر ہے تو وہ بہت گھبرا گیا۔ امارت کی پولیس کی جانب سے ڈرائیور کو پکڑ کر لاک اپ میں بند کر دیا گیا۔ جب مولوی صاحب کو ہسپتال میں ہوش آیا تو سب سے پہلے انہوں نے یہی کہا کہ اس ڈرائیور کو اگر پکڑ رکھا ہے تو اسے آزاد کر دو، میں نے اسے معاف کر دیا ہے۔

یہ بات اس لیے زیادہ غور کرنے کی ہے کہ اب امارت کے سقوط کے بعد ہم کرزئی اور اشرف غنی کی حکومتوں میں آئے روز دیکھتے ہیں کہ روزانہ اعلیٰ حکام کی جانب سے عام ڈرائیوروں، ٹریفک یا پولیس اہل کاروں کو اس لیے مارا پیٹا جاتا ہے، حتیٰ کہ زخمی کیا جاتا ہے، بلکہ جان سے ہی مار دیا جاتا ہے۔ کیوں اس نے وزیر یا رکن پارلیمنٹ کے لیے راستہ خالی نہیں کیا۔ اس طرح متکبر حکام مظلوم اور بے سہارا لوگوں کو اپنی فرعونیت دکھاتے ہیں، مگر امارت اسلامیہ کے حکمرانوں کی مثال ایسی تھی، جیسے مولوی صاحب رحمہ اللہ تھے۔ غلطی بھی دوسرے کی ہو اور پھر بھی معاف کر دیتے ہیں اور دعویٰ بھی نہیں جتلاتے۔

اللہ تعالیٰ مولوی صاحب رحمہ اللہ پر رحم فرمائے اور ان کی برکات ان کے ورثا کو عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

☆☆☆☆☆

بقیہ: فلسفۂ اصلاح وفساد

'ردالفساد' کہا ہے تو شریعت کا حوالہ آئے گا! یہ الگ بات ہے کہ ایک 'مسیج' میں دلچسپ پھلجھڑی چھوڑی گئی جس کا لب لباب یہ تھا کہ پہلے امریکہ کے ذرا زیادہ قریبی اتحادی تھے تو آپریشنوں کے نام اس کے مطابق ہوتے تھے۔ مثلاً 'شیر دل' (رچرڈ شیر دل صلیبی جنگ جو کے نام پر!) رکھا تھا پرویز مشرف نے۔ (وہ ٹرمپ کی طرح کھلا ڈلا تھا اسلام کا لبادہ اوڑھنے کی زحمت نہ کی تھی!) ہاں تو اب ہم چین سے سی پیک قرب حاصل کر رہے ہیں تو اب ہمارے آپریشن کی نوعیت چینی زبان سے قرب کی آئینہ دار ہے... یعنی 'چن چن کے بھن'! عالمی یوم نسواں کی بھی آمد آمد ہے۔ مغرب کی لٹی پٹی دربدر عورت کو یہ دن کیا دے سکتا ہے! حقوقِ نسواں آتے ہی فرائض نسواں جاتے رہے۔ دنیا عورت' پاکیزہ عورت کے وجود کو ترس گئی ہے۔ وہ رقاصہ، حرافہ، قتالہ تو بنادی گئی ہے لیکن حقیقی نسوانیت اور 'ماں' کے عظیم الشان کردار سے محروم ہو کر بلک سسک رہی ہے! حسن بیچ رہی ہے۔ منشیات میں سکون کی متلاشی ہے۔ شیشہ پی رہی ہے۔ بوائے فرینڈز سے پٹ رہی ہے۔ شوہر، گھر، بچوں کی ٹھنڈک سکینت سے محروم جدید جاہلیت کے ہاتھوں بدترین استحصال کا نشانہ بن رہی ہے۔ بل بورڈوں، اشتہاروں، ریمپوں پر چند ٹکوں کے عوض بکتی! پوری دنیا فساد کی زد میں ہے!

ہمارے ہاں کا المیہ ہے کہ عورت دوراہے پر کھڑی ہے۔ مغرب پانی کی طرح پیسہ ہماری 'عورت' کو بگاڑنے، اجاڑنے پر بہا رہا ہے۔ یہاں عورت یہ چاہتی ہے کہ وہ اسلام کے سارے مزے لوٹے (اسلام اس لاڈلی کو نازوں، حفاظتوں، محبت میں تحفظ، وقار اور تقدس کے گہواروں میں رکھتا ہے!) اور مغرب کی ساری زور آوری بھی کر گزرے! اسلام اس عورت کے تو سارے ناز نخرے اٹھاتا ہے جو 'مستورات' (مخفی) میں سے ہو صلائے عام نہ ہو۔ آبگینہ بن کر رہنا چاہے۔ البتہ مرد مار، مرد یار قسم کی عورت کے لیے تقدس واحترام کیونکر ممکن ہے؟ گھر کو سرچڑھے پن سے جہنم زار بنا کر اجنبی مغربی فتوری جھگڑوں میں الجھی اپنی زندگی بھی اجیرن کرتی ہے اور نسلوں کا بگاڑ، ٹوٹتے گھر، بکھری شخصیتیں معاشرے کو دیتی ہے۔ ہمارے معاشرے کی افراط و تفریط...یا ونی ہوتی، پاؤں کی جوتی بنا کر تذلیل کی بھینٹ چڑھتی، ہندوانہ جاہلیت کی بھینٹ چڑھتی عورت ہے۔

یا دوسری جانب ترقی، آزادی، مساوات کے جھانسوں میں جدید جاہلیت کی ماری موم بتی زدہ عورت ہے۔ اسلام افراط و تفریط کے شرور کے مابین سکینت، عافیت کا وہ ہمہ گیر راحت کدہ ہے جس میں چہار جانب اصلاح ہے فساد کا شائبہ تک نہیں۔ ہر روپ میں محفوظ و مامون... المحصنات! بیٹی، بہن، بیوی، ماں... ہر روپ میں محرم مرد اس کا محبوب محافظ بھی ہے اور عزت مآب کفیل بھی! مرد کے سر پر قوامیت کا تاج رکھ کر اللہ نے عورت کو محفوظ و مامون ملکہ بنادیا۔ عورت سیدہ ہاجرہؑ ہے، ام موسیٰؑ ہے ام عیسیٰؑ ہے۔ محترم ماں! نبیوں کی ماں! اس سے اونچا مقام اگر ہو تو بتایئے! سو عالمی یوم نسواں پر 'عورت' کو بازیاب کروانے کی ضرورت ہے۔ اس لیے کہ:

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اسی علم کو اربابِ نظر موت!

(یہ مضمون ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے)

☆☆☆☆☆

''حقیقت یہ ہے کے ایک مومن کو یہ آزادی نہیں دی گی کہ وہ زندگی کے نظاموں میں سے کسی ایک نظام حیات کو اپنے لیے چن لے۔ یا ایک دو نظاموں کے اجزا کو ملا کر ایک تیسرا نظام گھڑ لے۔ اس کے لیے صرف دو ہی راستے ہیں، حق یا باطل، ہدایت یا ضلالت، اسلام یا جاہلیت، اللہ کا نظام زندگی یا شیطان کی گمراہی''۔

سید قطب شہید رحمہ اللہ

اسامہ شفیق نے لکھا:

آپریشن ردالفساد یا الفساد

نائن الیون کے بعد سے پاکستان میں آپریشنز کی بہار ہے ہر آرمی چیف کی تبدیلی کے ساتھ ایک نیا آپریشن نئے ماہر سرجن کی نگرانی میں شروع کر دیا جاتا ہے اور بے چاری مریض قوم کو یہ حق بھی نہیں کہ گذشتہ آپریشنز کے بارے میں سوال ہی کر سکے کہ ان آپریشنز کے بعد مریض قوم میں کیا بہتری پیدا ہوئی؟ نائن الیون کے بعد سے چار آرمی چیف اس ملک کا مقدر بنے تو ہر ایک نے اپنے آپریشن کی نئی برانڈ متعارف کروائی. پرویز مشرف، اشفاق پرویز کیانی، راحیل شریف اور اب قمر جاوید باجوہ اس ہی طرح چار آپریشنز راہ نجات، راہ راست، ضرب عضب، اور اب ردالفساد۔ پاکستان کی تاریخ میں افواج پاکستان آئینی عدالتی اور غیر قانونی حراست کے اختیارات رکھنے کے باوجود نہ تو انصاف کر سکیں اور نہ ہی اپنے اختیارات کا درست استعمال۔

میں یقیناً یہ تحریر نہیں کرتا کہ اگر اصل حقائق تک میری رسائی نہ ہوتی آپریشن ردالفساد کے ساتھ ہی پہلے دن سیہون حملے کی پاداش میں ۱۰۰ افراد کو پولیس اور رینجرز مقابلے میں ہلاک کر دیا۔ ان میں سے ایک نام اجتبیٰ فیروز کا بھی ہے کہ جس کو رات کے آخری پہر سادہ لباس میں ملبوس سیکورٹی فورسز کے اہلکار گھر پر چھاپہ مار کر دو سگے بھائیوں کو ڈیڑھ سال قبل بلا کسی وجہ کے گرفتار کر کے لے گئے۔ نوے دن بناء کسی الزام کے حراست میں رکھنے کے قانون کے باوجود اور فوجی عدالتوں کو سزا کا اختیار رکھنے کے باوجود نہ تو ان دو سگے بھائیوں کو کسی فوجی اور غیر فوجی عدالت میں پیش کیا گیا اور نہ ہی ان کی گرفتاری ظاہر کی گئی اور چار دن قبل اجتبیٰ فیروز کو رینجرز مقابلے میں ہلاک کر کے لاش کو لواحقین کے حوالے کر دیا گیا۔ یہ کونسا آپریشن کہ جس میں براہ راست سیکیورٹی فورسز زیر حراست لوگوں کو دہشت گرد قرار دے کر ٹھکانے لگا رہی ہیں اور یہ سب کچھ نہ تو بلوچستان کے ریگزاروں میں ہو رہا ہے اور نہ ہی خیبر پختونخواہ کے پہاڑوں میں یہ ملک کے سب سے بڑے شہر کراچی میں ہو رہا ہے لیکن کوئی آواز نہیں اٹھتی جو ان مظالم کے خلاف آواز اٹھائے۔ کوئی انسانی حقوق کی تنظیم، کوئی سیاسی و مذہبی جماعت اور کوئی عدالت ان ماورائے عدالت اقدامات کے خلاف آواز اٹھائے۔ یہ کون سے آپریشن ہے کہ جس میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے دوسری جانب سے بھی دہشت گردی کی جا رہی ہے اور لقمہ اجل دونوں اطراف کے بے گناہ بن رہے ہیں۔ نہ تو ریاست انصاف کرتی ہے اور نہ ہی مبینہ دہشت گردی دونوں طرف سے ایک ہی رٹ ہے بقول جالب :

؎ محبت گولیوں سے بو رہے ہو
وطن کا چہرہ خوں سے دھو رہے ہو
گماں تم کو کہ رستہ کٹ رہا ہے
یقیں مجھ کو کہ منزل کھو رہے ہو

ریاست کو اب بھی ہوش نہ آیا اور یونہی یہ زیر حراست بے گناہ لوگ مقابلوں میں مارے جاتے رہے تو یہ دہشت گردی قیامت تک ختم نہیں ہو سکتی جس باپ کے سامنے اس کے زیر حراست بیٹے کو مقابلے میں ہلاک کرنے کے بعد اس کا لاشہ رکھ دیا جائے تو اس سے پوچھو کہ وہ کس ریاست، کس عدالت اور کسی قانون پر یقین کرے؟ کیا وہ اب بھی اس دہشت گردی کے مقابلے میں دہشت گرد نہیں بنے گا؟ یہی کہانی وزیرستان سے لیکر آواران اور کراچی تک پھیلی ہوئی ہے۔ اگر کسی کو وزیرستان تک رسائی نہیں تو میں اس کو کراچی کے اجتبیٰ فیروز کے گھر لیے چلتا ہوں۔ پھر اجتبیٰ کے والدہ اور والد کے سامنے بیٹھ کر سوال کریں کہ دہشت گردی کیسی ختم ہو گی؟ اگر سچ سننے بولنے اور سچ کو سچ کہنے کی ہمت ہے تو آئیں سچ بولیں ورنہ یہ اظہار آزادی رائے، آزاد میڈیا سب ایک فریب ہے صرف بالادست کے ہاتھوں میں ایک کھلونا کہ جو مظلوم کو ظالم بنا کر دکھاتا ہے۔

ڈاکٹر سید محمد اقبال نے لکھا:

کبھی تاریخ سے عضب لے کر اس سے ضرب لگاتے ہو... کبھی قرآن سے لفظ فساد ڈھونڈ کر اس کا رد کرتے ہو... تاریخ اور قرآن میں آور بھی بہت کچھ ہے... تاریخ ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں کون سی حکومت قائم کی اور قرآن ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ''جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہیں کرتے پس وہی لوگ کافر ہیں''۔

محمد علی نے لکھا:

لبرلز اور سیکولرز پاکستان کی کل آبادی کا کتنا فی صد ہوں گے؟ یہی کوئی صفر اعشاریہ صفر صفر دو پانچ...جی بالکل! اس پر پہلے تو آپ لوگ ہنسیں گے، بڑے شوق سے ہنسیں، لیکن ذرا دو منٹ کے لیے حقیقت کا ادراک بھی کر لیجیے۔

پاکستان کی حکمران اشرافیہ اور بیوروکریسی، میڈیا چاہے وہ پرنٹ ہو یا الیکٹرانک، پورے کا پورا ان کی مٹھی میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ''ویلنٹائن'' جیسے تہوار جس کی بنیاد ہی اخلاق باختگی اور بے حیائی پر مبنی ہے کی تشہیر ملک کے اکثر اخبار و میگزین کر رہے ہیں۔

میں اور مجھ جیسے دیگر ایسے پاکستانی جو بچپن سے ایک افیون پر پلتے آئے ہیں کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے تو یہاں اسلام پھلتا پھولتا رہیگا اور دنیا کی کوئی طاقت اسلام اور پاکستان کو الگ نہیں کر سکتی۔ اس افیون کے بیوپاری سب سے پہلے تو سیاسی مذہبی جماعتیں ہیں جو اسلام اور پاکستان کا آپس میں زبردستی جوڑ بنا کر سادہ لوح عوام کو اس افیون کے ٹیکے لگاتی رہتی ہیں۔ دوسرے نمبر پر اس ملک کے کچھ نام نہاد دفاعی و عسکری تجزیہ نگار ہیں جو اچھی

طرح جانتے ہیں کہ۔ پاکستان کی اشرافیہ چاہے وہ بیوروکریسی ہو یا سیاستدان کس بھی طور پر اسلام کو خاطر میں نہیں لاتے، انکی ترجیحات میں نا اسلام کبھی پہلے رہا ہے نا اب ہے، لیکن اس کے باوجود پاکستان کو۔ مدینہ ثانی قرار دیکر عوام کو سہانے خواب دکھاتے رہتے ہیں۔۔

کسی بھی مسئلے کے حل کی طرف پہلا قدم یہ ہوتا ہے کہ مسئلہ کی حقیقت کو تسلیم کیا جائے کہ اس کا وجود ہے۔ اگر آپ کسی مسئلے کو مسئلہ تسلیم ہی نہیں کرتے تو اسکے حل کے لیے کوششیں کرنا دیوار کے ساتھ سر ٹکرانے جیسا ہے۔ لبرلز چاہے آدھ فی صد سے بھی کم کیوں ناہوں وہ بیس کروڑ آبادی پر اپنے افکار کی ترویج کے لیے بھاری پڑ رہے ہیں۔۔

رہ گیا سوال ملک کو اسلام کے نام پر بنانے کا تو پاکستان کے بنانے کے فوراً بعد ہی یہ سب واضح ہو گیا تھا کہ یہاں کی اشرافیہ کا اسلام سے کس حد تک لگاؤ ہے۔ باقی باتیں بعد میں لیکن صرف پارلیمنٹیریز کی ''اسلامی'' اقدار سے دلچسپی کا جائزہ لے لیں دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔ اسلامی جمہوریہ کے قانون ساز اداروں کے رہائشی لاجز کے آس پاس استعمال شدہ ''شہد'' کی بوتلوں کی وافر مقدار اس حقیقت پر مزید مہر تصدیق ثبت کرتی ہے

مہتاب عزیز نے لکھا:

''دہشت گردی'' کی آڑ میں سکیورٹی کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ ایک پوری فیچر فلم کی سٹوری ہے...قیدی کو ٹھوکنا، فورتھ شیڈول میں شامل لوگوں کی گرفتاریاں، فضائی بمباریوں میں درجنوں دہشت گردوں کو مارنے کی باتوں کا تسلسل تو ایک عرصے سے جاری ہے۔ دہشت گردی کی اجازت نہیں دی جائے گی، آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے گا، جیسے بیانات بھی قوم کو منہ زبانی یاد ہو چکے ہیں۔

تازہ واردات سرچ آپریشن ہیں۔ جن میں ہر روز سیکڑوں افراد کو گرفتار کرنے کی خبریں فخریہ انداز میں جاری کی جاتی ہیں۔ ان سرچ آپریشن کی حقیقت سے آگاہی کے لیے ایک بالکل تازہ واقعہ پیش خدمت ہے۔

میرے چینل کے ایک کیمرہ مین کا تعلق نیلم ویلی آزاد کشمیر سے ہے۔ گزشتہ روز اُس کے گاوں سے کچھ لوگ اپنے ایک بیمار عزیز کو لے کر راولپنڈی آئے۔ مریض کی حالت خاصی خراب تھی اس لیے اُسے بے نظیر بھٹو ہاسپٹل میں فوری طور پر ایڈمٹ کر لیا گیا۔ جس کے بعد اُس کے ساتھ آنے والے ۱۳ افراد کھانے کی غرض سے نزدیکی ہوٹل آئے۔ جہاں وہ کھانا کھانے میں مصروف تھے کہ پولیس کا چھاپہ پڑ گیا۔ پولیس نے ہوٹل میں موجود تمام افراد کو گرفتار کر کے تھانہ نیوٹاون منتقل کر دیا۔ دیگر افراد کے ہمراہ یہ تین لوگ بھی پولیس والوں کی منتیں کرتے رہے کہ ہمارا مریض ہسپتال میں داخل ہے۔ ہم نے اُس کے لیے ادویات خرید نا ہیں۔ ہم ابھی ۹ گھنٹوں کا سفر کر کے پنڈی پہنچے ہیں۔ ہمارے پاس شناختی کارڈ موجود ہیں۔ ہم نے کوئی جرم نہیں کیا۔ لیکن نقار خانے میں طوطی کی آواز والا معاملہ تھا۔

ایک پولیس والے نے انہیں بتایا کہ کسی جاننے والے کو تھانے بلاو تو جان بخشی ہو سکتی ہے۔ ورنہ رات حوالات میں گزرے گی اور صبح جیل جاؤ گے۔ ان بچاروں نے مذکورہ کیمرہ مین کا نمبر پولیس والے کو دیا کہ وہی ان کا جاننے والا تھا۔ اپنے گاوں کے لوگوں کے نام سُن کر کیمرہ مین بھی فوراً تھانے جا پہنچا۔ اُسے بتایا گیا کہ فی کس ۲ ہزار روپے کے عوض رہائی ہو سکتی ہے، ورنہ اُوپر سے بہت سخت آڈر ہیں۔ کیمرہ مین نے بطور صحافی اپنا تعارف کروایا تو اُسے کہا گیا کہ مفت رہائی کے لیے ایس ایچ او سے ملو۔ بے چارے نے ایس ایچ او صاحب کے دربار میں حاضری دی تو غلطی سے کہہ دیا کہ ''یہ قانون کا غلط استعمال ہو رہا ہے''۔ یہ سُننا تھا کہ صاحب بہادر کے مزاج برہم ہو گئے۔ اُنہوں نے محرر کو بلوا کر کہا کہ کسی کو نہیں چھوڑنا سب کے خلاف پرچہ دے دو۔ اب غلط اور درست کا فیصلہ عدالت ہی کرے گی۔ جس پر اگلے چند منٹوں میں عمل بھی ہو گیا۔

یوں سیریس مریض نے تنہا رات وارڈ میں اور اُس کے تیمار داروں نے حوالات میں کاٹی۔ آج صبح تمام اسیران کو مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا۔ جہاں صحافی برادری سے تعلق کی وجہ سے ہمارے کیمرہ مین کے گرائیوں کی تو ضمانت پر رہائی ہو گئی، لیکن باقی بہت ساروں کو جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا۔ یہاں کہانیاں بہت دلخراش تھیں۔ کوئی بتا رہا تھا کہ وہ گھر سے دہی لینے نکلا تھا۔ اور کوئی داوئی لینے، کوئی مزدوری کر کے گھر جا رہا تھا۔ کسی کے بچے گھر میں تنہا تھے اور کسی کے بوڑھے والدین۔ اکثر افراد کا تعلق روزانہ کی بنیاد پر اجرت پانے والے مزدور طبقے سے تھا۔ اب یہ بچارے وکیل کا خرچہ اور ضمانتی ڈھونڈنے کے بعد ہی جیل سے نکل سکیں گے۔

قانون کے مطابق ہمارے کیمرہ مین کے گرائیوں کو بھی مریض کی تیمار داری کے ساتھ کم از کم ایک بار پھر تاریخ پر عدالت میں پیش ہونا پڑے گا تا کہ وہ اس مقدمے سے بری ہو سکیں۔ جب کہ باقی بے چاروں کو نہ جانے کب تک تاریخیں بھگتنا ہوں گی۔

اس طرح کے سرچ آپریشنز سے پولیس، وکلا اور عدالتی عملے کی جیبیں تو خوب گرم ہو جاتی ہیں، لیکن دہشت گردی پر کیا فرق پڑ سکتا ہے، یہ سوال اٹھانے والا ملک دشمن تصور کیا جائے گا۔

جواد ذلکفل نے لکھا:

خبردار!!! آپ پانچ وقت نماز پڑھیں روزہ رکھیں ہر سال حج کریں ساری زندگی مکہ مدینہ کی خدمت میں گزار دیں داڑھی رکھیں تسبیح ہاتھ میں پکڑ لیں آپ ہر سال تبلیغ کے اجتماع کروائیں آپ میلاد کے لاکھوں جلوس نکالیں، آپ ذکر اذکار سے اپنے حلق خشک کر لیں... یہ آپ کو چاہے نا چاہے برداشت کر لیں گے

یا پھر آپ شراب پئیں چرس کے سگریٹ بھریں زنا کریں آپ جھوٹ بولیں غیبت کریں آپ ناچیں گائیں مجرے کرائیں۔ آپ شادی بیاہ پر ۵ کی جگہ ۵۰۰ رسمیں ادا کریں۔ آپ مذہب پر تنقید کریں اس کے احکامات کا مزاق اڑائیں آپ سر عام سود کا کاروبار کریں

آپ کرپٹ لوگوں کو ووٹ دیں قبضہ گروپوں کی معاونت کریں آپ اسمبلی میں شراب بیچنے کے قوانین پاس کرائیں آپ گستاخ رسول کی حمایت کریں آپ ممتاز قادری کو پھانسی دیں... ان کو کوئی اعتراض نہیں بلکہ یہ آپ کے حمایتی بن جائیں گے آپ کو فنڈ دیں گے آپ کو امن کا نوبل انعام بھی دیں گے... لیکن... جہاں آپ نے کہا کہ ہم اسلامی نظام کو نافذ کریں گے ہم سود نہ لیں گے نہ دیں گے ہم دنیا کی مظلوم قوموں خاص کر مسلمان بھائیوں کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کریں گے ہم اپنی زندگی کا مقصد خلافت فی الارض کو پورا کریں گے... اس دن یہ آپ کو سانس بھی نہ لینے دیں گے آپ پر زندگی تنگ ہو جائے گی۔ آپ کو دہشت گرد کہا جائے گا۔ دنیا میں ہونے والے تمام حادثے آپ کے کھاتے میں ڈال دیئے جائیں گے۔

جمیل بلوچ نے لکھا:

پاکستان ایک ایسی اسلامی ریاست ہے جہاں نقاب سکیورٹی رسک ہے اور فحاشی علم و ترقی کی علامت... جہاں اسلام کی تبلیغ کے لیے یونی ورسٹیز کے دروازے بند ہیں مگر سیکولر، لبرل اور غیر ملکی این جی اوز کے لیے ان اداروں کے دروازے کھلے ہوئے ہیں... جہاں خلافت کی بات پر طلبا و استاد غائب کر دیے جاتے ہیں اور الحاد کی دعوت پر ان کو میڈلز دیے جاتے ہیں۔

بقول حالی:

؎ پستی کا کوئی حد سے گذرنا دیکھے

محمد اسرار نے لکھا:

یاد رہے تین چار بڑے آپریشنوں کے بعد مزید کی گنجائش نہیں رہتی۔

ابو بکر قدوسی

وہ اسلام جو متحدہ ہندستان میں خطرے میں تھا... اب مملکت خداداد میں بھی محفوظ نہیں... اب کہاں ہجرت کریں؟؟؟

محمد رضا خان نے لکھا

خیال رہے صاحب! یہ اسکرپٹ کے مطابق پولیس مقابلے...

کہ جن کی زیادہ تر شوٹنگ منگھو پیر یا نادرن بائی پاس پر ہو رہی ہے...

کہیں نئے بم باروں کے بیج تو نہیں بو رہے نا؟؟؟

زید عفان نے لکھا:

بر سبیل تذکرہ ہم نے افغانستان کی تباہی کے لیے اپنے بارڈر کھولے تھے اور بے قصور افغانی سفیر کو امریکہ کے حوالے کیا تھا۔ اور جب انہوں نے گرفتار کرنے والوں سے پوچھا کہ میں ایک سفیر ہوں، کس جرم کی بنا پر حوالگی ہے؟

جواب ملا: ''ہمیں آج اسلام یا قانون نہیں، ملکی مفادات عزیز ہیں''

اور پھر ملکی مفادات کی آڑ میں ذاتی مفادات کی جنگ سب نے لڑتے انہیں دیکھا۔

ہو گئی دہشت گردی ختم؟

ہو گیا امن؟

نہیں مقصد یہ تھا ہی نہیں!

مقصود تو مذہب کو کمزور کرنا تھا۔

مقصود تو ڈالروں کی ریل پیل تھی۔

مقصود تو اسلام کی تذلیل کرنا تھا۔

مقصود تو ڈی ایچ اے بنانا تھا۔

مقصود تو ملکی اثاثے کھانا تھا۔

ہر سانحے پر ایک گانا،

جب گانے کا دور ہو جائے پرانا

تو شیما کرمانی کو نچانا

''ردالفساد'' کرو اپنے نفس کے ساتھ

کل کو خدا کو منہ نہیں دکھانا؟

ماعز احمد نے لکھا:

پھول چنے جاتے ہیں!

صرف ایک دن فیس بک پر نہیں آیا تو ایک صاحب نے میسج کیا ہے:

''بھائی زندہ ہو یا پلس مقابلے میں پھڑک گئے''...

تھا تو مذاق ہی پر دل پر لگ گیا... دل کانپ گیا... کیا میں بھی پولیس مقابلے میں مارا جا سکتا ہوں؟ کوائف تو پورے ہیں... شلوار قمیض پہنتا ہوں... ٹوپی بھی ہے سر پر... دیوبندی بھی ہوں... مدرسہ بھی جاتا ہوں... میرے شہر کی پولیس کو سکورنگ کی ضرورت بھی ہے... تو کیا واقعی مجھے پولیس مقابلے میں پھڑکایا جا سکتا ہے؟

لیکن پھر دل سے آواز آتی ہے نہیں یہ کوائف کافی نہیں... یہ تو ظاہری کوائف ہیں... جسے دنیا والے دیکھتے ہیں کچھ باطنی کوائف بھی ضروری ہیں... یہ جام شہادت تجھ جیسے سیہ کار کی قسمت میں کہاں... یہ شہادت تو اللہ کا خاص انعام ہے جو خاص لوگوں کو ہی ملتا ہے غلط ہیں وہ لوگ جو سمجھتے ہیں یہ پولیس مقابلوں میں مرنے والے اندھا دھند مارے جا رہے ہیں...

نہیں بھئی! ان کا انتخاب ہوتا ہے... ان کا نام اس وقت سعادت مندوں کی لسٹ میں لکھا گیا جب مالک لم یزل کے حکم سے قلم نے تقدیر لکھی... ان کی پیشانی پر خوش بختی کی مہر تب لگی جب انہوں نے ماں کی کوکھ میں سانس لیا... ان کا انتخاب تو تب ہی ہو گیا تھا، جب ان کے سردار سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا انتخاب ہوا تھا... دنیا والوں کی نظر میں یہ ذلت کی موت ہو گی پر میرے آقا سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہیں فطوبیٰ للغرباء کے الفاظ سے مبارک باد دی تھی!

اگر مظلومیت کی موت باعث ذلت ہوتی تو حضرت زکریا علیہ السلام کی قسمت میں نہ ہوتی...اگر تڑپ تڑپ کہ مرنا باعث ندامت ہوتا تو حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو نصیب نہ ہوتا...دنیا والے کیا جانیں عقبیٰ کی راہیوں کی کامیابی...یہ تو تب پتا چلے گا جب روزِ محشر لوگ نامہ اعمال چھپاتے پھر رہے ہوں گے اور یہ مشک وعنبر کے ٹیلوں پر تفریح میں مصروف! ہاں ہاں جب لوگ پل صراط سے بچنے کی کوششوں میں ہوں گے اور یہ پل صراط کی طرف سینہ تان کر جائیں گے...وہ وقت تو اہل ایمان ہی دیکھ پائیں گے جب ان سے جنت میں ان کی خواہش پوچھی جائے گی اور یہ ایک اور پولیس مقابلے کا مطالبہ کریں... میرا دل کہتا ہے

''ماعز تومت ڈر پولیس مقابلوں سے، یہ ڈرنے والوں کے نصیب میں ہوتے بھی نہیں!''

صلاح الدین اچکزئی نے لکھا:

امریکی ڈرون سے وزیرستان میں ایک بستی پر حملہ ہوا... تقریباً پانچ گھر مکمل طور تباہ ہوئے۔ ان میں ایک گھر کا لڑکا نمل یونیورسٹی اسلام آباد میں پڑھتا تھا۔ اسے واقعے کا پتہ چلا کہ گھر والے سارے شہید ہوئے۔ افغانستان کا رخ کیا اور طالبان کے ساتھ شامل ہوا۔ کچھ عرصہ بعد غزنی میں ایک امریکی کیمپ پر فدائی حملہ کیا۔ جس میں درجنوں امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔ آج کل پاکستان بھی ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ میں بری طرح ناکام ہوئی ہے۔ لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے بے گناہوں کا خون بہا کر انہیں دہشت گردوں کی لسٹ میں ڈال دیا جاتا ہیں۔ بہت ساری ایسی مثالیں ہیں۔ ہمارا بکاؤ میڈیا اس پر خاموش ہے۔ اگر کوئی اس آواز اٹھانے کی کوشش کریں تو اسے مار دیا جاتا ہے۔ اللہ ہماری حالت پر رحم فرمائے۔ کسی مدرسے میں دہشت گردی کی تعلیم نہیں دی جاتی اور نا ہی کوئی دیوبندی دہشت گرد ہوتا ہے؛ آپ جب کسی کے بہن بھائیوں اور بچوں کو قتل کرتے ہو تو انتقامی طور پر وہ خود کش حملے ہی کر رہے ہیں

عطاء الرحمن نے لکھا:

یہ وہ دہشت گرد ہیں جن سے متعلق راؤ انور نامی ایس ایس پی نے دو روز قبل پسینہ پسینہ ہو کر پریس کانفرنس کیا تھا کہ یہ دہشت گرد یہاں ی میٹنگ کر رہے تھے؛ ایک دہشت گرد کا سسر ہے ان کے گھر میں جمع تھے وغیرہ وغیرہ... جبکہ حالت یہ ہے کہ ان میں اکثریت دو سال سے جیلوں میں تھے؛ جو مختلف واقعات ہونے کے بعد خانہ پری کے لیے گرفتار ہوئے تھے اور جھوٹے مقدمات کا سامنا کر رہے تھے

ان میں جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا عبدالقیوم گبول صاحب تیسر ٹاؤن کراچی کا جواں سال بیٹا بھی شامل ہے؛ جو ایک سال قبل بلا وجہ گرفتار ہو کر جیل میں بند تھا... عینی شاہدین کہتے ہیں کہ ان کو گاڑیوں میں لایا گیا؛ اور جب مارے گئے پھر لال مسجد کی طرح اسلحہ ساتھ رکھ کر تصاویر بنائی گئی؛ اور آخر میں میڈیا کو بتانے کے لیے گھسیٹ کر باہر لائے گئے؛ اکثریت کے ساتھ ایک ہی اسلحہ رکھ کر تصاویر بنائی گئی ہے؛ حد یہ ہے کہ اتنا اسلحہ پاس تھا مگر کسی پولیس والے کو خراش تک نہیں آئی ہے (حالانکہ پوری عمر رشوتیں کھانے والے حرام خور پولیس والوں کی ایمان کا سب کو پتہ ہے).....مزید یہ کہ کسی ایک تصویر میں بھی گولی کا نشان تک دیوار پر نہیں؛ بس عجیب سا پولیس مقابلہ ہوا ہے...

ظلم ظلم ہوتا ہے؛ آج دیوبندیوں پر ہونے والے ظلم اور ان کے قتل عام پر خوش ہو رہے ہو؛ کل حالات تبدیل ہو سکتے ہیں... مگر یاد رکھیں کہ ظلم زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی؛ راؤ انور صاحب! کب تک ایس ایس پی رہو گے؟ کب تک زندہ رہو گے؟ کیا اللہ تعالیٰ کو جواب دہی پر یقین نہیں؟ دوسروں کے بچوں کو یوں ذبح کرتے ہوئے تجھے اپنے بچے یاد نہیں رہتے؟

شاکر منصور نے لکھا:

جھنگویؒ جو کچھ اپنے خون سے لکھ گیا ہے...وہ اب کسی ظلم سے نہیں مٹنے والا

رضوان اسد خان نے لکھا:

ایک انتہا ہے خوارج کی جو کبیرہ گناہ کے مرتکب کو بھی کافر قرار دیتے ہیں.

درمیان میں اہل السنۃ ہیں جو کبیرہ گناہ پر نہیں بلکہ اسے حلال کرنے پر تکفیر کرتے ہیں...

دوسری انتہا ہے مرجیہ کی جو کسی بھی صورت میں تکفیر کے قائل نہیں...

اب خوارج کا کانٹا ذہنوں سے نکال دینے کے بعد...مرجیہ کی مکمل سپورٹ کے ساتھ، باطل قوتیں، حرام امور کو لبرل، سیکولر فلسفے کی بنیاد پر حلال کرنے کی راہ پر تیزی سے گامزن ہیں...

اور اب نشانہ ہیں اہل السنۃ! جن کو اب ''نیو خارجی'' بنا کر پیش کیا جا رہا ہے!!!

اب تحریک محض سود، فحاشی، عریانی، زنا، ہم جنس پرستی، شراب نوشی، رقص و سرود، ریشم اور سونا (مردوں میں) ''عام'' کرنے کی نہیں، بلکہ ''حلال'' کرنے کی ہے...

''عام'' تو وہ کب کا کر بھی چکے...اب مرحلہ ہے اللہ اور رسول اللہ سے کھلی جنگ کا...

اب انتظار کریں ''مسخ''، ''خسف'' اور ''قذف'' کے عذابوں کا!!!...

وجیہہ الحسن چوہدری نے لکھا:

سی پیک کیا ہے؟ سی پیک یہ ہے کہ اس ملک سے ہر اسلام پسند کو اٹھا کر پیک کرو اور سی (سمندر) میں پھینک دو۔

عبداللہ شجاعت نے لکھا:

آپ راؤ انوار جیسوں کے ہاتھوں سیکڑوں افراد کو ماورائے عدالت قتل کر دیں تو ملکی سالمیت کو کوئی خطرہ نہیں۔

آپ فوجی عدالتوں کے ذریعے ریاست کے اندر ریاست قائم کر دیں تو بھی ملکی سالمیت کو کوئی خطرہ نہیں۔

آپ چند سو دہشت گردوں کی وجہ سے لاکھوں افراد کو علاقہ بدر کر کے فقیروں کی طرح رہنے پر مجبور کر دیں تب بھی ملکی سالمیت کو کوئی خطرہ نہیں۔

آپ بارہ مئی کو اپنے دست و بازو سے کراچی کی سڑکوں پر خون کی ہولی کھیلیں تو بھی ملکی سالمیت کو کوئی خطرہ نہیں۔

آپ ڈالر لیکر اپنی بہن اور بھائیوں کو بیچ دیں تو ملکی سالمیت کا کوئی خطرہ نہیں۔

آپ پورے جہاد کشمیر کو رول بیک کر دیں تب بھی ملکی سالمیت کو کوئی خطرہ نہیں۔

آپ ڈاکٹر عبدالقدیر کی بھینٹ چڑھا دیں تب بھی ملکی سالمیت کو کوئی خطرہ نہیں۔

آپ لاشیں مسخ کر کے ویرانوں میں پھینک دیں تو بھی ملکی سالمیت کو کوئی خطرہ نہیں۔

آپ ایک امریکی فون پر لیٹ جائیں تب بھی ملکی سالمیت کو کوئی خطرہ نہیں۔

آپ شمسی ایئر بیس کا پیٹھ پیچھے سودا کر دیں تب بھی ملکی سالمیت کو کوئی خطرہ نہیں۔

آپ اکہتر میں اپنے رضاکاروں کو مرنے چھوڑ کر جنیوا کنونشن کے حقوق حاصل کر لیں تب بھی ملکی سالمیت کو کوئی خطرہ نہیں۔

آپ کارگل میں اپنے ہی بھائیوں سے دستبردار ہو جائیں تب بھی ملکی سالمیت کو کوئی خطرہ نہیں...

اور ہم ایک مارکیٹ کے صدر کے نوٹس کے متن پر اعتراض کر دیں تو ملکی سالمیت خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔

عاطف الیاس نے لکھا:

۳ مارچ...آج وہ دن ہے کہ جب ابو بکر صدیق رض سے شروع ہونے والی خلافت یعنی اسلامی نظام کے تسلسل کا ایک باب ختم ہوا تھا اور امت اسلام کی حکمرانی سے نکل کر کفر کے اندھیروں میں اپنا راستہ بھول بیٹھی تھی۔ آج وہ دن ہے کہ جب امت اپنی ڈھال سے محروم ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلیفہ ایک ڈھال ہے جس کے پیچھے رہ کر لڑا جاتا ہے اور تحفظ حاصل کیا جاتا ہے۔ آج وہ دن ہے کہ جب امت کو باندھنے والی ڈور کی پہلی گرہ یعنی حکمرانی کی گرہ کھل گئی تھی۔ اور اب یہ حال ہے کہ آخری گرہ یعنی نماز کی گرہ بھی کھل چکی ہے (مفہوم حدیث)۔

آج وہ دن ہے کہ امت کے لیے فتنوں کا دروازہ کھلا. جو آج گھر گھر میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہم اموی، عباسی یا عثمانی خلافت کے پرستار نہیں۔ ہم خلافت راشدہ کے طلب گار ہیں۔ لیکن ایک گئی گزری خلافت بھی جمہوری نظام سے بہتر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شرعی حد کا نفاذ ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔

اگرچہ کہانی ابھی ختم نہیں ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں یہ امت پھر سے اپنی اصل کی طرف لوٹے گی۔ دین مبین کی روشنی چار سو پھیلے گی اور انسانوں کی بستی کفر و شرک کے اندھیروں سے نکل کر توحید کی روشنی سے منور ہو گی۔ یہی مقدر ہے جو نہ سمجھے وہ ناسمجھ ہے۔

☆☆☆☆☆

بے خبر تو جوہر آئینہ ایام ہے

تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے

عثمان خالد نے لکھا:

جس مملکت خداداد پاکستان میں کلام اللہ سے زیادہ آئین کی کتاب کی اہمیت اور وقعت ہو وہاں آپ کرکٹ میچ کے لیے مساجد کی بندش پہ کیوں سراپا احتجاج ہیں؟ آپ ایک سیکولر ملک کے باسی ہیں۔ اسلامی فلاحی ریاست کے نام پہ منافقت بند کیجیے!

کاشف نصیر نے لکھا:

تیس سے پینتیس لاکھ افغان مہاجرین گزشتہ چار دہائیوں سے پاکستان میں آباد ہیں۔ جو ضعیف آئے تھے وہ آسودہ خاک ہیں، جو جوان تھے گردش زمانہ نے انہیں بوڑھا کر دیا ہے، جو بچے تھے اب وہ اڈھیر عمری کی دہلیز کو پار کر چکے ہیں۔ کتنے لاکھ ہیں جو یہیں اسی سرزمین میں پیدا ہوئے، تر و توانا ہو کر آج بال بچے دار ہیں، وہ نہیں جانتے کہ انکے بزرگوں کا وطن کیسا تھا۔ سوا نکا حق ہے کہ شہریت دیکر انہیں پاکستانی سماج میں ضم کر دیا جائے۔

اگر واپس بھیجنا ہے اسکا آغاز کیوں نہ داتا صاحب سے کریں، مرشد کا حکم پاکر وہ غزنی سے لاہور آئے۔ لال شہباز قلندر، شمس تبریز اور شکر گنج سے کریں۔ لیکن پھر آپکی درگاہیں خالی ہو جائیں گی، مزارات ویران ہو جائیں گی اور ڈھونڈنے سے بھی آپکی تاریخ نہیں ملے گی۔ صاحب مٹی کا کوئی فرزند نہیں ہوتا ہے، نئے لوگ آتے ہیں اور پرانے لوگوں کے ساتھ پرانی تہذیب کے ملبے پر نئی راویات کی بناڈالتے ہیں۔ ہندو کہتے ہیں مسلمان شمال سے آئے، ان سے پہلے والے آریاوں کو خارجی کہتے تھے۔ سلسلہ شروع کریں گے تو جنوبی ہند کے ڈاروڑ نسل اقوام کو وادی سندھ سونپ کر ہر ایک کو واپس جانا ہو گا۔

ہجرت انسانی سماج کا لازمی جزہے، ہر شخص اپنے شجرے کو اٹھا کر دیکھے کوئی ایسا نہیں ملے گا جس نے مٹی سے جنم لیا ہو۔ کوئی مشرق سے آیا، کوئی شمال سے اور نہیں معلوم کہ اس کی آنے والی اگلی نسل کسی مٹی سے اپنا رشتہ جوڑے بیٹھی ہوں گی۔ پس ہجرت مسلسل کے اس سفر میں جہاں والدین کی قبر اور بچوں کا مستقبل ہو، وہی وطن ہے۔ افغانی مہاجرین کا وطن اس واسطے پاکستان ہے۔

ابو محمد مصعب نے لکھا:

ہمارے دانشگرد، جنہوں نے اسقاط عقل کروالیا ہے

جج اگر گھر سے بھاگی لڑکی کے حق میں فیصلہ کرے تو ہمارا دیسی لبرل جج کے ساتھ کھڑا ہے اور اگر وہی جج توہین مذہب کرنے والوں کے اسکروٹائٹ کرے تو پھر لنڈے کا وہی لبرل توہین کرنے والوں کے ساتھ کھڑا ہے۔

پیارے ہم وطنو! پہچانوان دانشگردوں کو جنہوں نے اپنی عقلوں کا اسقاط کروالیا ہے۔

قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ

ایک مجاہد کا خط...اپنی ماں کے نام!

عکرمہ عبداللہ

اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ(التوبۃ: ۲۴)

''فرما دیجیے کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور خاندان کے آدمی اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات جن کو پسند کرتے ہو، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں عزیز ہوں تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (یعنی عذاب) بھیجے۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا''۔

پیاری امی جان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گی اور مشکل حالات کو بھی اللہ کی رضا سمجھ کر صبر وشکر سے گزار رہی ہوں گی۔ مادہ پرستی کے اس دور میں جب ہر ماں باپ کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بیٹے شام کو جب لوٹیں تو ان کی جیب مالِ دنیا سے بھری ہو اور ہاتھوں میں دنیاوی ساز و سامان سے بھرے تھیلے ہوں...ایسی ہی ہر شام کو آپ میری میری سلامتی اور حفاظت کی دعائیں کرتی ہیں۔ آپ ہر دعا میں رب کے سامنے آہیں اور سسکیاں بھرتی ہیں...کتنا ہی عرصہ ہو گیا امی جان! کہ آپ بس دعاؤں میں ہی مجھ یاد کر سکتی ہیں۔

مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی مجلس میں میرا تذکرہ ہوا تو آپ بے اختیار وہاں رو دیں آنسو سے آپ کا دامن مکمل بھیگ گیا...بے شک آپ صبر والی ہیں مگر ماں کے جذبات کو ماں ہی جانتی ہے۔

آپ نے اپنے بچوں میں سب سے زیادہ مجھے پیار دیا۔ ابا جی بتاتے تھے کہ جب میں محض دو ماہ کا تھا تو مسلسل تین ماہ تک شدید بیمار رہا اور اس دوران میں آپ جاڑے کی سرد ترین راتوں میں ساری ساری راتیں مجھے اپنے کندھوں پر اٹھائے ٹہلتی رہتی تھی...میرا رونا آپ کو اس قدر بے قرار کر دیتا تھا کہ راتوں کی نیندیں تک ختم ہو گئیں تھیں۔ پھر جب میں ٹھیک ہو گیا تو ہی آپ کو قرار آیا۔

سکول سے واپسی پر ہمیشہ آپ میرا بستہ دیکھا کرتی تھیں اور میرا یونیفارم جو اکثر پھٹا ہوتا ہے اسے سلائی کر دیتیں تھیں۔ میری ہر شرارت پر مجھ پر شفقت ہی کی جاتی تھی۔ میں سب بہن بھائیوں میں کمزور بھی تھا۔ امی جان! اگر میں چاہوں بھی تو آپ کے احسانات کیسے بھول سکتا ہوں۔ امی جان! آپ کو وہ دن یاد ہو گا جب میں جہادی تربیت کے لیے گھر سے نکل رہا تھا تو آپ گھر کی چوکھٹ تک آئیں اور اپنے آنسو اور شفقت بھرے بوسوں سے مجھے روانہ کیا۔

جب میں تربیت سے لوٹ کر آیا تو میرا گھر میں پہلا قدم پڑتے ہی آپ نے مجھے گلے لگایا۔ اب جب کہ میں یہاں محاذ پر آیا تو اب محسوس ہوتا ہے کہ لوٹنا ناممکن ہے...اب شاید میں اپنی ماں کو جنتوں میں ہی مل سکوں گا...جب بھی کسی پتھر سے ٹکرا کر گرتا ہوں تو بے ساختہ وہ بچپن یاد آتا ہے جب آپ فوراً مجھے تھام لیتی تھیں۔ اب جب اللہ نے مجھے جوانی کا زور اور قوت دی ہے تو آپ ناتواں اور کمزور ہو گئی ہیں، ابا جان بھی بوڑھے ہو گئے...یہ آپ کی خدمت کرنے کا وقت تھا۔

مگر امی جان! قرآن کی صداؤں نے مجھے مجبور کر دیا۔ جہنم کے خوف نے مجھ سے آرام دہ بستر چھین لیا۔ شہادتوں کی تڑپ نے مجھے دیوانہ وار پہاڑوں اور پتھروں میں لا بسایا۔ امی جان! راتوں کو میری یادیں آپ کو یقیناً سونے نہ دیتی ہوں گی، مجھے بھی آپ کا دامن شفقت شدت سے یاد آتا ہے...

مگر امی جان جب میں گھر میں آرام دہ بستر پر سوتا تھا تو مجھے عافیہ بہن جیسی کئی بہنوں کی چیخیں بے قرار کر دیتیں تھیں۔ آپ کی تربیت نے مجھے کہیں بھی بے حسی کا درس نہیں دیا۔ ایسا تو نہیں کہ حلب میں ہمارے گھروں پر بم باریاں ہوتی رہیں اور میں گھر میں پر سکون زندگی گزارتا رہتا۔ بے شک اچھے مستقبل کے لیے سب اپنا آرام ختم کر دیتے ہیں تو ہم نے بھی ایسا ہی سودا کیا ہے۔

ہمارا اللہ دیکھ رہا ہے کہ ہم کن مشکلات میں ہیں مگر صرف اور صرف اپنے رب کے وعدے کو سامنے رکھ کر اسی کی طرف چل پڑے ہیں۔ یہ مسائل یہ دوریاں تو بس عارضی ہیں۔ جب کبھی بھی یہ خیال آیا کہ آپ کا حق ادا نہ کیا واپس لوٹنا چاہیے تو قرآن کی یہ آیت سامنے آ جاتی ہے جس کا شروع میں ذکر کیا ہے۔ اللہ نے وہ تمام ہی رشتے بیان فرما دیئے جو دل کے قریب ہوتے ہیں، جن کی یاد زیادہ آتی ہے یا آ سکتی ہے۔ اور پھر اس تجارت کا ذکر بھی کر دیا جس میں لوگ محنت مشقت سے تھک جاتے ہیں۔ امی جان! کیا اللہ پاک کا یہ فرمان پڑھ کر بھی میں اندھا بہرہ بن کر گھر میں پر سکون زندگی گزارتا؟ اللہ نہ کرے کہ کہیں ان لوگوں میں شامل ہو جاؤں کہ روزِ قیامت جن کے گریبانوں تک ہماری بہنوں کے ہاتھ پہنچیں گے!

مجھے معلوم ہے کہ اپنی سگی بہنوں سے ملے مجھے عرصہ بیت گیا مگر میں تو اپنی امت کی تمام بہنوں کی فکر لیے نکلا ہوں۔ اس لیے آپ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کچھ پرواہ نہ کیجیے!

(بقیہ صفحہ ۸۷ پر)

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔ماہِ جون میں ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے۔یہ تمام اعداد و شمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ http://www.urdu-alemarah.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

یکم جنوری ۲۰۱۷ء:

☆صوبہ میدان کے ضلع چک کے بمبائی کے علاقے میں فوجی رینجر گاڑی دھماکہ سے تباہ اور اس میں سوار اہل کاروں میں سے چار ہلاک جب کہ دو زخمی ہوئے۔

☆صوبہ میدان کے ضلع جلریز میں نظم عامہ اہل کاروں کا ٹینک دھماکہ سے تباہ اور اس میں سوار اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ میدان کے ضلع سید آباد میں اوتڑیو کے علاقے میں سپلائی کانوائے پر ہونے والے حملے میں ایک سپلائی گاڑی تباہ ہونے کے علاوہ ایک فوجی بھی مارا گیا۔

2 جنوری:

☆صوبہ لوگر کے ضلع چرخ کے مربوطہ علاقے میں فوجی ٹینک دھماکہ سے تباہ اور اس میں سوار کمانڈر سمیت 3 اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع برکی برک کے چھلتن کے علاقے میں مجاہدین نے کٹھ پتلی فوجوں پر حملہ کیا اور اس دوران ایک ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 2 اہل کار بھی مارے گئے۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع بٹی کوٹ کے فارم دو، شینواری قلعہ اور باریک آب کے علاقوں میں مجاہدین نے سپیشل فورس اہل کاروں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 6 اہل کار ہلاک اور زخمی جب کہ دیگر نے راہ فرار اختیار کی۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع مارجہ کے ضلعی مرکز کے قریب واقع چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے 8 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔مجاہدین نے ایک امریکن ہیوی مشن گن اور فوجی ساز و سامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں نہر سراج کے علاقے کے سنگین دوراہی کے مقام پر پیدل فوجی قافلے پر حملے سے 3 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر، پولیس ہیڈ کوارٹر اور آس پاس مراکز پر مجاہدین نے وسیع حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 23 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع معروف کے مرکز کے قریب واقع فوجی یونٹ پر مجاہدین نے میزائل داغے، جو اہداف پر گرے، جس سے ایک رینجر گاڑی اور ایک ہیوی مشن گن تباہ، اور ایک اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع نیش کے ضلعی مرکز میں مجاہدین نے ایک جنگ جو کو لیزر گن سے نشانہ بنا کر قتل کر دیا۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع میوند میں خاک چوپان کے علاقے میں پیدل فوجی قافلے پر حملے سے 2 فوجی ہلاک ہوئے۔

3 جنوری:

☆صوبہ بدخشاں کے صدر مقام فیض آباد شہر میں کٹھ پتلی فوجوں کے بڑے کاروان پر مجاہدین نے شدید حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 18 اہل کار ہلاک جب کہ دو کمانڈروں ولی اللہ اور عبدالسلام سمیت 12 اہل کار شدید زخمی ہونے کے علاوہ 20 فوجی اور سپلائی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

☆صوبہ فراہ کے ضلع فراہ رود میں عصام الدین پٹرول پمپ کے علاقے میں پولیس اہل کاروں کی دفاعی چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، ٹینک و گاڑی تباہ، اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے ایک ہلاک جب کہ کمانڈر عبداللہ سمیت 6 اہل کار زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے ایک ہیوی مشن گن، ایک کلاشنکوف، 2 پستول اور 2 وائرلیس سیٹوں سمیت مختلف النوع فوجی ساز و سامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع غازی آباد کے سونک بیں اور بارگام کے علاقوں میں کٹھ پتلی فوجوں کے کاروان پر حملے اور دھماکے ہوئے، جس کے نتیجے میں ایک فوجی ٹینک، ایک رینجر گاڑی تباہ ہونے کے علاوہ 3 اہل کار ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع دانگام کے سیاہ بند کے علاقے میں مجاہدین کے حملے میں 2 فوجی ہلاک جب کہ تیسرا زخمی ہوا۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں پولی سا اہل کاروں کی چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح اور وہاں تعینات 7 اہل کار ہلاک ہوئے۔مجاہدین نے ایک ہیوی مشن گن اور 2 کلاشنکوفوں سمیت مختلف النوع فوجی ساز و سامان غنیمت کر لیا۔

4 جنوری:

☆صوبہ نیمروز میں ضلع خاشرود کے رزئی کے علاقے میں فوجیوں اور پولیس اہل کاروں سے مجاہدین کی جھڑپیں ہوئی، جس کے نتیجے میں 2 ٹینک تباہ اور ان میں سوار اہل کار ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ نیمروز کے ضلع دلارام میں دہمز نگ کے علاقے میں واقع 3 فوجی چوکیوں پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے ایک چوکی فتح اور وہاں تعینات متعدد اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے ایک ہیوی مشن گن اور مختلف النوع فوجی ساز و سامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ فاریاب کے ضلع المار میں قرہ غویلئی کے وسیع علاقے کے فتح کر کے مجاہدین نے پانچ موٹر سائیکل، ایک راکٹ لانچر اور ایک ہیوی مشن گن سمیت مختلف النوع فوجی ساز و سامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ نیمروز کے ضلع خاشرود کے رزئی کے علاقے کے خیر آباد، شیشاوہ اور لیوا کے مقام پر دشمن سے جھڑپیں جاری ہے، جس کے نتیجے میں 8 ٹینک تباہ اور کمانڈروں سمیت 12 اہل کار ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع چرخ میں سیکڑوں ٹینکوں اور گاڑیوں کے ہمراہ ہزاروں کٹھ پتلی فوجوں نے مجاہدین کے خلاف سرچ آپریشن کا آغاز کیا، جنہیں مجاہدین کی کمین گاہوں اور دھماکوں کا سامنا ہوا اور اس دوران 20 سیکورٹی اہل کار ہلاک جب کہ 16 زخمی ہونے کے علاوہ دشمن کو مالی نقصانات کا سامنا بھی ہوا اور دشمن نے علاقے کو چھوڑ کر فرار کی راہ اپنالی۔

5 جنوری:

☆صوبہ نیمروز کے ضلع خاشرود میں خیر آباد، محبس، لیوا اور رزئی کے علاقوں میں کٹھ پتلی فوجوں پر مجاہدین نے ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 10 ٹینک تباہ، 43 اہل کار موقع پر ہلاک، پولیس چیف شراف سمیت 20 زخمی ہوئے

☆صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب میں محب خیل کے علاقے میں پولیس اہل کاروں پر ہونے والے حملے میں 2 اہل کار ہلاک ہوئے۔

6 جنوری:

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع پچیر آگام کے پاس صبر کے علاقے لنڈہ خیل کے مقام پر مجاہدین اور کٹھ پتلی فوجوں کے درمیان چھڑنے والی لڑائی میں 5 اہل کار ہلاک جب کہ 3 زخمی ہونے کے علاوہ ایک فوجی رینجر گاڑی بھی تباہ ہوئی۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع غنی خیل کے مربوطہ علاقوں میں مجاہدین نے صوبائی گورنر گلاب منگل کے کارروان پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا، جس کے نتیجے میں تین فوجی رینجر گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ 4 اہل کار ہلاک جب کہ 6 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع شلگر کے شاہ خوز کے علاقے میں واقع پولیس چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا اور ساتھ ہی تازہ دم اہل کاروں کو بھی نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں 2 فوجی ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 4 اہل کار ہلاک جب کہ 5 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع شینڈنڈ میں مالدارک کے علاقے میں واقع فوجی چوکی پر حملہ ہوا، جس کے نتیجے میں 3 پولیس اہل کار موقع پر ہلاک، جب کہ 2 مزید زخمی ہوئے۔ جائے واردات پہنچنے والے تازہ دم اہل کاروں پر بھی مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے 3 ٹینک تباہ اور 5 اہل کار ہلاک، جب کہ 3 مزید زخمی ہوئے۔

☆صوبہ نیمروز کے ضلع خاشرود کے خیر آباد، لیوا، محبس اور شیشاوہ کے علاقوں میں کٹھ پتلی فوجیوں اور پولیس اہل کاروں سے مجاہدین کی جھڑپوں میں 15 ٹینک، ایک رینجر گاڑی اور ایک بلڈوزر تباہ اور درجنوں سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع معروف میں مجاہدین نے ضلعی عمارت پر میزائل داغے، جو اہداف پر گرے، جس سے رینجر گاڑی تباہ اور 2 پولیس اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ قندھار کے سمچک کے علاقے میں مقامی جنگ جوؤں پر ہونے والے بم دھماکہ سے رینجر گاڑی تباہ اور کمانڈر نقیب سمیت 4 اہل کار قتل، جب کہ 3 مزید زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندھار ضلع شاولیکوٹ میں سرہ سخر کے علاقے میں واقع چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے چوکی فتح اور وہاں تعینات اہل کاروں نے نقصانات اٹھاتے ہی فرار کی راہ اپنالی۔

☆صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب کے محب خیل کے علاقے میں مجاہدین نے کٹھ پتلی فوجوں پر حملہ کیا، جس میں 3 فوجی ہلاک ہونے کے علاوہ ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔

☆صوبہ کاپیسا کے علاقے شیر خیل کے علاقے میں پولیس اہل کاروں پر ہونے والے حملے میں 2 اہل کار ہلاک جب کہ ایک زخمی ہوا۔

7 جنوری:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین کے شکر شیلہ اور سور غوژیان کے علاقوں میں ضلعی مرکز میں محصور اہل کاروں کو سپلائی کرنے والے فوجیوں پر مجاہدین نے ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں 24 اہل کار ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں مانکئی کے علاقے میں ہونے والے بم دھماکہ سے ٹینک تباہ اور اس میں سوار اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں فوجی ٹینک مجاہدین کی نصب شدہ بم دھماکہ سے تباہ اور اس میں سوار 4 اہل کار ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع پچیر آگام کے پاس صبر کے علاقے میں مجاہدین نے کٹھ پتلی فوجوں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 4 اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع بٹی کوٹ کے شینواری قلعہ کے علاقے میں فوجی کارروان پر ہونے والے حملے میں ایک ٹینک تباہ اور اس میں سوار ایک اہل کار ہلاک جب کہ دوسرا زخمی ہوا۔

☆صوبہ لغمان کے صدر مقام مہترلام شہر کے بسرام، کٹل اور میدانی کے علاقوں میں آپریشن کے لیے آنے والے کٹھ پتلی فوجیوں پر مجاہدین کے حملوں میں 4اہل کار ہلاک جب کہ تین زخمی ہوئے، دیگر فوجیوں نے راہ فرار اختیار کی۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع اومنہ کے خواکی کے علاقے میں واقع پولیس چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں چوکی اللہ تعالی کی نصرت سے فتح اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے 5ہلاک جب کہ ایک کو مجاہدین نے گرفتار کرلیا،اس کے علاوہ ایک ہیوی مشین گن، دوکلاشنکوفیں اور دیگر فوجی ساز وسامان مجاہدین نے غنیمت کرلی۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع زنہ خان میں فوجی کاروان پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ایک فوجی ٹینک اور ایک رینجر گاڑی تباہ ہونے کے علاوہ 6 اہل کار ہلاک جب کہ 7زخمی اور دیگر نے راہ فرار اختیار کی۔

☆صوبہ فاریاب ضلع چھلگزئی میں کنجک کے علاقے میں سپلائی قافلے پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے ایک ٹینک اور ایک رینجر گاڑی تباہ اور ان میں سوار اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

8جنوری:

☆صوبہ بدخشان کے صدر مقام فیض آباد شہر کے حلقہ نمبر8 کے مربوطہ علاقے دہ بالا کے مقام پر کٹھ پتلی فوجوں پر ہونے والے حکمت عملی کے تحت دھماکہ سے پولیس اسٹیشن نائب عبدالظاہر اور ایک کمانڈر سمیت 8پولیس اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ پکتیا کے ضلع جانی خیل میں پلاگاؤں کے قریب مجاہدین نے فوجی کاروان پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 3فوجی ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 3 اہل کار ہلاک جب کہ 5زخمی اور مجاہدین نے 2وائرلیس سیٹیں اور دیگر فوجی ساز وسامان غنیمت کرلیا۔

9جنوری:

☆صوبہ ہرات کے ضلع کشک کہنہ کے مربوطہ علاقوں میں کٹھ پتلی فوجوں نے ناکام آپریشن کی کوشش کی، جن پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں اور بارودی سرنگوں کے حملے کیے، جس کے نتیجے میں 6ٹینک اور ایک رینجر گاڑی تباہ، 15 اہل کار ہلاک، جب کہ 23زخمی ہوئے۔

☆صوبہ نیمروز ضلع خاشرود مربوطہ علاقے میں کٹھ پتلی فوج نے مجاہدین کے مورچوں پر حملہ کیا، جس کے بعد مجاہدین کی جوابی کارروائی میں 6 ٹینک اور 2 گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ4 اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ کابل کے صدر مقام کابل شہر کے حلقہ نمبر8 کے مربوطہ کارتہ نو کے علاقے میں امریکی مخبر صبور کو مجاہدین نے مسلحانہ کارروائی کے نتیجے میں قتل کردیا۔

☆صوبہ میدان کے ضلع میدان شہر کے غونڈاخیل کے علاقے میں بم دھماکہ سے نظم عامہ ٹینک تباہ اور اس میں سوار اہل کاروں میں سے 3ہلاک جب کہ 4زخمی ہوئے۔

☆صوبہ زابل کے ضلع ارغنداب کے باغ کے علاقے میں واقع فوجی اور پولیس اہل کاروں کی چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے ایک چوکی فتح اور 7فوجی وپولیس اہل کار قتل، جب کہ 3زخمی ہوئے۔ایک ہیوی مشن گن، ایک راکٹ لانچر اور پانچ کلاشنکوفوں سمیت مختلف النوع فوجی ساز وسامان غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ میدان کے ضلع شہر صفا میں ضلعی مرکز کے قریب ہونے والے بم دھماکہ سے گاڑی تباہ اور اس میں سوار ضلعی نائب انٹیلی جنس چیف حاجی محمد پوپل موقع پر ہلاک ہوا۔

10جنوری:

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر کے حلقہ نمبر2 کے مربوطہ علاقہ (بیٹ ٹوون) میں کابل انتظامیہ کے متعدد اہم انٹیلی جنس آفسروں، فوجی اور جنگ جو کمانڈرز کے مشاورتی اجلاس پر امارت اسلامیہ کے مجاہد نے حکمت عملی کے تحت حملہ کیا۔سب سے پہلے مجاہد نے پہرہ داروں کو کلاشنکوف سے نشانہ بنایا، جس کے بعد مجاہد' اجلاس کے مقام تک دھماکہ خیز مواد پہنچانے میں کامیاب ہوا اور وہاں دھماکہ کردیا، جس سے مرکزی عمارت کا زیادہ حصہ تباہ اور وہاں موجود متعدد اہل کاروں میں سے خفیہ ادارے کے افسروں، فوجی کمانڈروں اور جنگ جو کمانڈروں سمیت 16 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع مقر کے سلیمانزئی کے علاقے میں ریموٹ کنڑول بم دھماکہ سے موٹر سائیکل تباہ اور اس پر سوار زمرے اور ولی نامی جنگ جو ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع شلگر کے اوگرہ کے علاقے میں ریموٹ کنڑول بم دھماکہ سے 2فوجی ہلاک جب کہ 2زخمی ہوئے۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع قرہ باغ کے عسکر کوٹ کے علاقے میں ریموٹ کنڑول بم کے نتیجے میں 4فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ خوست کے ضلع صبری کے مربوطہ علاقے میں بم دھماکہ سے سریع فورس کے 5اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع پچیر آگام کے پاس صبر کے علاقے میں مجاہدین نے فوجی کاروان پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 3فوجی ٹینک اور 3رینجر گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ12 سیکورٹی اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع خوگیانی میں وق وزیر کے علاقے دولارہ کے مقام پر جنگ جوؤں پر ہونے والے حملے میں ایک شرپسند ہلاک جب کہ دوسرا زخمی ہوا۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع گردیز شہر کے مربوطہ ابراہیم خیل کے علاقے میں گورنر کے کاروان پر ہونے والے دھماکہ سے ایک گاڑی تباہ اور اس میں سوار 4 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔
☆صوبہ کابل کے ضلع کابل شہر کے دارالامان کے علاقے امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہد نے انٹیلی جنس سروس اہل کاروں کو لے جانے والی کوسٹر گاڑی پر بارودی جیکٹ کے ذریعے شہیدی حملہ سرانجام دیا اور بعد میں ایک اور فدائی نے بارود بھری گاڑی سے لاشوں اور زخمیوں کو منتقل کرنے والے کٹھ پتلی فوجوں کو نشانہ بنایا۔ کوسٹر گاڑی میں 30 انٹیلی جنس سروس اہل کار سوار تھے، جو تمام تر ہلاک و زخمی ہوئے۔جب کہ گاڑی کے ذریعے ہونے والے شہیدی حملے میں 42 سیکورٹی، سریع فورس، پولیس اور انٹیلی جنس اہل کار ہلاک وزخمی ہوئے۔

11 جنوری:

☆صوبہ نیمروز کے ضلع خاشرود کے خیر آباد اور زاڑہ پل کے علاقوں میں مجاہدین اور کٹھ پتلی فورسز کے مابین شدید جھڑپیں ہوئیں۔ جس کے نتیجے میں 26 ٹینک، 2 بلڈزر، ایک کاماز اور ایک رینجر گاڑی تباہ ہوئی۔اور ایک کمانڈر سمیت 74 فوجی اور پولیس اہل کار قتل، پولیس چیف سمیت 55 اہل کار زخمی ہوئے
☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین کے ضلعی مرکز کے قریب کٹھ پتلی فوجوں سے مجاہدین کی شدید جھڑپیں ہوئی، جس سے 4 ٹینک ایک گاڑی تباہ اور 15 اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔
☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں ضلعی مرکز پر مجاہدین نے حملہ کیا جس سے ضلعی مرکز کے پانچ ٹاور تباہ اور وہاں تعینات اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔
☆صوبہ روزگان کے ضلع دہراود تیرئی رود خانے کے علاقے میں واقع فوجی چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے 3 چوکیاں فتح، ایک ٹینک تباہ اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے 9 موقع پر ہلاک ہوئے جب کہ 6 مزید زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے 2 کارمولی، 8 کلاشنکوف، 2 رات والے دوربینیں اور ایک وائرلیس سیٹ سمیت مختلف النوع فوجی ساز وسامان غنیمت کر لیا۔
☆صوبہ زابل کے ضلع ارغنداب میں بلوداد کے علاقے میں واقع چوکیوں پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے ایک چوکی فتح اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے 12 موقع پر ہلاک ہوئے۔ مجاہدین نے سات کلاشنکوف، 2 ہیوی مشن گن اور ایک راکٹ لانچر سمیت مختلف النوع فوجی ساز وسامان غنیمت کر لیا۔ دشمن نے مجاہدین کی خوف سے 3 اور چوکیاں چھوڑ کر فرار کی راہ اپنائی۔

12 جنوری:

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع پچیر آگام کے پاس صبر کے علاقے میں ڈسٹرکٹ پولیس چیف شاہ زمین کے کاروان پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 فوجی ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ پولیس چیف شدید زخمی جب کہ 5 پولیس اہل کار ہلاک ہوئے۔
☆صوبہ ننگرہار کے ضلع غنی خیل کے مارکوہ کے علاقے شیر گڑھ کے مقام پر بم دھماکہ سے 2 کٹھ پتلی ہلاک جب کہ ایک زخمی ہوا۔

13 جنوری:

☆صوبہ فراہ کے صدر مقام فراہ شہر میں صوبائی ائیر بیس پر مجاہدین نے میزائل حملہ کیا، تمام میزائل اپنے اہداف پر گرکے اور غاصب دشمن کے لیے نقصانات کا سبب بنے۔
☆صوبہ کنڑ کے ضلع غازی آباد کے سپینہ گٹہ کے علاقے میں مجاہدین نے فوجی کاروان پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ایک فوجی ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 3 اہل کار ہلاک جب کہ 4 زخمی ہوئے۔
☆صوبہ کنڑ کے ضلع شیگل کے مربوطہ علاقے میں دو قبائل بروزئی اور تورخیل کے درمیان کافی عرصہ سے چلنے والا تنازعہ اللہ تعالی کی نصرت اور مجاہدین کی ثالثی سے حل ہوا، جس سے دونوں قبائل میں آپس میں شیر وشکر ہوئے۔
☆صوبہ کنڑ کے ضلع سرکانو کے پشط بیلی کے علاقے میں مجاہدین کے حملے میں فوجی گاڑی تباہ اور اس میں سوار اہل کار ہلاک وزخمی ہوئے۔

16 جنوری:

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر کے مربوطہ بولان کے علاقے میں فوجیوں پر حملہ ہوا، جس سے ایک ٹینک تباہ اور اس میں سوار اہل کار ہلاک ہوئے۔
☆صوبہ ہلمند کے ضلع واشیر میں سنگیلان کے علاقے میں ہونے والے بم دھماکہ سے رینجر گاڑی تباہ اور اس میں سوار کمانڈر سمیت 4 اہل کار قتل ہوئے۔
ننگرہار وبغلان، گورنر مشیر اور کمانڈر سمیت 6 ہلاک، جاسوس ڈرون غنیمت
☆صوبہ بغلان کے ضلع پل خمری شہر میں صوبائی گورنر کے مشیر اور سیکورٹی انچارج صفا سنائی کو مجاہدین نے مسلحانہ کاروائی کے نتیجے میں قتل کر دیا گیا۔
☆صوبہ ننگرہار ضلع بٹی کوٹ کے فارم دو کے علاقے میں مجاہدین نے امریکی ڈرون جاسوس طیارے کو نشانہ بنا کر مار گرایا اور اسے سالم حالت میں تمام جاسوسی آلات کے ہمراہ غنیمت کر لی اور محفوظ مقام کی جانب منتقل کیا۔
☆صوبہ ننگرہار کے ضلع بہسود کے سراچہ پل کے مقام پر بم دھماکہ سے پولیس رینجر گاڑی تباہ اور اس میں سوار اہل کاروں میں سے 3 موقع پر ہلاک جب کہ 4 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع لعل پور کے سورئے پوستہ خوڑ کے علاقے میں بارودی سرنگ دھماکہ سے فوجی ٹینک تباہ اور اس میں سوار اہل کاروں میں سے 2 موقع پر ہلاک جب کہ 4 زخمی ہوئے۔

25 جنوری:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں امان اللہ کاریز کے علاقے میں واقع چوکی پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے چوکی کے 2 ٹاور تباہ اور 13 اہل کار ہلاک و زخمی ہوئے۔

27 جنوری:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع واشیر میں شاتوت کاریز کے علاقے میں ہونے والے بم دھماکہ سے 5 اہل کار ہلاک ہو گئے۔

28 جنوری:

☆صوبہ فراہ ضلع بالا بلوک میں کنج آباد کے علاقے میں واقع 3 چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے اہم چوکی فتح اور 20 اہل کار موقع پر ہلاک ہو گئے۔ مجاہدین نے 4 ہیوی مشن گنیں، ایک راکٹ لانچر، 4 جلسی بندوقیں، 2 رائفل گن، ایک چلتر بندوق، ایک کربین بندوق اور ایک مارٹر توپ سمیت مختلف النوع فوجی ساز وسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع بٹی کوٹ فارم سہ کے علاقے میں مجاہدین نے کٹھ پتلی فوجوں پر حملہ کیا، جس میں دشمن کو جانی ومالی نقصانات کا سامنا ہوا۔

☆صوبہ ننگرہار میں سرگردان چوک کے علاقے میں مجاہدین نے فوجی کاروان پر حملہ کیا، جس میں 4 اہل کار ہلاک جب کہ 2 زخمی اور ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔

29 جنوری:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع مارجہ کے ضلعی مرکز کے قریب فوجیوں پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے ٹینک تباہ اور اس میں سوار اہل کار ہلاک ہو گئے۔ کو ہلاکتوں کا سامنا ہوا۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر میں فوجیوں اور پولیس اہل کاروں کی گشتی پارٹی پر لیزر گن سے حملہ ہوا، جس سے 4 اہل کار موقع پر قتل، جب کہ 3 مزید زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناد علی میں مجاہدین نے 2 پولیس اہل کاروں کو سنائپر گن سے نشانہ بنا کر مار ڈالے۔

☆صوبہ روزگان کے صدر مقام ترینکوٹ شہر میں تالانئ کے علاقے کے دوراہی کے مقام پر فوجیوں سے مجاہدین کی جھڑپیں ہوئی، جس سے 6 اہل کار ہلاک، جب کہ کمانڈر نوروز سمیت 5 اہل کار زخمی ہوئے۔

30 جنوری:

☆صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر اور آس پاس مراکز پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا۔ فوجی یونٹ پر بارودی مواد سے بھرے ہوئے ٹینک کے ذریعے فدائی مجاہد ملا عبد القدوس مقدس تقبلہ اللہ نے شہیدی حملہ سرانجام دیا، جس کے بعد دیگر مجاہدین نے گازوں، حاجی لعل جان، موٹر سائکلان مارکیٹ اور سرہ تعمیر کے علاقوں میں واقع اہم فوجی مراکز پر حکمت عملی کے تحت بارودی سرنگوں سے دھماکے کیے، جس سے چاروں مراکز کی عمارتیں تباہ ہوئیں۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں ضلعی بازار کے آس پاس چوکیوں پر بھی حملے ہوئے جس کے نتیجے میں 20 چوکیاں اور پانچ اہم مراکز فتح ہونے کے علاوہ 100 سے زائد سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے، جب کہ مجاہدین نے مختلف النوع فوجی ساز وسامان غنیمت کر لیا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: ایک مجاہد کا خط…اپنی ماں کے نام!

جب یہ خبر ملے کہ آپ کا بیٹا اپنے رب کے حضور پہنچ گیا تو رب کے سامنے سر بسجود ہو جائیے گا۔ بین کرنے اور چیخ وپکار والی کیفیت پیدا مت کیجیے گا! بلکہ اپنے رب سے دعا کیجیے گا کہ اے رب! اسے قبول کر لے اور ہمیں اتنی ہمت دے کہ مزید مجاہد تیری راہ میں بھیج سکیں۔ اس بات کا غم مت کیجیے گا کہ آپ مجھے دیکھ نہیں پائیں گی…

محشر کے دن اسی طرح اچانک آپ کے گلے سے آملوں گا جیسے اچانک کبھی گھر آجاتا تھا۔ اب ہمارا گھر تو ان شاءاللہ جنتوں میں ہو گا! جہاں ہمارے پیارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ دنیا تو بس مشکلات اور قید کی جگہ ہے اصل مزا تو جنت میں ہو گا۔ اگر میرا ٹکڑوں میں تقسیم جسم آپ کو کسی پریشانی میں مبتلا کر گیا تو سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا اسوہ سامنے رکھیے گا۔

امی جان! شہادت کے لیے میں دیوانہ وار تڑپتا ہوں، اسی تڑپ نے مجھے ہر چیز سے بے زار کر دیا ہے۔ بے شک آپ کو پکارنے کی مٹھاس مجھے میسر نہیں۔ جب کبھی بیمار ہوں تو آپ کی طرح محبت سے کوئی ساری رات نہیں جاگتا۔ یہاں کچھ بھی میسر نہیں… … مگر رب کی رضا کا حصول اور جہاد کا راستہ ہے ہی کٹھن! جس کی منزل جنت ہے! ان شاءاللہ!

امی جان! میری شہادت کے بعد یہ قافلہ رکے گا تو نہیں! آپ بھی حتی المقدور اس میں اپنا حصہ ڈالتی رہیے گا۔ لوگوں کو اس کی دعوت دیتی رہیے گا۔ میری پیاری بہنو! جہاد کے راستے میں اپنے جگر کے ٹکڑے پیش کر دینا۔ اللہ تمھیں نامراد نہیں کرے گا اور بے شک اللہ کی ذات سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں!

والسلام

سرزمین خراسان سے 'آپ کا پیارا مجاہد بیٹا

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبد الرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲۹ جنوری: ڈیرہ مراد جمالی میں ڈیرہ اللہ یار کے سی آئی اے انچارج کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا۔

۲۹ جنوری: خیبر ایجنسی میں مجاہدین کی فائرنگ سے ایک فوجی اہل کار ہلاک ہو گیا۔

۲۹ جنوری: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی میں شیخ باباچر تنہ میں مجاہدین کے حملے میں ایک سیکورٹی اہل کار کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۳۰ جنوری: خیبر ایجنسی کی تحصیل وادی تیراہ میں مجاہدین کے حملے میں ایک سیکورٹی اہل کار کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۳۱ جنوری: پشاور کے علاقے چارسدہ روڈ میں ناگمان پل کے قریب ایف سی گاڑی کو بارودی سرنگ حملے کا نشانہ بنایا گیا، ۱۵ ایف سی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۶ فروری: چمن میں کالج روڈ پر ایف سی چیک پوسٹ کے قریب بم دھماکہ میں ۲ ایف سی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۸ فروری: بنوں میں تھانے پر حملے کے نتیجے میں ۲ پولیس اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۱ فروری: شمالی وزیرستان میں غلام خان روڈ پر مجاہدین نے پاکستانی فوج کے مورچوں کے قریب کمین لگائی، بنوں سے آنے والا فوجی اہل کاروں کا قافلہ جیسے ہی اپنے ٹھکانوں کے قریب پہنچا تو مجاہدین نے حملہ کر دیا، جس کے نتیجے میں ۲۰ فوجی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۱۲ فروری: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ماموند میں بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں ۳ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔

۱۳ فروری: جنوبی وزیرستان کے علاقے زرملن میں سیکورٹی اہل کاروں کی گاڑی کے قریب بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں ۶ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۱۳ فروری: کوئٹہ میں سریاب پل کے قریب بم دھماکہ میں ۴ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۱۳ فروری: جنوبی وزیرستان کے علاقے گل کس میں آئی ای ڈی دھماکہ کے ذریعے سیکورٹی فورسز کی گاڑی کو نشانہ بنایا گیا۔ جس میں ۵ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور گاڑی مکمل تباہ ہو گئی۔

۱۴ فروری: مہمند ایجنسی کے صدر مقام غلنئی میں دھماکہ کے نتیجے میں ۴ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۴ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۴ فروری: پشاور میں سیکورٹی فورسز پر فائرنگ کے نتیجے میں ایک اہل کار کے ہلاک ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۴ فروری: جنوبی وزیرستان کے علاقے زرملن میں فوجی اہل کاروں پر فائرنگ کے نتیجے میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۵ فروری: نوشہرہ کے علاقے عجب باغ میں فائرنگ سے ایک پولیس اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۵ فروری: بلوچستان کے علاقے آواران میں فوجی قافلے پر بارودی سرنگ حملے میں کیپٹن سمیت ۳ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۵ فروری: مہمند ایجنسی کے صدر مقام غلنئی میں بم دھماکہ کے نتیجے میں ۱۳ ایف سی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۵ فروری: کرم ایجنسی میں ایم آئی کے ایک جاسوس کو مجاہدین نے قتل کر دیا۔

۱۶ فروری: ڈیرہ اسماعیل خان میں مشن موڑ پر پولیس اہل کاروں کی گاڑی پر فائرنگ کے نتیجے میں اے ایس آئی سمیت ۴ پولیس اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۷ فروری: خیبر ایجنسی کی تحصیل لنڈی کوتل کے علاقے لوئے شلمان میں رینہ پرچاؤ کے علاقے میں مجاہدین کے حملے مین ۲ ایف سی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۹ فروری: کرم ایجنسی میں پاراچمکنی کے مقام پر مجاہدین سے جھڑپ میں ۲ فوجی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۵ فروری: کرم ایجنسی کے علاقے شبک میں آئی ای ڈی کے ذریعے فوجی گاڑی کو نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں ۸ فوجی اہل کار ہلاک ہو گئے۔

۲۶ فروری: جنوبی وزیرستان میں مجاہدین کی فائرنگ سے ایک فوجی اہل کار کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۶ فروری: باجوڑ ایجنسی میں ماموند کے مقام پر برکلی کالج فوجی کیمپ پر مجاہدین کے حملے میں ۲ فوجی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۶ فروری: شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں کنڈغر کے مقام پر مجاہدین نے گھات لگا کر کیے گئے حملے میں ۳ فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

۲۷ فروری: باجوڑ ایجنسی کے علاقے چارمنگ میں ڈاگ سرپوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ایک فوجی اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

☆☆☆☆☆

اے قومِ پاکستان !!!

مسلم ملکوں میں آیا ہے ہر جانب طوفان
دین بچانے کو ہوتا ہے ہر کوئی قربان
تو بھی اُٹھ ! لٹنے سے بچالے اپنا دین ایمان
اے قومِ پاکستان !

امریکہ اور یورپ کی خدمت نے کیا برباد
جمہوری ہر ایک نمائندہ بھی ہے جلاد
قوم و وطن کو بیچ کے کھا گئے کتنے سیاست دان
اے قومِ پاکستان !

تیری حفاظت فرض تھا جن کا قاتل ہیں سب آج
تیری حکومت، تیری عدالت اور تیری افواج
آہ! کہ ان غداروں سے تجھ کو بڑا ہے ارمان
اے قومِ پاکستان !

تو نے جن کو اپنا سمجھا، دشمن ہیں سب تیرے
تجھ پہ تسلط کی سازش کرتے ہیں شام سویرے
تجھ کو مٹانے کے درپے ہیں چین اور ہندوستان
اے قومِ پاکستان !

کتنی ہی آفات کی بارش شام و سحر جاری ہے
پھر بھی محکومی کی مصیبت ہر اک پر طاری ہے
دین کی عظمت عنقا ہے، غیرت کا ہے فقدان
اے قومِ پاکستان !

کتنی ہی ماؤں کے جگر پارے ہیں گم کردہ
کتنی ہی بہنوں کی عصمت کی گئی ہے مردہ
کتنے ہی بچوں کے والد اب تک ہیں پسِ زندان
اے قومِ پاکستان !

طوقِ غلامی اپنے گلے سے اے محکوم اتار
ظالم کے ہر ظلم کو سہنے سے کردے انکار
تیری بغاوت دیکھ کے بھاگے ہر جابر سلطان
اے قومِ پاکستان !

تھام جہاد کا پرچم اور لہرادے ہر جانب
پاکستان میں حق کو پھر ہو جانے دے غالب
تیرے تعاون سے نافذ ہوں سنت اور قرآن
اے قومِ پاکستان !

تیری مدد کو افغانی مسلم ہر دم تیار
تیری اخوت کے حامل اور تیرے ہیں غم خوار
اب تو خدا کی خاطر اپنے محسن کو پہچان
اے قومِ پاکستان !

حافظ آبن الامام

ہمارے مرض کا علاج ہجرت وجہاد فی سبیل اللہ ہے

علومِ نبوت کے وارثوں کے لیے بھی آج یہی راستہ ہے کہ وہ حق کو لے کر اُٹھیں، رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے اسوے کی پیروی کریں۔ ایسی حالت میں دین ٹھیک سے کیسے قائم ہو سکتا ہے جب علمائے امت ملحدوں، فاجروں، ظالموں اور دشمنانِ دین کے نرغے میں زندگی گزار رہے ہوں... جہاں وہ کلمہ حق بھی نہ کہہ سکیں؟ دوسری طرف یہ دیکھئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ سال رہے، وحیٔ الٰہی کی تائید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی، روئے زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر گفتگو کرنے والا کوئی پیدا نہیں ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل دعوت دیتے رہے... پھر بھی پورے مکی دور میں محض چند سو لوگ ایمان لائے۔ مگر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی خوشنودی کی خاطر اُس کی راہ میں ہجرت فرمائی تو لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے اور ایک اسلامی حکومت قائم ہو گئی۔

دین کے پھیلاؤ اور غلبے میں ہجرت کو ایک کلیدی حیثیت حاصل ہے، یہی وجہ ہے کہ اہلِ اسلام اپنی تاریخ 'سنِ ہجری' سے شمار کرتے ہیں۔ آج اس عظیم واقعے کو گزرے چودہ سو بیس سال ہو چکے ہیں اور ہم اس سال کی عید الفطر کے پہلے دن میں یہاں جمع ہیں۔ غاصب صلیبیوں کو سرزمینِ مکہ و مدینہ میں داخل ہوئے، اپنے پنجے گاڑے دس سال ہو گئے۔ اور یقیناً اگر اللہ ہماری مدد نہ کرے تو اس کے سوا ہمارے پاس کوئی طاقت و قوت نہیں۔ لہٰذا اپنے مرض کو جان لینے کے بعد ہمیں اللہ ہی کی کتاب میں دیکھنا ہے کہ اس کا علاج کیا ہے؟

بھائیو! ہمارے مرض کا علاج ہجرت وجہاد فی سبیل اللہ ہے۔ وہ اعلیٰ ترین صفات جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے، وہ یہی ہیں۔ یعنی:

ایمان ہجرت اور جہاد

اللہ تعالیٰ اپنی عظیم کتاب میں انبیائے علیہم السلام کے بعد دنیا کے بہترین لوگوں 'یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعریف فرماتے ہیں تو انہی تین خوبیوں کو بطورِ خاص گنواتے ہیں... اللہ تعالیٰ کی بات ذرا غور سے سنئے! اس کی آیات میں تدبر کیجیے! سورۃ الانفال کے آخر میں اللہ تعالیٰ 'صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں ان صفات کی گواہی دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (الانفال: ۷۴)

"اور جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا اور وہ جنہوں نے پناہ دی اور مدد پہنچائی، یہی لوگ سچے مومن ہیں۔ ان کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے"۔

ایمان لا کر ہجرت اور جہاد کرنے والوں کے سچے ایمان کی گواہی خود اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ امرِ دین کا ٹھیک ٹھیک قیام ناممکن ہے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو اس دین کی خاطر اسی انداز میں ہجرت نہ کریں... اور پھر حق کا کھلم کھلا اظہار نہ کریں... جیسا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی اور یوں حق کی نصرت ہوئی۔ اس دین کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔

[یکم شوال ۱۴۲۰ ہجری کو سرزمین افغانستان میں محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی طرف سے دیے جانے والے خطبۂ عید الفطر میں سے اقتباس]